بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 9

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

29رجب 1443 ہجری قمری • 3 امان 1401 ہجری شمسی • 3 مارچ 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ
مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ
(سورۃ البقرہ:184)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 فروری 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ
یوکرائن میں جنگ چھڑ گئی ہے اور حالات انتہائی سنگین صورتِ حال اختیار کر چکے ہیں

مَیں دنیا کی بڑی طاقتوں کو متنبہ کرتا چلا آیا ہوں کہ انہیں تاریخ سے، بالخصوص بیسویں صدی میں ہونیوالی دو تباہ کن عالمی جنگوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے

مَیں روس، نیٹو اور تمام بڑی طاقتوں کو پُرزور تلقین کرتا ہوں کہ وہ اپنی تمام تر کوششیں انسانیت کی بقاکی خاطر تنازعات کو ختم کرنے میں صرف کریں اور سفارتی ذرائع سے پُرامن حل تلاش کریں

روس، یوکرائن تنازعہ کے بارے میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان

(پریس ریلیز (24 فروری 2022ء)

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روس/یوکرین کے حالیہ تنازعہ کی بابت فرماتے ہیں:

گزشتہ کئی سال سے مَیں دنیا کی بڑی طاقتوں کو متنبہ کرتا چلا آیا ہوں کہ انہیں تاریخ سے، بالخصوص بیسویں صدی میں ہونے والی دو تباہ کن عالمی جنگوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں مَیں نے مختلف اقوام کے سربراہوں کو خطوط لکھ کر پرزور توجہ دلائی کہ وہ اپنے قومی اور ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر معاشرے کی ہر سطح پر حقیقی انصاف کو قائم کرتے ہوئے دنیا کے امن وسلامتی کو ترجیح دیں۔

یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ یوکرائن میں جنگ چھڑ گئی ہے اور حالات انتہائی سنگین صورتِ حال اختیار کر چکے ہیں۔ نیز یہ بھی عین ممکن ہے کہ روسی حکومت کے آئندہ اقدامات اور اس پر نیٹو (NATO) اور بڑی طاقتوں کے ردّعمل کے باعث یہ جنگ مزید وسعت اختیار کر جائے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اسکے نتائج انتہائی خوف ناک اور تباہ کن ہوں گے۔ لہٰذا یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ مزید جنگ اور خون ریزی سے بچنے کی ہر ممکنہ کوشش کی جائے۔ اب بھی وقت ہے کہ دنیا تباہی کے دہانے سے پیچھے ہٹ جائے۔ مَیں روس، نیٹو (NATO) اور تمام بڑی طاقتوں کو پُرزور تلقین کرتا ہوں کہ وہ اپنی تمام تر کوششیں انسانیت کی بقا کی خاطر تنازعات کو ختم کرنے میں صَرف کریں اور سفارتی ذرائع سے پُرامن حل تلاش کریں۔

جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے سربراہ ہونے کے ناطے مَیں صرف یہی کر سکتا ہوں کہ دنیا کے سیاسی راہ نماؤں کی توجہ اس طرف مبذول کروا دوں کہ وہ عالمی امن کو ترجیح دیتے ہوئے، تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر اپنے قومی مفادات اور دشمنیوں کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اسی لیے میری دلی دعا ہے کہ دنیا کے حکمران ہوش سے کام لیں اور انسانیت کی بہتری کیلئے جدوجہد کریں۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ آج بھی اور آئندہ بھی دنیا کے راہ نما جنگ، خون ریزی اور تباہی کے عذاب سے بنی نوع انسان کو محفوظ رکھنے کیلئے بھرپور کردار ادا کریں۔ اور میں دل کی گہرائی سے دعا گو ہوں کہ بڑی طاقتوں کے سربراہ اور ان کی حکومتیں ایسے اقدامات نہ اٹھائیں جو ہمارے بچوں اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کو تباہ کرنے والے ہوں بلکہ ان کی ہر کوشش اور جدوجہد اس بات کو یقینی بنانے کیلئے ہونی چاہیے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کیلئے خوشحال اور پرامن دنیا چھوڑ کر جائیں۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ عالمی راہ نما وقت کی نزاکت کا احساس کرنے والے اور دنیا میں قیامِ امن اور استحکام کو یقینی بنانے کی ذمہ داری کو بہترین انداز سے نبھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام معصوم اور نہتے لوگوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم ہو۔ آمین۔

مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس
امام جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن)

ارشاد نبوی ﷺ

روزے ڈھال ہیں

(1794) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں۔ سو کوئی شخص فحش بات نہ کرے اور نہ جہالت کی بات، اور اگر کوئی آدمی اُس سے لڑے یا گالی دے تو چاہئے کہ اُس سے دوبار کہے کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ وہ اپنا کھانا اور اپنا پینا اور اپنی شہوت میری خاطر چھوڑ دیتا ہے۔ روزے میرے لئے ہیں اور میں ہی اُسکا بدلہ ہوں اور نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔

باب ریّان روزہ داروں کیلئے ہوگا

(1796) حضرت سہلؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریّان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن روزہ دار اُس سے داخل ہوں گے۔ اُن کے سوا کوئی اُس سے داخل نہیں ہوگا۔ پوچھا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوجائیں گے۔ اُن کے سوا کوئی اُس سے داخل نہیں ہوگا۔ پس جب وہ داخل ہوجائیں گے تو وہ بند کر دیا جائے گا تو پھر کوئی بھی اُس سے داخل نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الصوم، مطبوعہ قادیان 2008ء)

اس شمارہ میں

روس/یوکرائن تنازعہ کے بارے میں حضور انور کا بیان
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 11 فروری 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت ﷺ (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
اہم سوالات کے جوابات: از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
پیغام حضور انور برموقع سالانہ کانفرنس وائس آف اسلام
خطاب برموقع جلسہ سالانہ یو۔کے 2012
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال وجواب
نماز جنازہ حاضر وغائب
اعلان نکاح: از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ✿ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے لئے ایک اَور پُر شوکت انعامی چیلنج

بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد اگر تمہاری تفسیر لفظاً و معناً اعلیٰ ثابت ہوئی تو اُسوقت اگر تم میری تفسیر کی غلطیاں نکالو تو فی غلطی پانچ روپیہ انعام دُونگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُر شوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”نزول المسیح“ رُوحانی خزائن جلد 18 سے پیش کررہے ہیں۔ قبل ازیں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو مٹانے کے درپے تھا پے در پے کئی چیلنج دیئے تاکہ روز روز کا جھگڑا طے ہوجائے اور معلوم ہوجائے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ نیز عوام الناس بھی فتنہ سے محفوظ ہوجائیں۔ لیکن پیر مہر علی گولڑوی نے آپؑ کی کوئی بھی دعوت قبول نہیں کی اور مقابل پر نہیں آیا۔ آخری چیلنج سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علی شاہ کو یہ دیا کہ ستّر دن تک ہم دونوں فصیح و بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھ کر شائع کریں۔ جو فریق ستّر دن کے اندر تفسیر سورۃ فاتحہ شائع نہیں کریگا اور یہ دن گزر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائیگا۔ آپؑ نے یہ چیلنج بذریعہ اشتہار 15 دسمبر 1900 کو دیا تھا۔ اس لحاظ سے 23 فروری 1901 کو ستّر دن پورے ہوجاتے ہیں لیکن سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں 25 فروری 1901 تک کی مہلت دی گویا دو دن مزید دیتے ہوئے انہیں پورے 72 دن عنایت فرمائے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چیلنج اور وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ”اعجاز المسیح“ کے نام سے 23 فروری 1901 کو فصیح و بلیغ عربی میں حقائق و معارف سے پُر سورۃ فاتحہ کی تفسیر شائع فرمادی لیکن پیر مہر علی کو کچھ بھی شائع کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ اور توفیق مل بھی کیسے سکتی تھی جبکہ خدا کے مسیحؑ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ ایک سطر بھی عربی صحیح صحیح صاف سیدھے انداز میں نہیں لکھ سکتے۔

مہر علی شاہ گولڑوی کی طرف سے کتاب ”سیف چشتیائی“ کی اشاعت
سیف چشتیائی اُردو میں، اس میں سوائے جہالت کی نکتہ چینیوں کے کچھ بھی نہیں

پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے عربی فصیح و بلیغ میں اعجاز المسیح کا جواب تو نہیں لکھا لیکن ایک لمبے عرصہ کے بعد اُردو میں ایک کتاب ”سیف چشتیائی“ شائع کی۔ لیکن بجائے اس کے کہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر شائع کرتے اس میں انہوں نے اعجاز المسیح پر صرف نکتہ چینی اور اعتراضات کئے۔ اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ انہیں نہ صرف یہ کہ عربی نہیں آتی تھی بلکہ قرآن مجید کا فہم اور ادراک بھی اُنہیں نہیں تھا ورنہ کم از اُردو میں ہی اپنی قرآن فہمی کا کچھ نمونہ دکھادیتے۔ تقریباً ڈیڑھ سال بعد کتاب سیف چشتیائی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب ملی تو آپؑ نے اس پر جو تبصرہ فرمایا، اس تعلق میں آپؑ کے کچھ ارشادات عالیہ ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

یہ کتاب مجھ کو یکم جولائی 1902ء کو بذریعہ ڈاک ملی ہے جس کو پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے شاید اس غرض سے بھیجا ہے کہ تا وہ اِس بات سے اطلاع دیں کہ انہوں نے میری کتاب اعجاز المسیح اور نیز شمس بازغہ☆ کا جواب لکھ دیا ہے...... مگر مجھ کو یہ امید نہ تھی کہ وہ میری عربی کتاب کا جواب اُردو میں لکھیں گے بلکہ مجھے یہ خیال تھا کہ...... ندامت...... کا داغ دھونے کے لئے ضرور انہوں نے یہ ارادہ کیا ہوگا کہ...... میری کتاب اعجاز المسیح کی مانند سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں شائع کردیں تا لوگ یقین کرلیں کہ پیر جی عربی بھی جانتے ہیں اور تفسیر بھی لکھ سکتے ہیں لیکن افسوس کہ میرا یہ خیال صحیح نہ نکلا۔ جب ان کی کتاب سیف چشتیائی مجھے ملی تو پہلے تو اُس کتاب کو ہاتھ میں لے کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اب ہم ان کی عربی تفسیر دیکھیں گے اور بمقابل اُس کے ہماری تفسیر کی قدر و منزلت لوگوں پر اَور بھی کُھل جائے گی مگر جب کتاب کو دیکھا گیا اور اُس کو اُردو زبان میں لکھا ہوا پایا اور تفسیر کا نام و نشان نہ تھا تب تو بے اختیار اُن کی حالت پر رونا آیا۔ (نزول المسیح رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 429)

مَیں نے اس اُردو کتاب کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بجز بیہودہ نکتہ چینیوں کے کوئی امر بھی اس میں قابل التفات نہیں اور نکتہ چینی بھی ایسی کمینہ پن اور جہالت کی کہ اگر اس کو ایک جائز اعتراض سمجھا جائے تو نہ اس سے قرآن شریف باہر رہ سکتا ہے اور نہ احادیث نبویہ اور نہ اہل ادب کی کتابوں میں سے کوئی کتاب۔ اب نکتہ چینی کو غور سے سنو کہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کتاب اعجاز المسیح میں جو دوسو صفحہ کی کتاب ہے چند فقرے جو اکٹھا کرنے کی حالت میں چار 4 سطر سے زیادہ نہیں ہیں ان میں سے بعض مقامات حریری اور بعض قرآن شریف سے اور بعض کسی اور کتاب سے مسروقہ ہیں اور بعض کسی قدر تغییر تبدیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور بعض عرب کی مشہور مثالوں میں سے ہیں یہ ہماری چوری ہوئی جو پیر صاحب نے پکڑی۔ (ایضاً صفحہ 432)

یہ توارُد ہے جو اکثر ادیبوں کے کلام میں ہوتا ہے، نہ کہ اقتباس
جسکو معانی سے غرض ہے وہ حریری کی جمع کردہ ہڈیوں سے کوئی مغز حاصل نہیں کرسکتا

اگر ان قلیل اور دو چار فقروں کو توارد نہ سمجھا جائے جیسا کہ ادیبوں کے کلام میں ہوا کرتا ہے اور یہ خیال کیا جائے کہ یہ چند فقرے بطور اقتباس کے لکھے گئے تو اس میں کون سا اعتراض پیدا ہوسکتا ہے خود حریری کی کتاب میں بعض آیات قرآنی بطور اقتباس موجود ہیں ایسا ہی چند عبارات اور اشعار دوسروں کے بغیر تغییر تبدیل کے اس میں پائے جاتے ہیں اور بعض عبارتیں ابوالفضل بدیع الزمان کی اس میں بعینہٖ ملتی ہیں تو کیا اب یہ رائے ظاہر کی جائے کہ مقامات حریری سب کی سب مسروقہ ہے...... اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ فن انشاء میں کامل سمجھ کر ایک امیر کے پاس پیش کیا گیا اور امتحاناً حکم ہوا کہ ایک اظہار کو عربی فصیح بلیغ میں لکھے مگر وہ لِکھ نہ سکا اور یہ امر اُس کیلئے بڑی شرمندگی کا موجب ہوا...... اُس نے اوّل سے آخر تک معانی کو الفاظ کا تابع کیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ وہ ہرگز اس بات پر قادر نہ تھا کہ واقعہ صحیحہ کا نقشہ عربی فصیح بلیغ میں لکھ سکے لہٰذا ایسا شخص جسکو معانی سے غرض ہے اور معارف حقائق کا بیان کرنا اُسکا مقصد ہے وہ حریری کی جمع کردہ ہڈیوں سے کوئی مغز حاصل نہیں کرسکتا۔ (ایضاً صفحہ 433)

انسان تو انسان خدا کے کلام میں بھی یہی پایا جاتا ہے

ایسا ہی اُدباء کو یہ اتفاق بھی پیش آجاتا ہے کہ گو بیس شخص ایک مضمون کے ہی لکھنے والے ہوں جو بیس ہی ادیب اور بلیغ ہوں مگر بعض صورتوں کے ادائے بیان میں ایک ہی الفاظ اور ترکیب کے فقرہ پر اُن کا توارد ہوجائے گا اور یہ باتیں ادباء کے نزدیک مسلّمات میں سے ہیں جن میں کسی کو کلام نہیں اور اگر غور کرکے دیکھو تو ہر ایک زبان کا یہی حال ہے اگر اُردو میں بھی مثلاً ایک فصیح شخص تقریر کرتا ہے اور اُس میں کہیں مثالیں لاتا ہے کہیں دلچسپ فقرے بیان کرتا ہے تو دُوسرا فصیح بھی اُسی رنگ میں کہہ دیتا ہے اور بجز ایک پاگل آدمی کے کوئی خیال نہیں کرتا کہ یہ سرقہ ہے انسان تو انسان خدا کے کلام میں بھی یہی پایا جاتا ہے۔ اگر بعض پُر فصاحت فقرے اور مثالیں جو قرآن شریف میں موجود ہیں شعرائے جاہلیت کے قصائد میں دیکھی جائیں تو ایک لمبی فہرست طیّار ہوگی اور ان امور کو محققین نے جائے اعتراض نہیں سمجھا۔

خدا تعالیٰ اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ یا شعر میرے دل پر نازل کرے

یہ بات بھی اس جگہ بیان کردینے کے لائق ہے کہ مَیں خاص طور پر خدائے تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے...... عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے ہوئے فقرات وحی متلو کی طرح دِل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا اُن کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرف سے۔ اور بعض اوقات کچھ مدت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے برنگ وحی متلو القا ہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ اُن کا لکھا گیا ہے اور مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایوں میں امور غیبیہ میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ کوئی کلمہ جو میرے پر بطور وحی القا ہو وہ کسی عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں درج ہو کیونکہ میرے لئے وہ غیب محض ہے۔ (ایضاً صفحہ 434)

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

☆ ”شمس بازغہ“ مولوی محمد احسن صاحب امروہی رضی اللہ عنہ کی کتاب ہے جو انہوں نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی کتاب ”شمس الہدایہ فی اثبات حیاۃ المسیح“ کے جواب میں لکھا تھا۔ اس تعلق میں ہم مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ کا ایک دلچسپ نوٹ کتاب تحفہ گولڑویہ کے تعارف میں سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپؓ لکھتے ہیں :

کچھ عرصہ بعد آپ میدانِ مخالفت میں آ گئے (یعنی پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔ ناقل) اور جنوری 1900 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اردو میں ”شمس الہدایہ فی اثبات حیاۃ المسیح“ نامی کتاب شائع کی جو درحقیقت ان کے ایک مرید مولوی محمد غازی کی تالیف کردہ تھی جس کا انہوں نے اپنے ایک خط بنام حضرت مولوی حکیم نورالدینؓ مورخہ 26/شوال 1317 ہجری (مطابق 28/مارچ 1900ء) تذکرہ بھی کردیا۔ جب اس خط کا چرچا ہوا تو پیر صاحب نے اپنے ایک مرید کے سوال پر ایسا ظاہر کیا کہ گویا انہوں نے یہ کتاب خود لکھی ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ پیر صاحب کی اس دورنگی پر خاموش نہ رہ سکے اور آپ نے 24/اپریل 1900ء کے اخبار الحکم میں یہ سب مراسلات شائع کردیئے جس پر اُن کے مریدوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور ادھر مولوی محمد احسن صاحب امروہیؓ نے ”شَمْسُ الْھِدَایَہ“ کا جواب ”شَمْسِ بَازِغَہ“ کے نام سے شائع کردیا۔ چونکہ ”شمس الھدایہ“ کے آخر میں مباحثہ کی دعوت بھی دی گئی تھی اس لئے مولوی صاحب نے بتاریخ 9/جولائی 1900ء بذریعہ اشتہار پیر صاحب کو اطلاع دے دی کہ ”مَیں مباحثہ کے لئے تیار ہوں۔“

خطبہ جمعہ

تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پروا نہیں، اور اے مشرکو! میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا مَیں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبدالمطلب کا بیٹا یعنی پوتا ہوں (حدیث النبی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

غزوۂ حُنَین، غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک کا تذکرہ

حضرت ابوبکرؓ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا جو کُل مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا اس کی مالیت چار ہزار درہم تھی

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/فروری 2022ء بمطابق 11/تبلیغ 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

تاریخ میں فتح مکہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خواب کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا خواب بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور مَیں نے خواب میں آپؐ کو دیکھا کہ ہم مکہ کے قریب ہو گئے ہیں۔ پس ایک کتیا بھونکتے ہوئے ہماری طرف آئی پھر جب ہم اس کے قریب ہوئے تو وہ پشت کے بل لیٹ گئی اور اس سے دودھ بہنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا شر دور ہو گیا اور نفع قریب ہو گیا۔ وہ تمہاری قرابت داری کا واسطہ دے کر تمہاری پناہ میں آئیں گے اور تم ان میں سے بعض سے ملنے والے ہو۔ یہ تعبیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پس اگر تم ابوسفیان کو پاؤ تو اسے قتل نہ کرنا۔

چنانچہ مسلمانوں نے ابوسفیان اور حکیم بن حِزام کو مَرُّ الظَّہران ان کے مقام پر پالیا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 5، صفحہ 48، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1988ء)

اِبنِ عُقْبَہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان اور حکیم بن حزام واپس جا رہے تھے تو حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! مجھے ابوسفیان کے اسلام کے بارے میں خدشہ ہے۔ یہ ذکر تفصیلی پہلے بھی ہو چکا ہے کہ کس طرح ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کی تھی اور اسلام کی برتری کا اقرار کیا تھا۔ بہرحال حضرت عباسؓ نے کہا کہ اسے واپس بلا لیں یہاں تک کہ وہ اسلام کو سمجھ لے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے لشکروں کو دیکھ لے۔ ایک دوسری روایت میں ابنِ اَبِی شَیبہ روایت کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان واپس جانے لگا تو حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ ابوسفیان کے بارے میں حکم دیں تو اس کو راستہ میں روک لیا جائے۔ ایک دوسری روایت میں ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان واپس جا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اس یعنی ابوسفیان کو وادی کی گھاٹی میں روک لو۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو جا لیا اور روک لیا۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اے بنی ہاشم! کیا تم دھوکا دیتے ہو؟ حضرت عباسؓ نے فرمایا: اہل نبوت دھوکا نہیں دیتے۔ ایک اَور روایت کے مطابق آپؓ نے کہا کہ ہم ہرگز دھوکا دینے والے نہیں البتہ تُو صبح تک انتظار کر یہاں تک کہ تُو اللہ کے لشکر کو دیکھے اور اس کو دیکھے جو اللہ نے مشرکوں کیلئے تیار کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو اس گھاٹی میں روکے رکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ، جلد 5، صفحہ 218، فی غزوۃ الفتح الاعظم ......، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1993ء)

جب اسلامی لشکر ابوسفیان کے سامنے سے گزر رہا تھا تو اسکا ذکر کرتے ہوئے سُبُلُ الْھُدٰی وَالرَّشَاد میں لکھا ہے کہ ابوسفیان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز پوش دستہ نمودار ہوا جس میں مہاجرین اور انصار تھے اور اس میں جھنڈے اور پرچم تھے۔ انصار کے ہر قبیلے کے پاس ایک پرچم اور جھنڈا تھا اور وہ لوہے سے ڈھکے ہوئے تھے یعنی زرہ وغیرہ جنگی لباس میں ملبوس تھے۔ ان کی صرف آنکھیں دکھائی دیتی تھیں۔ ان میں گاہے بگاہے حضرت عمرؓ کی اونچی آواز بلند ہوتی تھی۔ وہ کہتے تھے آہستہ چلو تا کہ تمہارا پہلا حصہ آخری حصہ کے ساتھ مل جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دستہ میں ایک ہزار زرہ پوش تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا حضرت سَعد بن عُبَادہؓ کو عطا فرمایا اور وہ لشکر کے آگے آگے تھے۔ جب حضرت سعدؓ ابوسفیان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابوسفیان کو پکار کر کہا آج کا دن خونریزی کا دن ہے۔ آج کے دن حرمت والی چیزوں کی حرمت حلال کر دی جائے گی۔ آج کے دن قریش ذلیل ہو جائیں گے۔ اس پر ابوسفیان نے حضرت عباسؓ سے کہا۔ اے عباس! آج میری حفاظت کا ذمہ تم پر ہے۔ اس کے بعد دیگر قبائل وہاں سے گزرے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور آپؐ اپنی اونٹنی قَصْوَاء پر سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ کے درمیان ان دونوں سے باتیں کرتے ہوئے تشریف لا رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(سبل الہدیٰ، جلد 5، صفحہ 220-221، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1993ء)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے دیکھا کہ عورتیں گھوڑوں کے مونہوں پر اپنے دوپٹے مار مار کر ان کو پیچھے ہٹا رہی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے ابوبکرؓ! حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے! چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے وہ اشعار پڑھے کہ

عَدِمْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا   تُثِيْرُ النَّقْعَ موعدها كَدَاءُ
يُنَازِعْنَ الْاَعِنَّةَ مُسْرِجَاتٍ   يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

کہ مَیں اپنی پیاری بیٹی کو کھو دوں اگر تم ایسے لشکروں کو غبار اڑاتے ہوئے نہ دیکھو جن کے وعدوں کی جگہ کَدَاء پہاڑ ہے۔ وہ تیز رفتار گھوڑے اپنی لگاموں کو کھینچ رہے ہیں۔ عورتیں انہیں اپنی اوڑھنیوں سے مار رہی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شہر میں وہاں سے داخل ہو جہاں سے حسّان نے کہا یعنی کَدَاء مقام سے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد، جلد 5، صفحہ 227، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1993ء) (شرح زرقانی، جلد 3، صفحہ 415، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1996ء)

کَدَاء عرفات کا دوسرا نام ہے۔ ایک پہاڑی راستہ ہے جو بیرون مکہ سے اندرون مکہ کو اترتا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہیں سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

(فرہنگ سیرت، صفحہ 242، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ابوسفیان شرف کو پسند کرتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بھی امن میں رہے گا۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، جزء 3، صفحہ 421، باب غزوۃ الفتح الاعظم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہُبَل بت کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ وہ گرا دیا گیا اور آپؐ اس کے پاس کھڑے تھے۔ اس پر حضرت زُبیر بن عَوَّامؓ نے ابوسفیان سے کہا۔ اے ابوسفیان! ہُبَل کو گرا دیا گیا ہے حالانکہ تُو غزوۂ احد کے دن اس کے متعلق بہت غرور میں تھا جب تُو نے اعلان کیا تھا کہ اس نے تم لوگوں پر انعام کیا ہے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اے عَوَّام کے بیٹے! ان باتوں کو اَب جانے دو کیونکہ مَیں جان چکا ہوں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے علاوہ بھی کوئی خدا ہوتا تو جو آج ہوا وہ نہ ہوتا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ایک کونے میں بیٹھ گئے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکرؓ تلوار سونتے آپؐ کی حفاظت کے لیے آپؐ کے سر پر یعنی آپؐ کے سرہانے کھڑے تھے۔

(سبل الہدیٰ جلد 5 صفحہ 235، فی غزوۃ الفتح الاعظم، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1993ء)

غزوۂ حُنَین کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ غزوۂ حُنَین جس کا دوسرا نام غزوۂ ہَوَازِن ہے نیز غزوۂ اَوْطَاس بھی کہتے ہیں۔ حُنَین مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ایک گھاٹی ہے۔ غزوۂ حُنَین شوال آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مکہ فتح کرا دیا تو سرداران ہَوَازِن اور ثَقِیف ایک دوسرے سے ملے اور یہ لوگ ڈر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی لڑائی کریں گے۔ (السیرۃ الحلبیہ، جلد 3، باب ذکر مغازیہ، غزوہ حُنَین، صفحہ 151، دار الکتب العلمیۃ 2002ء) (اٹلس سیرت نبوی صفحہ 409 دار السلام ریاض 1424ھ)

مالِک بن عَوف نَصرِی نے قبائل عرب کو جمع کیا۔ چنانچہ اس کے پاس ہَوَازِن کے ساتھ بنوثقیف اور بنونَصر اور بنوجُشَم اور سعد بن بکر اور چند لوگ بنوہِلاَل میں سے جمع ہو گئے۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 761، دارالکتب العلمیۃ 2001ء)

یہ سب لوگ اَوْطَاس کے مقام پر جمع ہو گئے۔ اَوْطَاس حُنَین کے قریب ایک وادی ہے۔ مالک بن عوف نے اپنے جاسوس روانہ کیے تا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر لائیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اکٹھے ہونے کی خبر سنی تو آپؐ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص عبداللہ بن ابوحَدرَدْ اسلمی کو ان کی طرف خبریں معلوم کرنے کیلئے بھیجا تا کہ ان کی بھی خبر لائیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہَوَازِن کے مقابلے کیلئے کوچ کا فیصلہ کیا اور جنگ کیلئے صَفْوَان بن اُمَیَّہ اور اپنے چچازاد بھائی نَوفَل بن حارِث سے ہتھیار ادھار لیے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ بنوہَوَازِن سے مقابلہ کیلئے نکلے اور علی الصبح حُنَین کے مقام پر پہنچے اور وادی میں داخل ہو گئے۔ مشرکین کا لشکر اس وادی کی گھاٹیوں میں پہلے سے چھپا ہوا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا اور اتنی شدت سے تیر مارے کہ مسلمان پلٹ کر بھاگے اور بکھر گئے جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف چند صحابہؓ رہ گئے جن میں حضرت ابوبکرؓ بھی شامل تھے۔ (ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ، جلد 3، صفحہ 151 تا 154، باب ذکر مغازیہ، غزوہ حُنَین دار الکتب العلمیۃ 2002ء) (فرہنگ سیرت، صفحہ 49، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص بَرَاء کے پاس آیا اور کہا تم لوگ حُنَین کے دن پیٹھ دکھا گئے تھے۔ انہوں نے کہا مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے پیٹھ نہیں دکھائی تھی لیکن جلد باز اور بغیر ہتھیاروں کے لوگ ہَوَازِن قبیلہ کی طرف گئے اور وہ تیر انداز قوم تھی۔ انہوں نے ایسے تیروں کی بارش کی گویا ٹِڈی دَل ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ اپنی جگہیں چھوڑ گئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب فی غزوۃ حُنَین حدیث 4616)

ایسے حالات میں مہاجرین میں سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے حضرت علیؓ، حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد ابوسفیان بن حارث اور ان کا بیٹا، حضرت فضل بن عباس اور رَبِیعہ بن حارِث، اسامہ بن زید کا ذکر ملتا ہے کہ یہ ساتھ تھے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 764 غزوۃ حُنَین/ ثبات الرسول وبعض اصحابہ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت ابوقَتَادہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حُنَین کا وقت تھا تو میں نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک مشرک شخص سے لڑ رہا ہے اور ایک اَور مشرک ہے جو دھوکا دے کر چپکے سے اس کے پیچھے سے اس پر حملہ کرنا چاہتا ہے کہ اس کو قتل کر دے۔ تو مَیں جلدی سے اس کی طرف بڑھا جو اس طرح دھوکے سے ایک مسلمان سے جھپٹنا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے مارنے کیلئے ہاتھ اٹھایا اور میں نے اس کے ہاتھ پر وار کیا اور ہاتھ کو کاٹ دیا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس نے مجھے زور سے بھنیچا یہاں تک کہ میں بے بس ہو گیا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ وہ ڈھیلا پڑ گیا اور میں نے اس کو دھکا دیا۔ پھر میں نے اس کو مار ڈالا۔ ادھر یہ حال ہوا کہ مسلمان شکست کھا کر بھاگ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ بھاگ گیا۔ کہتے ہیں کہ پھر لوگ لَوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے شروع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مقتول کے متعلق یہ ثبوت پیش کر دے کہ اس نے اس کو قتل کیا ہے تو اس مقتول کا سامان اس کے قاتل کا ہوگا۔ میں اٹھا تا کہ اپنے مقتول سے متعلق کوئی شہادت ڈھونڈوں مگر کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے اور مَیں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا اور میں نے اس مقتول کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ اس مقتول کے ہتھیار جس کا یہ ذکر کرتے ہیں میرے پاس ہیں۔ اس شخص نے یعنی جس کے پاس یہ ہتھیار تھے کہا کہ ان ہتھیاروں کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کچھ اَور دے کر راضی کر لیں۔ یعنی کہتے ہیں کہ جو سامان میرے پاس ہے وہ میرے پاس ہی رہنے دیں اور انہیں کچھ اَور دے دیں۔ حضرت ابوبکرؓ وہاں بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک بزدل کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ دیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑ رہا ہے۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے وہ سامان مجھے دلا دیا۔ میں نے اس سے کھجوروں کا ایک باغ خرید لیا اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام میں بطور جائیداد بنایا۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی، بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَيَوْمَ حُنَيْنٍ حدیث 4322)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیکھو تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ جنگِ حُنَین کے موقع پر جب مکہ کے کافر لشکر اسلام میں یہ کہتے ہوئے شامل ہو گئے کہ آج ہم اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور پھر بنوثقیف کے حملہ کی تاب نہ لا کر میدان جنگ سے بھاگے تو ایک وقت ایسا آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف بارہ صحابی رہ گئے۔ اسلامی لشکر جو دس ہزار کی تعداد میں تھا اس میں بھاگڑ مچ گئی۔ کفار کا لشکر جو تین ہزار تیر اندازوں پر مشتمل تھا آپؐ کے دائیں بائیں پہاڑوں پر چڑھا ہوا آپؐ پر تیر برسا رہا تھا مگر اس وقت بھی آپؐ پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے تھے بلکہ آگے جانا چاہتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر آپؐ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میری جان آپؐ پر قربان ہو یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں ہے۔ ابھی لشکرِ اسلام جمع ہو جائے گا تو پھر ہم آگے بڑھیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے فرمایا کہ میری سواری کی باگ چھوڑ دو اور پھر ایڑ لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی میں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لیے تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پروا نہیں۔

اور اے مشرکو! میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا مَیں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبدالمطلب کا بیٹا یعنی پوتا ہوں۔

آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ کی آواز بہت اونچی تھی۔ آپؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا عباس! آگے آؤ اور آواز دو اور بلند آواز سے پکارو کہ اے سورۂ بقرہ کے صحابیو! یعنی جنہوں نے سورت بقرہ یاد کی ہوئی ہے! اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو!! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مکہ کے تازہ نَومسلموں کی بزدلی کی وجہ سے جب اسلامی لشکر کا اگلا حصہ پیچھے کی طرف بھاگا تو ہماری سواریاں بھی دوڑ پڑیں اور جتنا ہم روکتے تھے اتنا ہی وہ پیچھے کی طرف بھاگتی تھیں۔ یہاں تک کہ عباسؓ کی آواز میدان میں گونجنے لگی کہ اے سورہ بقرہ کے صحابیو! اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو!! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ کہتے ہیں یہ آواز جب میرے کان میں پڑی تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں زندہ نہیں بلکہ مردہ ہوں اور اِسرَافیل کا صُور فضا میں گونج رہا ہے۔ میں نے اپنے اونٹ کی لگام زور سے کھینچی اور اس کا سر پیٹھ سے لگ گیا لیکن وہ اتنا بِدکا ہوا تھا کہ جونہی میں نے لگام ڈھیلی کی وہ پھر پیچھے کی طرف دوڑا۔ اس پر میں نے اور بہت سے ساتھیوں نے تلواریں نکال لیں اور کئی تو اونٹوں پر سے کود گئے اور کئی نے اونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ دس ہزار صحابہ کا لشکر جو بے اختیار مکہ کی طرف بھاگا جا رہا تھا آپؐ کے گرد جمع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں پہاڑیوں پر چڑھ کر اس نے دشمن کا تہس نہس کر دیا اور یہ خطرناک شکست ایک عظیم الشان فتح کی صورت میں بدل گئی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 409-410)

غزوۂ طائف طائف مکہ سے مشرق کی جانب تقریباً نوے کلومیٹر پہ ایک مشہور شہر ہے اور حجاز کا پہاڑی شہر ہے۔ یہاں انگور اور دوسرے پھل بکثرت ہوتے تھے۔ اس جگہ بنوثقیف آباد تھے۔

(فرہنگ سیرت، صفحہ 178، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

غزوۂ طائف کے بارے میں آتا ہے کہ ہَوَازِن اور ثقیف کے بیشتر شکست خوردہ افراد اپنے سردار مالِک بن عوف نَصرِی کے ساتھ بھاگ کر طائف آئے تھے اور یہیں قلعہ بند ہو گئے تھے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حُنَین سے فارغ ہو کر اور جِعْرَانہ میں مالِ غنیمت جمع کروا کر تقسیم فرمایا اور اسی ماہ شوال آٹھ ہجری میں طائف کا قصد فرمایا۔ (الرحیق المختوم، صفحہ 567، المکتبہ السّلفیہ لاہور)

جِعْرَانہ مکہ اور طائف کے راستہ پر مکہ کے قریب ایک کنواں کا نام ہے۔ مکہ سے اس کا فاصلہ ستائیس کلومیٹر تھا۔ (فرہنگ سیرت، صفحہ 88، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا کتنے روز محاصرہ کیا تھا اس بارے میں متعدد روایات ملتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں دس سے کچھ زائد راتیں محاصرہ کیا۔ بعض کہتے ہیں آپؐ نے بیس سے کچھ زائد راتیں محاصرہ کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بیس دن محاصرہ کیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس کے قریب راتیں اہل طائف کا محاصرہ کیا۔ (ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 5، صفحہ 388، فی غزوۃ الطائف، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سترہ راتیں محاصرہ کیا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 792، ذکر غزوۃ الطائف بعد حُنَین، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے چالیس راتوں تک ان کا محاصرہ کیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اعطاء المؤلفۃ قلوبھم علی الاسلام، حدیث نمبر 2442)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں ثقیف کا محاصرہ کر رکھا تھا تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اے ابوبکر! مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے مکھن سے بھرا ہوا ایک پیالہ پیش کیا گیا مگر ایک مرغ نے ٹھونگا مارا تو اس پیالے میں جو کچھ تھا سب بہ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں نہیں سمجھتا کہ آپؐ آج کے دن ان سے جس چیز کا ارادہ رکھتے ہیں وہ حاصل کر لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی ایسا ہی ہوتا ہوا نہیں دیکھ رہا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ کیا میں لوگوں میں کُوچ کا اعلان نہ کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو حضرت عمرؓ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کر دیا۔ واپس جانے کا اعلان کر دیا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 793، ذکر غزوۃ الطائف بعد حُنَین، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

غزوۂ تبوک رجب 9ھ ہجری میں ہوا۔ اس کے بارے میں بیان ہے کہ تبوک مدینہ سے شام کی اس شاہراہ پر واقع ہے جو تجارتی قافلوں کی عام گزرگاہ تھی اور یہ وادی القریٰ اور شام کے درمیان ایک شہر ہے اسے اصحاب الایکہ کا شہر بھی کہا گیا ہے۔ اس کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔

(معجم البلدان، جلد دوم، صفحہ 14 دار صادر بیروت 1977ء)

حضرت ابوبکرؓ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں بڑا جھنڈا آپؓ کو عطا فرمایا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 131 ''ابوبکر الصدیق'' ومن بنی

تیم بن مرّۃ بن کعب، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2017ء)

حضرت ابوبکرؓ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا جو کُل مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا اس کی مالیت چار ہزار درہم تھی۔

(شرح علامہ زرقانی، جلد 4، صفحہ 69، ثم غزوۃ تبوک دارالکتب العلمیۃ بیروت)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو غزوۂ تبوک کی تیاری کے لیے حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور دیگر قبائل عرب کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ بھی آپؐ کے ساتھ چلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور سواری مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا انہیں تاکیدی حکم دیا اور یہ آپؐ کا آخری غزوہ ہے۔ چنانچہ اس موقع پر جو شخص سب سے پہلے مال لے کر آیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپؓ اپنے گھر کا سارا مال لے آئے جو کہ چار ہزار درہم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کیلئے بھی کچھ چھوڑا ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر والوں کیلئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

حضرت عمر بن خطابؓ اپنے گھر کا آدھا مال لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ اپنے گھر والوں کیلئے بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نصف چھوڑ کے آیا ہوں۔ اس موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک سو اُوقیہ پیش کیے۔ یہ تقریباً چار ہزار درہم بنتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن عفّان اور عبدالرحمٰن بن عوف زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ انہوں نے بہت مال دیا۔ اس موقع پر عورتوں نے بھی اپنے زیورات پیش کیے اور حضرت عاصِم بن عَدِیؓ نے ستر وَسق کھجوریں پیش کیں جو تقریباً دوسو باسٹھ من کے قریب بنتی ہیں۔

(السیرۃ الحلبیہ، جلد 3، صفحہ 183-184، غزوہ تبوک، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)(لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 82 'اوقیہ')(لغات الحدیث، جلد 4، صفحہ 487 'وسق' جلد 2، صفحہ 648 'صاع')

اس کی چالیس کلو کے قریب تو ایک من شمار کریں قریباً کوئی ڈیڑھ ہزار ایک ٹن سے اوپر بنتی ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ ٹن کے قریب۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ ہم صدقہ کریں اور اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا آج کے دن میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جاؤں گا۔ اگر میں ان سے کبھی سبقت لے جاسکا تو آج کا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا مَیں اپنا نصف مال لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے عرض کیا کہ اتنا ہی اَور۔ جتنا لایا ہوں اتنا ہی گھر والوں کیلئے چھوڑ دیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ آئے تو حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ سب لے آئے جو اُن کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ان کیلئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا۔ اللہ کی قسم! میں ان سے کسی چیز میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جاسکتا۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب رجاءہ ان یکون ابوبکر ممن یدعی من جمیع ابواب الجنۃ حدیث: 3675)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کُل گھر بار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور انشراح کے موافق اور عثمان نے اپنی طاقت وحیثیت کے موافق عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ عَلٰی قَدْرِ مَرَاتِب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دینِ الٰہی پر قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے مگر مدد اور امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑے رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہ جب تک مال جو تمہیں پیارا ہے اس کو خرچ نہیں کرو گے اس وقت تک تمہاری نیکی نیکیاں نہیں ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 40 حاشیہ)

حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر ایک صحابی کو دفن کرنا، اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک مرتبہ میں آدھی رات کے وقت اٹھا تو میں نے لشکر کے ایک طرف آگ کی روشنی دیکھی۔ چنانچہ میں اس کی طرف گیا کہ دیکھوں کہ وہ کیا ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہیں اور میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ ذُوالبِجَادَین مُزَنِیؓ فوت ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی قبر کھود چکے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر تھے جبکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کی میت کو آپؐ کی طرف اتار رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تم دونوں اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ پس ان دونوں نے حضرت عبداللہ ذُوالبِجَادَینؓ کی میت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتارا۔ جب آپؐ نے انہیں قبر میں رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ رَاضِیًا عَنْہُ فَارْضَ عَنْہُ کہ اے اللہ! میں نے اس حال میں شام کی ہے کہ میں اس سے راضی تھا۔ پس تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اس وقت تمنا کی کہ کاش یہ قبر والا مَیں ہوتا۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 822، کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لصاحب ایلۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2001ء)

حضرت عبداللہ ذُوالبِجَادَینؓ کا تعلق قبیلہ بنو مُزَیْنَہ سے تھا۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ یہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ان کے والد فوت ہو گئے۔ انہیں وراثت میں سے کچھ نہ ملا۔ ان کے چچا مالدار تھے۔ اس چچا نے آپؓ کی کفالت کی حتیٰ کہ آپؓ بھی مالدار ہو گئے اور انہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا تو ان کے چچا نے ان سے سب کچھ لے لیا یہاں تک کہ آپؓ کا تہ بند بھی کھینچ لیا۔ پھر آپؓ کی والدہ آئیں اور انہوں نے اپنی چادر کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور حضرت عبداللہؓ نے ایک حصہ کو بطور تہ بند استعمال کر لیا اور دوسرے حصہ کو اپنے اوپر اوڑھ لیا۔ پھر آپؓ مدینہ آئے اور مسجد میں لیٹ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ یہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو لوگوں کو غور سے دیکھتے تھے کہ کون لوگ ہیں، کوئی نیا آدمی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہؓ کی طرف دیکھا تو انہیں اجنبی سمجھا اور حضرت عبداللہؓ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ حضرت عبداللہؓ نے اپنا نسب بیان کیا۔ ایک روایت میں ذکر ہے کہ آپؓ نے عرض کی کہ میرا نام عبدالعُزّیٰ ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبداللہ ذُوالبِجَادَین یعنی دو چادروں والے ہو۔ پھر فرمایا تم میرے قریب ہی رہا کرو۔ چنانچہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں میں شامل تھے اور آپؐ انہیں قرآن کریم سکھاتے تھے یہاں تک کہ آپؓ نے بہت سا قرآن یاد کر لیا اور آپؓ بلند آواز شخص تھے۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 5، صفحہ 459-460، فی غزوۃ تبوک، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

(اسد الغابۃ، جلد 3، صفحہ 229، دارالکتب العلمیۃ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حج کے موقع پر امارت کے بارے میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 9ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر الحج بنا کر مکہ روانہ فرمایا تھا۔ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس آئے تو آپؐ نے حج کا ارادہ کیا۔ پھر آپؐ سے ذکر کیا گیا کہ مشرکین دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر حج کرتے ہیں۔ وہاں مشرکین بھی ہوں گے اور شرکیہ الفاظ بھی ادا کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں۔ یہ بات سن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حج کا ارادہ ترک کر دیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر روانہ فرمایا۔ (الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویہ لابن ہشام، حج ابی بکر بالناس سنۃ تسع، جلد 4، صفحہ 318-319، دارالکتب العلمیۃ بیروت)(عمدۃ القاری، کتاب الحج، باب لایطوف بالبیت عریان، جلد 9، صفحہ 384، مطبوعہ دار احیاء التراث 2003ء)

حضرت ابوبکر صدیقؓ تین سو صحابہ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بیس قربانی کے جانور بھیجے جن کے گلے میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی علامت کے طور پر گانیاں پہنائیں اور نشان لگائے اور حضرت ابوبکرؓ خود اپنے ساتھ پانچ قربانی کے جانور لے کر گئے۔ (السیرۃ الحلبیہ، جلد 3، صفحہ 295، باب سرایہ وبعوثہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم/سریہ اُسامہ بن زید...... دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

روایت میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ نے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات کا حج کے موقع پر اعلان کیا۔ یہ روایت اس طرح ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ جب سورۂ براۃ، (سورۂ توبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کو بطور امیرِ حج بھجوا چکے تھے۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ یہ سورت حضرت ابوبکرؓ کی طرف بھیج دیں تا کہ وہاں وہ پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد باری تعالیٰ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

(سورۃ الاحزاب: 24)

ترجمہ: مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔

طالبِ دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

(سورۃ البقرہ: 239)

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی
اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

نے فرمایا کہ میرے اہلِ بیت میں سے کسی شخص کے سوا کوئی یہ فریضہ میری طرف سے ادا نہیں کر سکتا۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلوایا اور انہیں فرمایا کہ سورت توبہ کے آغاز میں جو بیان ہوا ہے اس کو لے جاؤ اور قربانی کے دن جب لوگ منیٰ میں اکٹھے ہوں تو اس میں اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی کافر داخل نہیں ہوگا اور اس سال کے بعد کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت نہ ہوگی، نہ ہی کسی کو ننگے بدن بیت اللہ کے طواف کی اجازت ہوگی اور جس کسی کے ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معاہدہ کیا ہے اس کی مدت پوری کی جائے گی۔

حضرت علی بن ابوطالبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عَضباء پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ راستے میں ہی حضرت ابوبکرؓ سے جا ملے۔ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت علیؓ کی ملاقات عَرُج یا وادی ضَجنَان میں ہوئی۔ عَرُج مدینہ اور مکہ کے درمیانی راستہ کی ایک گھاٹی ہے یہاں قافلے پڑاؤ کرتے ہیں اور ضجنان مدینہ کے راستے پر مکہ کے نواح میں ایک مقام ہے جو مکہ سے پچیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ بہرحال جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کو راستے میں دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ نے فوراً فرمایا کہ آپؓ کو امیر مقرر کیا گیا ہے یا آپؓ میرے ماتحت ہوں گے؟ یہ عاجزی کی انتہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے تو کیا اَب آپؓ امیر ہوں گے یا میرے ماتحت اس قافلے میں چلیں گے کام کریں گے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ مَیں آپؓ کے ماتحت ہوں گا۔ پھر دونوں روانہ ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کی حج کے امور پر نگرانی کی اور اس سال اہل عرب نے اپنی انہی جگہوں پر پڑاؤ کیا ہوا تھا جہاں وہ زمانہ جاہلیت میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

جب قربانی کا دن آیا تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور لوگوں میں اُس بات کا اعلان کیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اور کہا اے لوگو! جنت میں کوئی کافر داخل نہیں ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا نہ ہی کسی کو ننگے بدن بیت اللہ کے طواف کی اجازت ہوگی اور جس کسی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معاہدہ کیا ہے اس کی مدت پوری کی جائے گی اور لوگوں کو اس اعلان کے دن سے چار ماہ تک کی مہلت دی تاکہ ہر قوم اپنے امن کی جگہوں یا اپنے علاقوں کی طرف لوٹ جائیں۔ پھر نہ کسی مشرک کے لیے کوئی عہد یا معاہدہ ہوگا اور نہ ذمہ داری سوائے اس عہد یا معاہدے کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی مدت تک ہو۔ یعنی جس معاہدے کی مدت ابھی باقی ہو تو اس معاہدے کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا اس کی مقررہ مدت تک پاس کیا جائے گا۔ ان معاہدوں کے علاوہ کوئی نیا معاہدہ نہیں ہوگا۔ پھر اس سال کے بعد نہ کسی مشرک نے حج کیا اور نہ کسی نے ننگے بدن طواف کیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ عرفہ کے مقام میں آئے اور آپؓ نے لوگوں کو خطاب کیا۔ جب آپؓ خطاب کر چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے علی! کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاؤ۔ پس مَیں کھڑا ہو گیا اور مَیں نے انہیں سورۂ براءت کی چالیس آیات سنائیں۔ پھر وہ دونوں حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام، حج ابی بکر بالناس سنۃ تسع ...... صفحہ 832، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2001ء) (سبل الہدی، جلد 12، صفحہ 73، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (البدایہ والنہایہ لابن کثیر، جزء 7، صفحہ 228-229، ذکر بعث رسول اللہ ﷺ ابا بکر امیرا علی الحج...... دار ھجر 1997ء) (معجم البلدان، جلد 3، صفحہ 515، دارالکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت، صفحہ 198، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

یہ ذکر ابھی چلے گا۔ اس وقت مَیں ایک مرحومہ کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ گذشتہ دنوں جن کی وفات ہوئی ہے۔ ان کا جنازہ بھی ان شاء اللہ پڑھاؤں گا۔

محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ۔ یہ کینیڈا میں تھیں اور شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ پچانوے سال کی عمر میں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے کی پوتی، حضرت حکیم اللہ بخش صاحب مدرس دربان ڈیوڑھی حضرت اماں جان کی نواسی اور مکرم میاں عبدالرحیم دیانت صاحب درویش قادیان اور آمنہ بیگم صاحبہ کی بڑی بیٹی تھیں۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے انہوں نے مڈل پاس کیا۔ پھر جامعہ نصرت میں 43ء یا 44ء میں داخلہ لیا۔ دو سال جامعہ نصرت میں پڑھا۔ پھر پرائیویٹ پڑھ کر ادیب عالم کا امتحان پاس کیا۔ ان کی شادی شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل سے ہوئی تھی جیسا کہ میں نے بیان کیا اور ان کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے۔ عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ کی بہن تھیں جو آجکل یہاں ہیں اور لندن میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ بڑا عرصہ یہ باسط صاحب افریقہ میں بھی رہے۔ ان کے ایک پوتے وقاص احمد خورشید بھی امریکہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ یہ اچھا علمی خاندان ہے۔ ایک بہن ان کی امۃ الباری ناصر صاحبہ بھی ہیں وہ بھی علمی خدمات انجام دیتی ہیں۔

امۃ اللطیف صاحبہ نے تیرہ سال کی عمر میں لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمات ادا کرنی شروع کیں اور آپ کی خدمات کا سلسلہ ستر سال تک جاری رہا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایات، حضرت ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی سرپرستی اور مختلف بزرگوں کی نگرانی میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ قادیان میں خدمات کی توفیق ملی۔ پھر تقسیم برصغیر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت چھوٹی آپا مرحومہ کے ارشاد پر مہاجرات کی انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح مختلف حیثیتوں سے لجنہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ سیکرٹری اشاعت بھی رہیں۔ مدیرہ مصباح 1979ء سے 1986ء تک رہیں۔ 1986ء سے آپ کینیڈا مقیم تھیں۔ وہاں بھی لجنہ اماء اللہ کی اعزازی مشیر رہیں۔ تصنیف و اشاعت میں تاریخ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چار جلدیں، ''المصابیح'' اور ''الازھار'' مرتب کرنے میں بھرپور معاونت کی توفیق پائی۔ حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ چوالیس سال کام کرنے کی سعادت ملی۔ آپ کے ایما اور نگرانی میں ناصرات الاحمدیہ کا سب سے پہلا اجتماع ہوا۔ امۃ اللطیف صاحبہ جب سیکرٹری ناصرات تھیں تو آپ نے اپنے خاوند شیخ خورشید صاحب کی معیت میں ''راہِ ایمان'' اور ''جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ'' مرتب کیں۔

ان کے بیٹے لئیق احمد خورشید کہتے ہیں کہ والدہ صاحبہ مرحومہ نے اپنے گھر میں تمام بچوں کو ایک گہرا سبق یہ سکھایا تھا کہ اگر جماعت یا خلافت کے خلاف کوئی بات ہو تو اسے بالکل نہ سننا اور اگر کان میں بات پڑ بھی جائے تو اس کو بالکل نہیں دہرانا اور منہ پر نہیں لانا چونکہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات جماعت اور خلافت کے ساتھ ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہر ابتلا اور فتنہ کے بعد خدا تعالیٰ کے نشانات جماعت کے حق میں ظاہر ہوتے ہیں اس لیے تم لوگ بلاوجہ فتنہ میں شامل نہ ہو جانا۔ پھر لکھا ہے کہ آپ جماعت کی ایک چلتی پھرتی تاریخ تھیں۔ بہت ملنسار اور سب کا بھلا چاہنے والی۔ متوکل، خدمت خلق کا بہت شوق تھا اور بہت سے نئے آنے والے مہاجر خاندانوں کو بسانے میں سرگرمی سے حصہ لیتی تھیں جو کینیڈا میں آتے تھے۔

پھر ان کے ایک بچے نے لکھا ہے کہ ہماری امی جان کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ ہر وقت ہم سب کو خلیفہ وقت کے لیے دعاؤں کی تاکید اور یاد دہانی کرواتی تھیں۔ نمازوں کی بے انتہا پابند اور اہتمام سے ادا کرتیں۔ جمعہ کا دن ایک عید کا دن ہوتا تھا۔ قرآنِ مجید سے عشق کے بارے میں کہتی ہیں کہ بے شمار بچوں کو قرآن مجید پڑھایا اور صحیح تلفظ سے ادا کرنے پر تاکید کیا کرتی تھیں۔

ان کے پوتے وقاص خورشید مربی سلسلہ جو ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ دعا اور پڑھائی کی طرف توجہ دلاتی تھیں اور جماعت کی تاریخ کے حوالے سے کہانیوں کے ذریعہ بچوں کو جماعت کی تاریخ سکھاتی تھیں تاکہ ان کی بہتر رنگ میں تربیت ہو۔

ان کی ایک پوتی کہتی ہیں کہ دادی اماں کو نَو پوتیاں نصیب ہوئیں۔ انہوں نے نہ صرف ہم لڑکیوں کی تربیت کی کہ ہم لجنہ اماء اللہ کی خادمہ بنیں بلکہ ادب اور آداب اور صحیح پردہ کیسے کرنا ہے، گھر کی دیکھ بھال، مہمان نوازی، سلائی، اردو میں لکھنا پڑھنا ان ساری چیزوں کے بارے میں ہمارے لیے مستقل راہنما تھیں۔ جیسے جیسے ہم بالغ ہوئے انہوں نے ہمیں اپنے شوہروں اور سسرال والوں کے اچھا خیال رکھنے کی ترغیب دی اور بہت خوش ہوتیں جب ہم انہیں بتاتے کہ ہم نے اپنے سسرال کے ساتھ وقت گزارا ہے۔ ان فرائض کے ساتھ انہوں نے ہمیں اچھی طرح سے تعلیم یافتہ بننے اور کیریئر بنانے کی ترغیب بھی دی۔ سالگرہ نہ منانے جیسی جو غیر اسلامی چیزیں ہیں ان چیزوں پر مضبوطی سے قائم تھیں لیکن انہوں نے سالگرہ اور خاص مواقع کو یادگار بھی بنایا کیونکہ وہ ہمیشہ ہمیں ایک فیملی کے طور پر اکٹھے حمد و ثنا کی نظم پڑھنا اور باجماعت دعاؤں کے لیے کہتی تھیں۔ پھر یہ کہتی ہیں کہ کینیڈا میں بطور احمدی مسلمان آپ ہماری پرورش کا ایک لازمی حصہ تھیں اور انہوں نے ہمیں اس بارے میں بھی سکھایا کہ ہم نے اپنے ایمان اور مغربی معاشرے کو کس طرح ہم آہنگ طریقے سے متوازن کرنا ہے۔

تو یہ ہے ماؤں اور بزرگوں کا کام جو نئی نسل کو سنبھالنے کے لیے ضروری ہے۔

کہ نئی نسل کی کس طرح تربیت کرنی ہے، ان کو دین بھی سکھانا ہے اور اس معاشرے میں رہتے ہوئے بغیر کسی احساس کمتری کے ان کو اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنے کی طرف توجہ بھی دلانی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کی نسل کو نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ امت ہرگز برباد نہ ہوگی جس کی ابتداء میں، مَیں ہوں
اور اس کے آخر پر عیسیٰ بن مریم ہوں گے

(کنز العمال، حرف القاف، کتاب القیامۃ، باب خروج المہدی، حدیث: 38671)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے
تو اس کیلئے سمٹ کر بیٹھے (اور اسے جگہ دے)

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب القیام الفصل الثالث)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

قریش کی مخالفت کا آغاز اور اس کے اسباب

جیسا کہ اُوپر بیان کیا جا چکا ہے دار ارقم میں داخل ہونے کے زمانہ سے کچھ پہلے ہی کھلم کھلی تبلیغ شروع ہو گئی تھی اور مکّہ کے گلی کوچوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تھا۔ قریش اب تک تو ایک حد تک خاموش تھے لیکن اب ان کو بھی فکر شروع ہوا کہ کہیں یہ ’’مرض‘‘ زیادہ نہ پھیل جاوے اور اسلام کا پودا مکّہ کی زمین میں جڑ نہ پکڑ جاوے۔ اس لیے اب انہوں نے بھی اس کی طرف توجہ شروع کی اور اسلام کی اشاعت کو بزور روکنا چاہا۔ اس مخالفت کے کیا اسباب تھے؟ اس سوال کے جواب میں ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر نیا الٰہی سلسلہ جو دنیا میں قائم ہوتا ہے دُنیا کی طرف سے ضرور اس کی مخالفت ہوتی ہے کیونکہ وہ لازماً اپنے اندر ایسی باتیں رکھتا ہے جس سے اس وقت کی دُنیا محض ناآشنا ہوتی ہے بلکہ یہ وُہ باتیں ہوتی ہیں جن کو دُنیا اپنی موجودہ عادات اور موجودہ عقائد و خیالات کے واسطے ایک یقینی موت سمجھتی ہے۔ درحقیقت انبیاء کی بعثت ہی ایسے وقت میں ہوتی ہے کہ جب دُنیا کے لوگ اس راستہ کو چھوڑ چکے ہوتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ وہ چلیں اور وہ اپنے موجودہ غلط راستہ کو ہی صحیح راستہ سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ پس جب بھی کبھی کوئی نیا نبی آتا اور دُنیا کو سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے تو دُنیا اس کی باتوں کو غلط خیال کرتی اور اس کے مقابلہ کیلئے تیار ہو جاتی ہے، چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ’’یعنی وائے حسرت لوگوں پر کہ کوئی بھی رسُول اُن کی طرف ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے ہنسی اور ٹھٹھا نہ کیا ہو۔‘‘

اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ جو لوگ بڑے سمجھے جاتے ہیں وہی عموماً مخالفت میں بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ کَذٰلِکَ جَعَلۡنَا فِیۡ کُلِّ قَرۡیَۃٍ اَکٰبِرَ مُجۡرِمِیۡہَا لِیَمۡکُرُوۡا فِیۡہَا ’’یعنی سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ہر جگہ رسُول کے مقابلہ پر بڑے لوگ ہی خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والے اور فتنہ وفساد کے بانی بن جاتے ہیں۔‘‘

چنانچہ دیکھو لو حضرت ابراہیمؑ مبعوث ہوئے تو اُن کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے اُن کو پکڑ کر آگ میں جھونک دیا۔ حضرت موسیٰؑ آئے تو ان کو بھی اکابر قوم کی طرف سے جنگ و جدل کے مصائب دیکھنے پڑے۔ حضرت مسیحؑ کی باری آئی تو اُن کی قوم کے علماء اور فریسیوں نے مل ملا کر اُن کو دار پر کھچوا دیا۔ ہندوستان میں کرشن مبعوث ہوئے تو اُن کی قوم ان کو ہلاک کرنے کیلئے اُٹھ کھڑی ہوئی تو کیا سرورِ انبیاءؐ اس سنّتِ رسل سے باہر رہتا؟ نہیں بلکہ جتنا عظیم الشان مشن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اُتنی ہی شدید آپؐ کی مخالفت ہونی چاہئے تھی کیونکہ آپؐ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تاریکی کا خاص زور تھا اور ضروری تھا کہ نور کے آنے پر تاریکی کی فوجیں اپنی انتہائی طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سارے گذشتہ انبیاء کی نسبت آپؐ کی مخالفت سب سے زیادہ ہوئی اور اس مخالفت کے موٹے موٹے ظاہری اسباب یہ تھے:

(1) قریش ایک پرلے درجہ کی بُت پرست قوم تھی اور بُتوں کی عزّت و محبت ان کے دلوں میں اس قدر جمی ہوئی تھی کہ اُن کے خلاف ایک لفظ بھی سُننا اُنہیں گوارا نہ تھا۔ خانہ کعبہ جو محض اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے بنایا گیا تھا اس میں بھی ان ظالموں نے سینکڑوں بُت جمع کر رکھے تھے اور اپنی تمام ضروریات کیلئے انہی بتوں کا مُنہ تکتے تھے۔ اب اسلام آیا تو اس کا بنیادی اصول ہی توحید باری تعالیٰ تھا اور صاف حکم تھا کہ کسی انسان یا درخت یا پتھر یا ستارے وغیرہ کے سامنے سرمت جھکاؤ بلکہ وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَہُنَّ ’’صرف اسی ذات کے سامنے جھکو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔‘‘

پھر یہی نہیں بلکہ قریش کے بتوں کو اُن کے خیال میں ہتک آمیز لفظوں میں یاد کیا جاتا تھا اور ان کو جہنم کا ایندھن قرار دیا جاتا تھا۔ جیسے مثلاً فرمایا: اِنَّکُمۡ وَ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ ’’یعنی اے لوگو! تم اور تمہارے وہ بُت جن کو تم پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں۔‘‘

ان باتوں نے قریش کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی اور وہ ایک جان ہو کر اسلام کو مٹانے کے واسطے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

(2) بُت پرستی کے علاوہ عرب میں عادات اور اخلاق کا جو حال تھا وہ اس کتاب کے شروع میں بیان ہو چکا ہے۔ زنا، شراب، قمار بازی، غارت گری، قتل، حرام خوری کا بازار ہر وقت گرم رہتا تھا، مگر اسلام ان سب باتوں سے روکتا تھا۔ گویا اسلام لانے سے ان کو ایک نئی زندگی اختیار کرنی پڑتی تھی اور قریش اس کیلئے بالکل تیار نہیں تھے۔ یہی حال رسُوم پرستی کا تھا جو گویا عربوں کے دین و مذہب کا جُزو بن چکی تھیں، مگر اسلام سب گندی اور خلافِ اخلاق اور خلافِ مذہب رسوم کو پاؤں کے نیچے مسلتا تھا۔

(3) اپنے آباؤ اجداد کی عزّت اور ہر بات میں خواہ وہ دُرست ہو یا غلط ان کی پیروی اختیار کرنا عربوں کے دین و مذہب کا جُزو تھا۔ اسی وجہ سے اُن کو اصرار تھا کہ بَلۡ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلۡفَیۡنَا عَلَیۡہِ اٰبَآءَنَا ’’یعنی ہم تو بہر حال اُسی بات کی اِتباع کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے۔‘‘

مگر اسلام خدا داد عقل کو سچ اور جھوٹ کے درمیان حَکَم قرار دیتا تھا اور اُن کے مُشرک آباء کے متعلق صاف کہتا تھا: اَوَ لَوۡ کَانَ اٰبَآؤُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ شَیۡئًا وَّ لَا یَہۡتَدُوۡنَ ’’کیا وہ اپنے آباؤ اجداد ہی کی اِتباع کریں گے خواہ ان کے آباء گمراہ اور بیوقوف ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘

(4) قریش ایک نہایت متکبّر قوم تھی۔ یہ لوگ کسی کو اپنے برابر نہ سمجھتے تھے اور غلاموں کو تو خصوصیت سے ذلیل اور زیر رکھنا چاہتے تھے مگر اسلام حقوق کے معاملہ میں ان سب امتیازات کو مٹا کر ایک عالمگیر اخوت قائم کرتا اور آقا اور غلام کو خدا تعالیٰ کے حضور میں ایک صف میں کھڑا کرتا تھا اور یہ بات رؤسائے قریش کے واسطے موت کے پیالہ سے کم نہ تھی۔

(5) قریش میں بڑے بڑے صاحبِ اثر اور مالدار لوگ موجود تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے کے ان دونوں باتوں سے خالی تھے۔ یعنی نہ تو آپؐ اپنی خلوت پسند طبیعت کی وجہ سے لیڈرانِ قریش میں سے تھے اور نہ مال و دولت کے لحاظ سے کوئی ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ ایسی حالت میں سردارانِ مکہ کیلئے آپؐ کی اِتباع اختیار کرنا ایک ایسی بڑی قربانی تھی جس کیلئے یہ لوگ ہرگز تیار نہیں تھے اور اسی وجہ سے وہ کہتے تھے کہ لَوۡ لَا نُزِّلَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ ’’کیوں نہ یہ قُرآن مکّہ یا طائف کے کِسی بڑے آدمی پر نازل ہوا۔‘‘

(6) ان اسباب کے علاوہ ایک باعث یہ بھی تھا کہ قریش کے مختلف قبائل کے درمیان سخت رقابت اور دشمنی رہتی تھی اس لیے باقی قبائل کو ہرگز یہ گوارا نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ اُن پر کِسی قسم کا امتیاز لے جاوے اور قبائل بنوامیّہ اور بنومخزوم کو تو خصوصیت سے بنو ہاشم کے ساتھ سخت عداوت تھی۔ اسی لیے سب قبائل سے بڑھ کر ان دو قبائل نے اسلام کی مخالفت میں حصہ لیا۔

ائمۃ الکفر

قریش میں سے جن لوگوں نے اسلام کی زیادہ مخالفت کی اور اس تحریک میں وہ دوسروں کے لیڈر سمجھے جاتے تھے وہ سب ایک قسم کے نہ تھے بعض میں ذاتی شرافت تھی اور وہ اپنے رنگ میں بالعموم شرافت ہی کا معاملہ کرنا چاہتے تھے مگر کچھ تو اپنی بڑائی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول نہ کر سکتے تھے اور کچھ انہیں یہ دیکھ کر تکلیف ہوتی تھی کہ اس طرح بعض ’’خام خیالوں‘‘ کے ہاتھ سے اُن کے دینِ آبائی کی بربادی ہو رہی ہے اُن میں زیادہ ممتاز یہ لوگ نظر آتے ہیں۔ اوّل مطعم بن عدی جو قبیلہ بنونوفل سے تھا اور رؤساء قریش میں سے تھا۔ مطعم پکّا مشرک تھا مگر معاملات میں حتی الوسع شرافت کا طریق اختیار کرتا تھا، چنانچہ آگے چل کر ہم دیکھیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قریش کے معاہدۂ بائیکاٹ کو توڑنے اور سفرِ طائف سے واپسی پر آپؐ کو اپنی پناہ میں مکہ میں داخل کرنے میں مطعم نے خاص شرافت اور خاص جرأت سے کام لیا تھا۔ دُوسرے ابوالبختری تھا جو قبیلہ بنو اسد سے تھا۔ ابوالبختری بھی مخالفت میں حتی الوسع شرافت کو ہاتھ سے نہیں دیتا تھا۔ اسی ذیل میں ایک شخص زبیر بن ابوامیّہ تھا جو حضرت اُمّ سلمہؓ کا بھائی تھا اور باوجود مخالفت کے عموماً شرافت کا پہلو اختیار کرتا تھا۔

دوسری قسم کے وہ لوگ تھے جن کی مخالفت کچھ شرارت کا پہلو بھی لیے ہوئے تھی ان میں یہ لوگ ممتاز تھے۔ اوّل عتبہ بن ربیعہ جو بنوعبد شمس میں سے تھا اور بہت مالدار اور صاحب اثر تھا۔ جنگِ بدر کے موقع پر جب عتبہ اپنے سُرخ اُونٹ پر سوار ہو کر اسلامی لشکر کے سامنے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ اگر اس گروہ میں کِسی میں کچھ شرافت ہے، تو اس سُرخ اُونٹ کے سوار میں ہے۔ عتبہ کا بھائی شیبہ بھی اسی کے زیرِ اثر تھا۔ یہ دونوں جنگِ بدر میں حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ دُوسرے ولید بن مغیرہ تھا جو حضرت خالدؓ بن ولید کا والد اور قریش کا رئیسِ اعظم تھا۔ حتی کہ قریش اسے اپنا باپ سمجھتے تھے۔ ولید ہجرتِ نبوی کے تین ماہ بعد اتفاقی طور پر تیر چُبھ جانے سے ہلاک ہوا۔ تیسرے عاص بن وائل سہمی تھا۔ جو حضرت عمروؓ بن عاص کا باپ تھا۔ یہ بھی نہایت دولت مند اور بڑا صاحبِ اثر تھا۔ عاص ہجرت کے دُوسرے ماہ پاؤں سُوج جانے سے نہایت تکلیف اُٹھا کر مکّہ میں مر گیا۔

تیسری قِسم کے گروہ کی حالت بالکل مختلف تھی۔ یہ وہ لوگ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں بالکل اندھے ہو رہے تھے اور ہر جائز و ناجائز طریق سے کوشش کرتے تھے کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کو صفحۂ دُنیا سے مٹا دیں اور مسلمانوں کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالیں اور قریش میں انہی لوگوں کا زیادہ زور تھا اور انہی لوگوں کی کثرت تھی۔ اُن میں خاص طور پر ممتاز یہ لوگ نظر آتے ہیں۔ اوّل عمرو بن ہشام جو بنومخزوم میں سے تھا۔ یہ وہ شخص ہے جسے گویا رأس المعاندین سمجھنا چاہئے۔ قریش میں یہ نہایت ممتاز حیثیت رکھتا تھا اور وہ اسے ابوالحکم یعنی ’’دانائی کا باپ‘‘ کہتے تھے۔ مگر مسلمانوں نے اس کا نام ابوجہل رکھا۔ یہ جنگِ بدر میں دو انصار لڑکوں کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا۔ دُوسرے ابولہب بن عبدالمطلب جو بنو ہاشم میں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا۔ ابولہب مخالفت اور ایذاء رسانی میں ابوجہل کا ہم پلہ تھا اور اسے یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ معاندین اسلام میں سے صرف اس کا نام قرآن شریف میں صراحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے۔ ابولہب جنگِ بدر سے تھوڑا عرصہ بعد مکہ میں بیمار پڑ کر ہلاک ہوا۔ تیسرے عقبہ بن ابی معیط تھا جو بنو امیّہ میں سے تھا اور پرلے درجہ کا شریر اور بد باطن شخص تھا۔ یہ جنگِ بدر میں شریک ہوا اور مارا گیا۔ پھر امیّہ بن خلف تھا جو بنوجمح میں سے تھا۔ شرارت اور عداوت میں یہ ابوجہل کا مثل تھا۔ جنگ بدر میں قتل ہوا۔ امیہ کا بھائی اُبی بن خلف بھی اسی قماش کا آدمی تھا۔ یہ جنگِ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور اسی زخم سے اپنی کیفر کردار کو پہنچا۔ پھر النضر بن الحارث تھا جو بنوعبدالدار میں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت دُکھ دیا کرتا تھا۔ یہ جنگِ بدر میں قید ہوا اور اپنے جُرموں کی پاداش میں مارا گیا۔ پھر اسود بن عبدیغوث، حارث بن قیس، اسود بن مطلب، ابوقیس بن فاکہہ، منبہ بن الحجاج، نبیہ بن الحجاج، مالک بن طلاطلہ، حکم بن ابی العاص، رُکانہ بن یزید وغیرہ بھی شرارت اور عداوت میں کم وبیش بہت حصہ لیتے تھے۔

ان کے علاوہ بعض اور لوگ بھی تھے جو عداوت میں بہت بڑھے ہوئے تھے لیکن چونکہ وہ بعد میں مسلمان ہو گئے اس لئے ان کا اس جگہ اس فہرست میں ذکر کرنا شاید دُرست نہ ہو البتہ اپنے اپنے موقع پر اُن کا ذکر خود آ جائے گا۔

اسلام اور بانی اسلام کے خلاف کفّارِ مکہ کی عداوت

اسلام کے خلاف جب قریش کی مخالفت شروع ہوئی تو پھر وُہ دن بدن بڑھتی گئی اور خطرناک صورت اختیار کرتی گئی، چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے کہ قریش نے فیصلہ کر لیا تھا کہ:

’’یہ نیا مذہب صفحہ دُنیا سے ملیا میٹ کر دیا جاوے اور اس کے متبعین اس سے بزور روک دیئے جاویں اور قریش کی طرف سے جب ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی تو پھر دن بدن اُن کی ایذاء رسانی بڑھتی اور آتشِ غضب تیز ہوتی گئی۔‘‘

درحقیقت جو فتنہ مخالفین اسلام نے اسلام کے خلاف برپا کیا اور اسکے مٹانے کے واسطے جو جو تدابیر کیں وہ ایک لمبی اور دردناک کہانی ہے جس کا سلسلہ ہجرت کے آٹھویں سال تک پہنچتا ہے۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 131 تا 136، مطبوعہ 2006 قادیان)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(516) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ شیخ غلام حسین صاحب لدھیانوی ہیڈ ڈرافٹسمین سنٹرل آفس نئی دہلی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ شیخ فرمان علی صاحب بی اے اسسٹنٹ انجینئر ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداس پور نے جو کہ 1915ء میں لیڈی ہارڈنگ کالج نئی دہلی کی عمارت تعمیر کرا رہے تھے، مجھ سے ذکر کیا تھا کہ ایک دفعہ مولوی فتح دین صاحب مرحوم دھرم کوٹی نے جو کہ عالم جوانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہے ہیں، ان سے بیان کیا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اکثر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مَیں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں، جیسے کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ مَیں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت مَیں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح مَیں نے اس واقعہ کا حضور علیہ السلام سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ وغیرہ کا دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ’’میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ اسلام ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔‘‘

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی فتح دین صاحب مرحوم دھرم کوٹ متصل بٹالہ کے رہنے والے تھے اور قدیم مخلص صحابہ میں سے تھے۔ نیز خاکسار خیال کرتا ہے۔ کہ یہ واقعہ ابتدائی زمانہ کا ہے۔

(517) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر دین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں وتروں کے متعلق سوال کیا کہ وہابی پانچ وتر بھی پڑھتے ہیں تین بھی پڑھتے ہیں اور ایک بھی ان میں سے کونسا طریق درست ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں تو تین وتر پڑھتا ہوں۔ دو الگ اور ایک الگ۔ ہاں ایک بھی جائز ہے۔ اس کے بعد میں نے بھی ہمیشہ حضور ہی کی طرح وتر پڑھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیکھواں ایک گاؤں کا نام ہے جو قادیان سے چار میل کے فاصلہ پر جانب غرب واقع ہے۔ اس جگہ کے تین بھائی میاں جمال الدین۔ میاں امام الدین اور میاں خیر الدین صاحبان حضرت صاحب کے قدیم اور مخلص صحابہ میں سے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ گو میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی کا مجھ سے قریباً روز کا ملنا ہے لیکن ان کی اکثر روایات مجھے مکرم مرزا عبدالحق صاحب وکیل گورداسپور نے لکھ کر دی ہیں۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا

(518) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میرے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے تھے۔ اسی طرح میرے بھائی امام الدین صاحب کے بھی۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ کشتہ فولاد قلمی سیاہی کی طرح کا دو ماہ کے حمل پر ایک رتی ہمراہ دودھ یا پانی استعمال کرانا شروع کر دیں اور بچہ کے پیدا ہونے کے بعد بھی دُودھ چھوڑنے تک جاری رکھا جائے۔ اس نسخہ کے استعمال سے خدا کے فضل و کرم سے میرے بچے زندہ رہے جن میں سے ایک مولوی قمر الدین مولوی فاضل ہیں۔ میرے بھائی امام دین صاحب کے لڑکے بھی اس کے بعد زندہ رہے جن میں سے ایک مولوی جلال الدین صاحب شمس حال مبلغ لندن ہیں اور بھی سینکڑوں آدمیوں کو یہ نسخہ استعمال کرایا۔ اور نہایت مفید ثابت ہوا۔

(519) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ چودھری حاکم علی صاحب نے ان سے ذکر کیا تھا کہ میں نے مسیح موعود علیہ السلام سے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ولی کو بھی خراب اولاد کی بشارت نہیں دیتا چہ جائیکہ مسیح موعود کو وہ ایسی خبر دے۔ یہ حضور علیہ السلام اپنی اولاد کے حق میں فرماتے تھے کہ وہ بُرے نہیں ہونگے بلکہ متقی اور صالح ہوں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت بشارت دی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اصول کو اپنی کتب میں بھی بیان کیا ہے مگر مَیں جب اپنے نفس میں نگاہ کرتا ہوں تو شرم کی وجہ سے پانی پانی ہو جاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے جیسے کمزور انسان کی پیدائش کو بھی بشارت کے قابل خیال کرتا ہے۔ پھر اُس وقت اِس کے سوا سارا فلسفہ بھول جاتا ہوں کہ خدا کے فضل کے ہاتھ کو کون روک سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

(520) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے بھائی محمود احمد صاحب ساکن ڈنگہ ضلع گجرات سے سُنا ہے کہ جن دنوں کرم دین والا مقدمہ گورداسپور میں دائر تھا عموماً حضرت اقدس مقدمہ کی تاریخوں پر قادیان سے علی الصبح روانہ ہوتے تھے اور نماز فجر راستہ میں ہی حضرت مولوی فضل الدین صاحب بھیروی کی امامت میں ادا فرماتے تھے۔ ایک دفعہ بُٹراں کی نہر کے قریب نماز فجر کا جو وقت ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز فجر کا وقت ہو گیا ہے یہیں نماز پڑھ لی جائے۔ اصحاب نے عرض کی کہ حضور حکیم مولوی فضل الدین صاحب آگے نکل گئے ہیں اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ساتھ ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہو گئے اور خود ہی امامت فرمائی۔ پہلی رکعت فرض میں آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مَیں فطرتاً اس قسم کی روایتوں کے لینے میں تأمل کرتا ہوں جن میں اِس وقت کے ایک مخالف گروہ پر زد پڑتی ہے مگر جب میرے پاس ایک روایت پہنچتی ہے اور مَیں اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا اور نہ ہی راوی میں کوئی طعن پاتا ہوں تو اُس کے قبول کرنے پر مجبور ہوتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ شاید اس قسم کے واقعات خدائی تصرّف کے ماتحت وقوع پذیر ہوئے ہوں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

(521) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ غالباً 1904ء کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مسجد مبارک میں سوال کیا کہ حضور اگر غیر احمدی باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو ہم اس وقت نماز کیسے پڑھیں؟ آپؑ نے فرمایا تم اپنی الگ پڑھ لو۔ اس نے کہا کہ حضور جب جماعت ہو رہی ہو تو الگ نماز پڑھنی جائز نہیں۔ فرمایا: کہ اگر ان کی نماز باجماعت عنداللہ کوئی چیز ہوتی تو مَیں اپنی جماعت کو الگ پڑھنے کا حکم ہی کیوں دیتا ان کی نماز اور جماعت جناب الٰہی کے حضور کچھ حقیقت نہیں رکھتی اس لئے تم اپنی نماز الگ پڑھو اور مقررہ اوقات میں جب چاہو ادا کر سکتے ہو۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جس وقت کسی مسجد میں دوسروں کی جماعت ہو رہی ہو ضرور اسی وقت نماز پڑھی جائے کیونکہ اس سے بعض اوقات فتنہ کا احتمال ہوتا ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ ایک احمدی بہر حال الگ نماز پڑھے اور دوسروں کے پیچھے نہ پڑھے۔

(522) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ خاکسار نے 1904ء میں بمقام گورداسپور بارہا حضرت احمد علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ آپ عدالت میں پیشی کے واسطے تیزی سے سڑک پر جا رہے ہیں اور سامنے سے کوئی شخص دودھ یا پانی لایا تو آپ نے وہیں بیٹھ کر پی لیا اور کھڑے ہو کر نہ پیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا ناجائز نہیں ہے مگر بہتر یہی ہے کہ بیٹھ کر تسلی سے پیا جاوے۔

(523) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ قاضی محمد یوسف صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلام کا اس قدر خیال تھا کہ حضور اگر چند لمحوں کیلئے بھی جماعت سے اُٹھ کر گھر جاتے اور پھر واپس تشریف لاتے تو ہر بار جاتے بھی اور آتے بھی السلام علیکم کہتے۔

(524) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ سیٹھی غلام نبی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے فرمایا کہ لوگ حضرت صاحب کو تنگ کرتے ہیں اور بار بار دعا کیلئے رقعہ لکھ کر اوقات گرامی میں حارج ہوتے ہیں۔ مَیں نے خیال کیا کہ مَیں بھی حضور کو بہت تنگ کرتا ہوں شاید روئے سخن میری ہی طرف ہو۔ سو مَیں اسی وقت حضور کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اگر حضور ہماری ان باتوں سے تنگ ہوتے ہوں تو ہم انہیں چھوڑ دیں۔ حضور نے فرمایا نہیں نہیں بلکہ بار بار لکھو، جتنا زیادہ یاد دہانی کراؤ گے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

(525) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت کی عادت میں دن کے کسی خاص وقت میں قیلولہ کرنا داخل نہ تھا۔ آرام صرف کام پر منحصر تھا۔ بعض اوقات نصف شب یا اس سے زیادہ یا کبھی کبھی تمام رات ہی تحریر میں گزار دیا کرتے تھے۔ صبح کی نماز سے واپس آ کر بھی سو لیا کرتے تھے اور کبھی نہیں بھی سوتے تھے۔ سیر کو اکثر سورج نکلے تشریف لے جایا کرتے تھے اور گھر سے نکل کر احمدیہ چوک میں کھڑے ہو جاتے اور جب تک مہمان جمع نہ ہو لیتے کھڑے رہتے اور اس کے بعد روانہ ہوتے۔

(526) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصافحہ کبھی صرف دائیں ہاتھ سے کرتے تھے اور کبھی دائیں اور بائیں دونوں سے کرتے تھے۔ مخلصین آپ کے ہاتھوں کو بوسہ بھی دیتے تھے اور آنکھوں سے بھی لگاتے تھے اور بسا اوقات حضور کے کپڑوں پر بھی برکت حاصل کرنے کیلئے ہاتھ پھیرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ سب نظارے سوائے دونوں ہاتھوں کے مصافحہ کے مَیں نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔

(527) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مستعمل کتاب **ازالہ اوہام** میرے پاس بطور تبرک کے رکھی ہے۔ اس میں حضرت صاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک شعر لکھا ہوا ہے جو میرے خیال میں حضور کا اپنا بنایا ہوا ہے۔ شعر یہ ہے ؎

ایں قوم مرا نشانۂ نفریں کرد
ہر حملہ کہ داشت برمنِ مسکین کرد

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ میری قوم نے مجھے نفرت و حقارت کا نشانہ بنا رکھا ہے اور کوئی حملہ ایسا نہیں جو وہ کر سکتی تھی اور پھر اس نے مجھ غریب پر وہ نہیں کیا۔

(528) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مقبرہ بہشتی میں دو قبروں کے کتبے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خود لکھے ہوئے ہیں اور وہ اس بات کا نمونہ ہیں کہ اس مقبرہ کے کتبے کس طرح کے ہونے چاہئیں۔ اب جو کتبے عموماً لکھے جاتے ہیں ان سے بعض دفعہ یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ شخص کہاں دفن ہے یا اس کے اندر کیا کیا خوبیاں تھیں یا سلسلہ کی کس کس قسم کی خدمت اس نے کی ہے۔ دو کتبے جو حضور نے خود لکھے وہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور صاحبزادہ مبارک احمد کے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کتبہ ہمارے نانا جان مرحوم نے لکھا تھا اور حضرت خلیفہ اوّلؓ نے درست کیا تھا اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کا کتبہ غالباً ہمارے نانا جان مرحوم نے لکھ کر حضرت خلیفہ ثانی کو دکھا لیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کتبہ میں حضرت خلیفہ اوّلؓ نے صرف اتنی تبدیلی کی تھی کہ جہاں نانا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کتبہ کے آخر میں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ لکھے تھے اُسے حضرت خلیفہ اوّلؓ نے بدل کر عَلَیْہِ وَعَلٰی مُطَاعِہٖ مُحَمَّدٍ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے الفاظ کر دیئے تھے۔

(529) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روپیہ کا حساب بڑے اہتمام سے لیتے تھے اور جس شخص کے پاس کسی کام کیلئے روپیہ دیا ہو اور اس کا حساب مشتبہ ہو تو خفا بھی ہوتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ عموماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی طریق تھا۔ جو میر صاحب نے بیان فرمایا ہے لیکن خاص اصحاب کی صورت میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ دی ہوئی رقم کا کوئی حساب نہیں لیتے تھے بلکہ جو رقم بھی خرچ کے بعد واپس کی جاتی تھی یا مزید رقم کا مطالبہ کیا جاتا تھا آپ حسبِ صورت پیش آمدہ بغیر کوئی سوال کئے رقم لے لیتے یا دے دیتے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

جو کھانا حلال اشیاء سے صاف ستھرے برتنوں میں حفظان صحت کے اصولوں پر تیار ہوا ہو اور اس میں شرک کی کوئی ملونی نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں سے آنے والا کھانا کھالیا کرتے تھے اور ان کے ہاں سے تحفہ کے طور پر آنے والی شیرینی وغیرہ بھی قبول فرمالیتے اور کھا بھی لیتے تھے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے اہم سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط 28)

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کسی احمدی نے اپنے یوٹیوب چینل پر ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ خاتم، رسول پاک ﷺ کا نام ہے، اس لیے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کے ساتھ خاتم النبیین لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ احمد رسول اللہ بھی لکھا جاسکتا ہے اور مزمل اور مدثر بھی حضور ﷺ کے نام ہیں وہ بھی لکھے جاسکتے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20/اکتوبر 2020ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

جواب: آپ نے اپنے خط میں کسی احمدی کی طرف منسوب کر کے جو بات لکھی ہے اگر انہوں نے اسی طرح کہی ہے تو انہوں نے غلط کہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہرگز یہ موقف نہیں کہ کلمہ طیبہ میں اس قسم کی تبدیلی ہوسکتی ہے۔ احادیث نبویہ ﷺ میں جہاں پر بھی کلمہ طیبہ کے الفاظ آئے ہیں ہر جگہ حضور ﷺ کا ذاتی نام ہی آیا ہے۔ حضور ﷺ یا صحابہ نے کسی جگہ بھی کلمہ میں حضور ﷺ کے ذاتی نام کی بجائے آپ کے کسی صفاتی نام کو استعمال نہیں کیا۔ پھر اس زمانے کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی تحریرات و ارشادات میں ہر جگہ اسی کلمہ طیبہ کو بیان فرمایا ہے اور ہر جگہ حضور ﷺ کے صرف ذاتی نام کو کلمہ طیبہ میں تحریر فرمایا ہے۔

پس اس قسم کی تبدیلی جہاں مرکزیت کے خلاف ہے وہاں اسلام کی بنیادی تعلیمات کے بھی منافی ہے۔ اس لیے ہر احمدی کو اس قسم کی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سوال: والد کی اولاد کے حق میں دعا اور بددعا ہر دو کی قبولیت پر مبنی احادیث کے بارے میں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کے ایک استفسار کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 10/نومبر 2020ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی:

جواب: کتب احادیث میں مروی دونوں قسم کی احادیث اپنی اپنی جگہ پر درست اور ہماری راہ نمائی کر رہی ہیں۔ دونوں قسم کی احادیث کو سامنے رکھیں تو مضمون یہ بنے گا کہ جس شخص کی دعا قبولیت کا درجہ رکھتی ہے اسکی بددعا بھی قبول ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ دعا تو قبول کروں گا اور بددعا قبول نہیں کروں گا۔

والد کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطا فرمایا ہے اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں بھی قبول کرتا ہے اور بددعا بھی سنتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والدین کے متعلق خاص طور پر فرمایا ہے کہ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا○ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا○ (سورة بنی اسرائیل: 24، 25) یعنی تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے، تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کر۔ اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور (ان کے لئے دعا کرتے وقت) کہا کر (کہ اے) میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

پس ان احادیث میں حضور ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ والد کی دعاؤں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کی بددعا سے بچو۔

سوال: ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ صفا و مروہ کی سعی کے دوران جہاں ہم مرد دوڑتے ہیں، عورتیں کیوں نہیں دوڑتیں حالانکہ حضرت ہاجرہ اس جگہ دوڑی تھیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 22/نومبر 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: حج اور عمرہ کے موقع پر صفا و مروہ کے درمیان سعی جہاں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کی قربانی کی یاد میں کی جاتی ہے، وہاں کتب احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے عمرۂ قضاء کے موقع پر کفار مکہ پر مسلمانوں کی قوت کے اظہار کیلئے اپنے صحابہ کو طواف بیت اللہ کے پہلے تین چکروں اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران دوڑنے اور سینہ تان کر تیز چلنے کا ارشاد فرمایا تھا اور خود بھی یہی عمل فرمایا، کیونکہ کفار مکہ کا خیال تھا کہ مدینہ سے آنے والے مسلمانوں کو وہاں کے بخار نے بہت کمزور کردیا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج)

پس حضور ﷺ کے اس ارشاد اور فعل کے تحت حج اور عمرہ کرنے والے مردوں (جو اس کی طاقت رکھتے ہوں) کیلئے طواف بیت اللہ کے پہلے تین چکروں اور سعی بین الصفا والمروہ میں دوڑنا سنت رسول ﷺ ٹھہرا۔ لیکن جو اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان کیلئے دوڑنا ضروری نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے (جبکہ وہ اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے سعی میں دوڑنے کی بجائے چل رہے تھے) کسی شخص کے اعتراض کرنے پر فرمایا کہ میں جو سعی کے دوران دوڑا ہوں تو میں نے حضور ﷺ کو سعی کے دوران دوڑتے دیکھا ہے اور اب جبکہ میں بہت بوڑھا ہوچکا ہوں اور سعی کے دوران چل رہا ہوں تو میں نے حضور ﷺ کو سعی کے دوران چلتے بھی دیکھا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الحج)

فقہاء کے نزدیک طواف بیت اللہ اور سعی کے دوران دوڑنا مردوں کیلئے سنت ہے، عورتوں کیلئے نہیں کیونکہ عورتوں کیلئے ستر یعنی پردہ ضروری ہے جس کا حکم عورتوں کے دوڑنے سے قائم نہیں رہ سکتا۔

جہاں تک حضرت ہاجرہ کے پانی کی تلاش میں دوڑنے کی بات ہے تو وہ ایک اضطراری کیفیت تھی جس میں حضرت اسماعیل شدت پیاس کی وجہ سے جان کنی کی حالت کو پہنچے ہوئے تھے۔ نیز روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ بعض جگہ وہ تیز تیز چلتی تھیں، بعض جگہ دوڑتی تھیں جس طرح کوئی بے چینی سے بعض دفعہ کسی خاص جگہ جلدی پہنچنے کیلئے تیز تیز قدم بھی اٹھاتا ہے اور دوڑ بھی پڑتا ہے۔ جبکہ حج اور عمرہ کے موقع پر عورتوں کیلئے ایسی کوئی اضطراری کیفیت نہیں ہوتی نیز حج اور عمرہ کے موقع پر عورتوں کے ساتھ مرد بھی ہوتے ہیں، اس لیے عورتوں کا اس موقع پر مناسب رفتار سے تیز چلنا ہی کافی سمجھا گیا ہے، تاکہ اس طرح وہ حضرت ہاجرہ کی سنت کی پیروی بھی کرلیں اور ان کے پردہ کا حکم بھی قائم رہے۔

سوال: اہل تشیع کے ماتمی جلوس کیلئے خدمت خلق کے جذبہ کے تحت اہل جلوس کو پانی وغیرہ پیش کرنے کی بابت محترم ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ کی ایک رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 22/نومبر 2020ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب: میرے نزدیک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات اس بارے میں بڑے واضح ہیں کہ اس قسم کے کاموں کیلئے دن اور وقت مقرر کرنا بدعت ہے۔ ہاں اگر کوئی احمدی خود یا کوئی جماعت سارا سال خدمت خلق کے جذبہ کے تحت لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام کرتی ہو اور مختلف مذاہب اور تنظیموں کے پُرامن جلوسوں کیلئے سارا سال ہی خدمت خلق کے تحت اس قسم کے سٹال لگاتی ہو تو اہل تشیع کے ماتمی جلوس کیلئے بھی اس قسم کا سٹال لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ کام صرف اہل تشیع کے ماتمی جلوس کیلئے کیا جاتا ہے اور سارا سال ایسا کوئی سٹال نہیں لگایا جاتا تو پھر یقیناً یہ بدعت ہے اور احمدیوں کو اس قسم کی بدعات سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جن ارشادات کا ذکر فرمایا ہے، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔
(مرتب)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ نے سوال کیا کہ محرم دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: ”ایسے کاموں کیلئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں۔ ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کرلیا ہے اس لیے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔“ (اخبار بدر نمبر 11 جلد 6 مورخہ 14/مارچ 1907ء صفحہ 6)

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ایک صاحب نے سوال کیا سنّی لوگ محرم کے دنوں میں خاص قسم کے کھانے وغیرہ پکاتے اور آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ ”یہ بھی بدعت ہیں اور ان کا کھانا بھی درست نہیں اور اگر ان کا کھانا نہ چھوڑا جائے تو وہ پکانا کیوں چھوڑنے لگے۔ بارہ وفات کا کھانا بھی درست نہیں اور گیارھویں تو پورا شرک ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ (البقرہ: 174) یہ بھی ان میں داخل ہے کیونکہ ایسے لوگ پیر صاحب کے نام پر جانور پالتے ہیں۔“ (اخبار الفضل قادیان دارالامان جلد 10 نمبر 32 مورخہ 23/اکتوبر 1922ء صفحہ 6 تا 7)

سوال: ایک خاتون نے خاوند بیوی کے حقوق و فرائض کے سلسلے میں دو احادیث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوا کر دریافت کیا کہ کیا ان احادیث کا اطلاق خاوند پر بھی ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 22/نومبر 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: پہلی حدیث جس میں بیان ہوا ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی کسی ناراضگی کی وجہ سے انکار کردے تو فرشتے اس بیوی پر ساری رات لعنت بھیجتے ہیں۔ یاد رکھیں اس کا اطلاق صرف بیوی پر نہیں ہوتا بلکہ برعکس صورت میں خاوند پر بھی اس حدیث کا اطلاق ہوگا۔

اس حدیث سے اگر کوئی پہلو نکل سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے مرد کی جنسی خواہش کیلئے بے صبری کی وجہ سے بیوی کو کسی جائز عذر کے بغیر انکار کرنے پر تنبیہ فرمائی ہے۔ ورنہ جس طرح بیوی پر لازم

ہے کہ وہ خاوند کے دیگر حقوق کے ساتھ اس کی جنسی ضرورت کو بھی پورا کرے اسی طرح خاوند کا فرض ہے کہ وہ بیوی کی دیگر ضروریات کے ساتھ اس کے جنسی حقوق بھی ادا کرے۔ لہٰذا اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کی خواہش پر بغیر کسی مجبوری کے اسکے جنسی حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی طرح قابل گرفت ہوگا جس طرح ایک بیوی بغیر کسی جائز عذر کے اپنے خاوند کی جنسی خواہش کی تکمیل سے انکار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی مستوجب ہوتی ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی حضور ﷺ کی ازواج کے پاس آئیں۔ ازواج مطہرات نے ان کی بُری حالت دیکھ کر ان سے دریافت کیا کہ انہیں کیا ہوا ہے کیونکہ قریش میں ان کے خاوند سے زیادہ امیر آدمی اور کوئی نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہمیں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ میرے خاوند کا دن روزہ سے اور رات نماز پڑھتے گزرتی ہے۔ پھر جب حضور ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لائے تو ازواج مطہرات نے اس بات کا ذکر حضور ﷺ سے کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حضرت عثمان بن مظعونؓ سے ملے اور ان سے (ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری ذات اسوہ نہیں ہے؟ اس پر حضرت عثمان بن مظعونؓ نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بات کیا ہے؟ جس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم رات نماز پڑھتے ہوئے اور دن روزہ رکھ کر گزار دیتے ہو، جبکہ تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تیرے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا نماز پڑھا کرو لیکن سویا بھی کرو اور کبھی روزہ رکھو اور کبھی چھوڑ دیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصے بعد یہی عورت دوبارہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں تو انہوں نے خوب خوشبو لگائی ہوئی تھی اور دلہن کی طرح سجی سنوری ہوئی تھیں۔ ازواج مطہرات نے انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ واہ کیا بات ہے! جس پر انہوں نے بتایا کہ اب ہمیں بھی وہ سب میسر ہے جو باقی لوگوں کے پاس ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب حق المرأۃ علة الزوج)

پھر مذکورہ بالا زیر نظر حدیث کے حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جائز عذر یا مجبوری کی بنا پر اس فعل سے انکار کی صورت میں کوئی فریق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ جب غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے تو ایک صحابی جو سفر پر گئے ہوئے تھے، اور حضور ﷺ کے غزوہ کیلئے کوچ کر جانے کے بعد مدینہ واپس آئے اور اپنی بیوی کی طرف پیار کرنے کیلئے بڑھے، جس پر اس بیوی نے یہ کہتے ہوئے انہیں پیچھے دھکیل دیا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ حضور ﷺ تو اس قدر گرمی میں دشمن سے جنگ کیلئے تشریف لے گئے ہیں اور تمہیں پیار کرنے کی اور میرے پاس آنے کی پڑی ہوئی ہے۔ (دیباچہ تفسیر القرآن، صفحہ 343 تا 344، مطبوعہ 1948ء)

پس اگر کوئی فریق کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو وہ کسی سزا کا مستوجب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی خاوند یا بیوی دوسرے فریق کے قریب آ کر اس کے جذبات بھڑکانے کے بعد اسے تنگ کرنے کی غرض سے اس سے دور ہو جاتا ہے تو یقیناً ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہوگا۔

(2) جہاں تک خاوند کے گھر میں موجود ہونے کی صورت میں اس کی اجازت سے بیوی کے نفلی روزہ رکھنے کی حدیث کا تعلق ہے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ اسلام نے میاں بیوی کے حقوق و فرائض کا ہر موقع پر خیال رکھا ہے۔ چنانچہ میاں بیوی کے حقوق و فرائض کی تقسیم میں گھر سے باہر کی تمام تر ذمہ داریوں کی ادائیگی اور بیوی بچوں کے نان و نفقہ کی فراہمی وغیرہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کے سپرد کی ہے اور گھریلو ذمہ داریاں (جن میں گھر کے مال کی حفاظت، خاوند کی ضروریات کی فراہمی اور بچوں کی پرورش وغیرہ شامل ہیں) اللہ تعالیٰ نے بیوی کو سونپی ہیں۔

پس جب خاوند اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے گھر سے باہر جائے تو بیوی کو گھریلو فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نفلی عبادت بجالانے کی کھلی چھٹی ہے۔ لیکن خاوند کی موجودگی میں چونکہ اسکی ضروریات کی فراہمی بیوی کے فرائض میں شامل ہے اس لیے فرمایا کہ خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں سے اگر بیوی کچھ رخصت چاہتی ہو تو اسے خاوند کی اجازت سے ایسا کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس حکم کی حکمت حدیث میں بیان ایک واقعہ سے بخوبی معلوم ہوجاتی ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن معطلؓ (جو رات بھر کھیتوں پر کام کرتے تھے اور دن کے وقت گھر پر ہوتے تھے) کی بیوی نے حضور ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ جب میں نفلی روزہ رکھتی ہوں تو میرا خاوند میرا روزہ تڑوا دیتا ہے۔ حضور ﷺ کے دریافت کرنے پر حضرت صفوانؓ نے عرض کیا کہ جب یہ روزے رکھتی ہے تو رکھتی چلی جاتی ہے اور چونکہ میں جوان آدمی ہوں اس لیے صبر نہیں کرسکتا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن حضور ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصوم)

پس خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی تعلیمات میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے تمام حقوق جن میں جنسی تعلقات بھی شامل ہیں کی پوری دیانتداری کے ساتھ ادائیگی کی تلقین فرمائی گئی ہے اور کسی فریق کو یہ اجازت بھی نہیں دی گئی کہ وہ عبادت کو وجہ بنا کر دوسرے کے ان حقوق کو تلف کرے۔ لہٰذا جو فریق کسی بھی رنگ میں دوسرے فریق کی حق تلفی کا مرتکب ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قصوروار متصور ہوگا۔

سوال: ایک خاتون نے دریافت کیا کہ دیوالی پر ہندوؤں کی طرف سے جو کھانے آتے ہیں، کچھ لوگ تو یہ بتا کر جاتے ہیں کہ وہ پوجا سے الگ رکھ کر یہ کھانا دے رہے ہیں اور بعض کچھ بتائے بغیر ڈبہ پکڑا کر چلے جاتے ہیں۔ کیا ہم یہ کھانا کھا سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 13/ دسمبر 2020ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایت فرمائی:

جواب: جو کھانا حلال اشیاء سے صاف ستھرے برتنوں میں حفظان صحت کے اصولوں پر تیار ہوا ہو اور اس میں شرک کی کوئی ملونی نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے معاملات میں زیادہ باریکیوں میں پڑنا بھی پسندیدہ بات نہیں۔ البتہ ایسا کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تا کہ اگر اس کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے اسکا مداوا ہو جائے۔ صرف وہم کی بنا پر بلا وجہ کسی کی دل شکنی سے بھی اسلام نے منع فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں سے آنے والا کھانا کھا لیا کرتے تھے اور ان کے ہاں سے تحفہ کے طور پر آنے والی شیرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے اور کھا بھی لیتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص کے سوال پر کہ کیا ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ''شریعت نے اس کو مباح رکھا ہے۔ ایسی پابندیوں پر شریعت نے زور نہیں دیا بلکہ شریعت نے تو قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا پر زور دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ آرمینیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں کھا لیتے تھے اور بغیر اس کے گذارہ بھی تو نہیں ہوتا۔'' (الحکم نمبر 19 جلد 8، مورخہ 10/جون 1904ء صفحہ 3)

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 4/فروری 2021)

نعت رسولِ مقبول ﷺ

ذکر حبیب بعد از خدا کرتے رہینگے ۔۔۔ نعت رسول شہ انبیاء کرتے رہینگے
خلوت ہو کہ جلوت ہو یا راحت و غم ہو ۔۔۔ ہم عشقِ محمدؐ میں وفا کرتے رہینگے
اے خاتم اوصاف رسل احمد مرسل ۔۔۔ کونین میں ہم تیری ثنا کرتے رہینگے
لولاک سبھی صلِ علی کرتے رہینگے ۔۔۔ افلاک سبھی صلِّ علی کرتے رہینگے
انوار رسالت ترا ہر دور میں جاری ۔۔۔ ہم شان رسالت کی نِدا کرتے رہینگے
اے رحمۃ للعالمیں اے مکی و مدنی ۔۔۔ تیرے لئے ہم جان فدا کرتے رہینگے
قرآن ہے اعجاز محمدؐ کا ثنا خواں ۔۔۔ عالم میں ہمیشہ یہ صدا کرتے رہینگے
مقبول عبادت ہے نصرؔ صلِّ وسلم ۔۔۔ اس ورد کے صدقے میں دعا کرتے رہینگے

نصرالحق (نصر نیپالی) معلم سلسلہ ارشاد وقف جدید

اعلان نکاح: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12/فروری 2022ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 4 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

☆ عزیزہ امۃ الباری عائشہ (واقفہ نو) بنت مکرم مبشر احمد بشیر صاحب (لندن، یو.کے) ہمراہ عزیزم عبد الہادی مسعود (مربی سلسلہ، کیتھلی، یو.کے) ابن مکرم سہیل مسعود صاحب مرحوم

☆ عزیزہ اریبہ قدیر (واقفہ نو) بنت مکرم قدیر احمد ناصر صاحب (لندن، یو.کے) ہمراہ عزیزم زریاب رحمان (متعلم جامعہ احمدیہ یو.کے) ابن مکرم عبدالرحمان صاحب (لندن)

☆ عزیزہ مدیحہ نعمانہ سید (واقفہ نو) بنت مکرم سید مظفر محسن صاحب (ناروے) ہمراہ عزیزم عاقب احمد ابن مکرم منیر احمد صاحب (مانچسٹر، یو.کے)

☆ عزیزہ عائزہ مہوش شاہ بنت مکرم بشارت احمد شاہ صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم ندیم احمد شاہد ابن مکرم سلیم احمد شاہد صاحب (جرمنی)

☆☆☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ۞ قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ۞ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کیوں نظر آتا نہیں راہِ صواب؟ ۞ پڑ گئے کیسے یہ آنکھوں پر حجاب
کیا یہی تعلیم فرقاں ہے بھلا؟ ۞ کچھ تو آخر چاہیے خوفِ خدا

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

آپ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے عہد بیعت باندھا ہے آپ پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ آپ اپنی آواز کے ذریعہ مسیح موعودؑ کے پیغام کو پھیلائیں

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی 'آواز' کو مغربی معاشرے کے زیر اثر دبانے والے نہیں ہوں گے

وائس آف اسلام ریڈیو (یو.کے) کی سالانہ کانفرنس منعقدہ 27و28 /نومبر 2021ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

22-10-2021

پیارے شرکاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ امسال بھی اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام شاملین کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت ﷺ کا زمانہ تکمیل ہدایت کا دَور تھا۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آیا جو تکمیل اشاعت ہدایت کا دَور تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عظیم الشان مشن آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کو تمام اقوام اور لوگوں تک پہنچانا تھا۔ اس عظیم مشن کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ نے بذات خود ذرائع بھی پیدا فرمائے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں پیغام پہنچانے کا مؤثر ترین ذریعہ پرنٹ میڈیا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے متعدد کتب اور مضامین شائع فرمائے جن کے ذریعے سے عوام تک اسلام کی پاک تعلیمات پہنچیں اور اسلام پر کیے جانے والے حملوں کا دفاع ہوا۔ اپنی زندگی کے آخری سانس تک حضرت مسیح موعودؑ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلاتے رہے۔ یہ (نمونہ) آپ سب لوگوں کیلئے نور ہدایت ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے عہد بیعت باندھا ہے اور جن پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنی آواز کے ذریعہ آپؑ کے پیغام کو پھیلائیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی 'آواز' کو مغربی معاشرے کے زیر اثر دبانے والے نہیں ہوں گے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد (دستخط)

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10 /دسمبر 2021)

"مبارک ہو میری لخت جگر شادی مبارک ہو"

پیاری بیٹی ڈاکٹر امۃ الشافی ایمن سلمہا کی تقریب رخصتانہ پر (مورخہ 5 دسمبر بروز اتوار 2021)

مبارک ہو میری لخت جگر شادی مبارک ہو
نئے رشتے نئے جذبے نئی دنیا مبارک ہو
خدا حافظ و ناصر ہو دعا تم کو یہ دیتا ہوں
مقدس رخصتانے کی گھڑی تم کو مبارک ہو
صدا آکاش سے آئی بدر ایمن کی یہ جوڑی
خدا کا فضل اور اس کی عطا تم کو مبارک ہو
میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو میرا نور نظر تم ہو
خلافت کی دعا پانا تمہیں ہر دم مبارک ہو
ہوا ہے دو مبارک خاندانوں کا ملن اس دن
دو درویشوں کا یہ پیارا سا رشتہ بھی مبارک ہو
ہمارے گھر یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو
تمہیں ایمن مبارک ہو بدر تم کو مبارک ہو
یہ جوڑی وقف نو کی ہے ،ہیں خادم دین کے دونوں
خلیفہ سے جو باندھا ہے عہد تم کو مبارک ہو
میرے گھر پر سُہانی خوشیوں کی برسات آئی ہے
بدر کی خوشیوں کی بارات کا آنا مبارک ہو
دعا سجدوں میں یہ کی ہے ہمیشہ خوش رہو دونوں
میرے نغمے، دعائیں سب کی، یہ دولت مبارک ہو
دعا کرتا ہوں اپنے ہاتھ اٹھا کر میں یہ مولیٰ سے
مقدس رشتے کا، شادی کا یہ بندھن مبارک ہو
سبھی بچیاں ہمیشہ خوش رہیں،آباد ہوں ہر دم
ہو سب پر فضل مولیٰ کا ،رہیں ہر دم خوش و خرّم
میں فضل عمر کے مصرعے پہ کرتا ہوں ختم یہ نظم
"مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو"
آمین!

(دلاور خان، قادیان دارالامان)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب کا نکاح مکرمہ نصرت رفیع صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد رفیع صاحب وانی آف سری نگر کشمیر کے ہمراہ دو لاکھ روپئے حق مہر پر مکرم ایاز رشید عادل صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم ڈاکٹر رفیع احمد وانی صاحب ولد مکرم شمس الدین وانی صاحب مرحوم کے دولت خانہ میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر دو خاندان کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الغفار آہنگر، رشی نگر، کشمیر)

نمود و نمائش کیلئے حق مہر باندھنا غلط ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تراضی طرفین سے جو ہو اُس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اُس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کیلئے لاکھ لاکھ روپئے کا مہر ہوتا ہے۔ صرف ڈراوے کیلئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں۔ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 284)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مَیں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ک ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 325)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے، بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 605، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

2011-2012ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

❁ انڈیا ڈیسک، رشین ڈیسک، چینی ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، جاپانی ڈیسک اور عربک ڈیسک کی مساعی کا مختصر تذکرہ ❁ ایم ٹی اے 3 العربیہ اور الحوار المباشر کے ذریعہ قبول احمدیت کے روح پرور واقعات ❁ تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی تعداد 47892 ہوگئی ہے، سب سے زیادہ واقفین نو کا تعلق پاکستان سے ہے ❁ غانا میں انٹرنیشنل جامعہ کا قیام ❁ پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک اور مخزن تصاویر کے شعبہ جات کی مساعی کا تذکرہ ❁ مجلس نصرت جہاں کے تحت اس وقت افریقہ کے بارہ ممالک میں 39 ہسپتال اور کلینک اور 656 سکول کام کر رہے ہیں ❁ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز، ہیومینٹی فرسٹ وغیرہ مختلف ادارہ جات کی مساعی کی مختصر رپورٹ ❁ اس سال 116 ممالک کی 282 قوموں کے 5 لاکھ 14 ہزار 352 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے ❁ بیعتوں کے ایمان افروز واقعات، رؤیا صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت، دعوت الی اللہ کی راہ میں روک پیدا کرنے والوں کے عبرتناک انجام اور الٰہی نصرت و تائید کے روشن نشانات کے تذکرہ پر مشتمل نہایت درجہ ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن) برطانیہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یوکے 2012ء کے بعد دوپہر کے اجلاس میں 8/ستمبر 2012ء کو خطاب

(قسط دوم، آخری)

انڈیا ڈیسک

قادیان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ ایک تو میں نے بتایا کہ پریس کا کام ہے۔ پریس نیا لگا ہے۔ مشینیں لگی ہیں۔ باقی کام بھی وہاں ہو رہے ہیں۔ کچھ دفاتر، لائبریری اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ نئے بنے ہیں۔ اللہ کے فضل سے وہاں کے کاموں میں کافی تیزی پیدا ہوئی ہے۔

رشین ڈیسک

رشین ڈیسک ہے۔ وہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بھی ایک ویب سائٹ جاری کی ہے جو خطبات کا ترجمہ کر کے اگلے دن رشین میں دے دیتی ہے۔ اور پہلے بھی میں نے بتایا تھا کہ رشیا سے مجھے بے شمار خطوط آتے ہیں۔ لوگ بڑے خوش ہیں کہ ہمیں اپنی زبان میں فوری طور پر رشین کا ترجمہ مل جاتا ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک بھی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے اور چین میں بعض نمائشوں میں بھی ان کے ذریعہ سے لٹریچر بھجوایا ہے۔ ذریعہ تو وہاں کبابیر اور جرمنی بنے تھے لیکن لٹریچر بہرحال ان کے ذریعہ سے گیا۔

اس وقت ایک کتاب ''اسلام کی بعثتِ ثانیہ کی دنیا کے کلچر پر مفید اثر'' کے نام سے تیار ہو رہی ہے اور اسی طرح مختلف لٹریچر ہے۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کافی کتب کا ترکی زبان میں ترجمہ کر لیا ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے پر ان کے پروگرام بھی آ رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک بھی باقاعدہ کام کر رہا ہے اور ان کا لائیو پروگرام بھی ہر دو ماہ بعد آتا ہے۔ شو تیرشوندھانے ہے۔ سینتالیس گھنٹے کے پروگرام آ چکے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش میں بھی اور مغربی بنگال انڈیا میں بھی کافی بیعتیں ہو رہی ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک بھی اللہ کے فضل سے کافی کام کر رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ اور کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح یوٹیوب پر بھی بعض پروگرام انہوں نے ڈالے ہیں، اور قرآن کریم کا بھی ریوائزڈ ایڈیشن اب آ رہا ہے۔ پریس میں ہے۔ اس دفعہ پریس والے کچھ سست رہے ہیں اور کچھ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں دیر سے ملا اور کچھ سکولوں کے کھلنے کی وجہ سے کتابوں پر زیادہ زور ہے، بہرحال ایک دو دن میں یہ کتابیں بھی انشاء اللہ آ جائیں گی۔

جاپانی ڈیسک

جاپانی ڈیسک بھی ربوہ میں قائم ہو چکا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک نے اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اردو کتابیں جو تھیں، تقریباً ان سب کا ہی اب ترجمہ کر لیا ہے یا چند جو رہ گئی ہیں ان کا بھی

انشاء اللہ تعالیٰ چند مہینوں میں ہو جائے گا اور اس طرح عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا ترجمہ اب پڑھنے والے کو میسر آ جائے گا۔

ایم ٹی اے تھری اور الحوار المباشر

ایم ٹی اے تھری اور الحوار المباشر کے ذریعہ بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ یٰسین شریف صاحب نے خط لکھا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ خاکسار نے تیس سال تک مختلف مکتبہ فکر کی کتب اور فرقوں اور مشائخ کا بہت مطالعہ کیا مگر کہیں تسلی نہیں ہوئی۔ مشائخ کے احوال کا گہری نظر سے مطالعہ کیا مگر کسی کو مخلص نہیں پایا۔ مختلف فرقوں کی کتب کے مطالعہ سے میں نے دیکھا کہ ایک فرقے کے علماء بھی کسی ایک مسئلہ پر متفق رائے نہیں رکھتے۔ ان تضادات کو دیکھ کر طبیعت گھبراتی تھی۔ میں اسلام پر تو نہیں مگر اُن مولویوں پر ہنستا۔ اس پر میرے والدین مجھے کہتے کہ اس سے بہتر ہے کہ تم نماز پڑھنے ہی نہ جایا کرو۔ جب ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو یہ تضادات اور سوالات حل ہونا شروع ہوئے اور میں اندھیروں سے نور کی طرف نکلنا شروع ہوا۔ یوں لگا میں دوبارہ جنم لے رہا ہوں بعد اسکے کہ میں ہلاک ہو جاتا، میرا انجام اچھا نہ ہوتا۔ میں نے اپنے شہر میں خلیفۃ المسیح کے عہدِ سعید میں (یعنی میرے بارے میں لکھ رہے ہیں) کہ آپ کے عہدِ سعید میں سب سے پہلے بیعت کی توفیق پائی۔ میں قرآنِ کریم کی ایک ایک آیت پر تدبر کر کے سوچنے لگا کہ کیا میں اس کے مطابق واقعی مومن ہوں یا نہیں؟

آج مَیں نے یہی مضمون بیان کیا تھا کہ قرآنِ کریم ہی صحیح نشاندہی کرتا ہے مومن ہونے کی اور یہ غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن طعنہ زن، لعنت ملامت کرنے والا اور بدزبان اور گالیاں دینے والا نہیں ہوتا۔ مگر دیگر مسلمانوں کے چینل کے نام تو بڑے پیارے پیارے ہیں جیسے رحمت، حکمت، مؤدب، کوثر، صفا، انوار۔ مگر یہ اُن پر اپنی سنگدلی کا اظہار کرتے، جھگڑتے، بدزبانی کرتے اور ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں اور دیتے بھی اللہ اور اُسکے رسول اور اسلام کے نام پر ہیں۔ کاش یہ کم از کم ان چینل کے ناموں کی وجہ سے ہی کچھ شرم کرتے۔ قرآنِ کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام یہ بتائے ہیں کہ تلاوتِ آیات، تزکیہ نفوس، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت۔ اور سب انبیاء درحقیقت یہی کام کرنے کیلئے آئے۔ کیا قرآن میں کسی ایسے نبی کا بھی ذکر ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو یہ سکھایا ہو کہ اپنے حکام اور بادشاہوں کو پکڑو اور قتل کرو کہ یہ کافر و فاجر اور مرتد ہیں۔ ان کو ختم کرنے کیلئے بیرونی طاقتوں سے مدد لو تا کہ وہ اللہ کے بندوں اور ملک کو فنا کریں اور مسلمانوں کو کئی صدیاں مزید پیچھے دھکیل دیں۔ کیا آج کے علماء یہی کام نہیں کر رہے۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پنجاب میں سفید منارہ کے پاس آئے ہیں، اس سے مراد کوہِ ہمالیہ ہو سکتا ہے جو ساری دنیا میں منارہ کی طرح سب سے اونچا ہے اور ہر وقت برف پوش ہونے کی وجہ سے سفید رہتا ہے اور وہ دمشق کے مشرق میں واقع ہے۔ (بہرحال انہوں نے اپنی ایک ذوقی تشریح کی ہے) جب میں سفید منارے والی حدیث کے بارے میں لکھ رہا تھا تو مجھے دوسری حدیث یاد آ گئی جس میں ذکر ہے کہ جب خراسان کی جانب سے کالے جھنڈے نظر آئیں تو تم ان کے ساتھ ہو لینا کیونکہ اُن میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوں گے۔ ایسے ضرور کرنا خواہ تمہیں برفوں کے اوپر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے اور میں خیالات میں سوچنے لگا کہ جب ہمارے خلیفہ، (میرا نام لکھا ہے انہوں نے کہ) جلسوں پر جھنڈا لہراتے ہیں تو یہ نظارہ ہوتا ہے۔

پھر ایک صاحب مراکش سے لکھتے ہیں کہ 1995ء کے آخر کی بات ہے، جماعت کے بارے میں جاننے اور اسکے دلائل سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے بیعت سے قبل استخارہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے جمعہ کے روز بڑے تضرع اور ابتہال سے دعا کی کہ اے خدا! تو خود میری صحیح راستے کی طرف رہنمائی فرما۔ اسی روز جمعہ کی نماز پڑھنے گیا تو ہماری مرکزی مسجد کے مولوی نے خطبہ جمعہ کے آخر پر ایک شخص کے رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص رؤیا کی تعبیر کرنے پر اصرار کر رہا ہے۔ اُس کا بیان ہے کہ اُس نے یہ رؤیا بار بار دیکھا ہے اور جاننا چاہتا ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ اُس شخص نے رؤیا میں دیکھا کہ طوفانِ نوح برپا ہے اور کشتی نوح پر لوگ جوق در جوق سوار ہو رہے ہیں۔ اس کشتی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اور ایک شخص لوگوں کو اس میں سوار ہونے کیلئے بلا رہا ہے۔ بعد میں پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص مسیح ابنِ مریم علیہ السلام ہے۔ مولوی نے اس رؤیا کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ یہ ناممکن ہے کہ اس کشتی پر کھڑے ہو کر بلانے والا شخص مسیح ابن مریم ہو کیونکہ یہ زمانہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ لہٰذا نوح علیہ السلام کی کشتی نجات مسیح علیہ السلام کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ پھر اس نے کہا کہ یہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی بشارت دی لیکن ان کے نزول سے پہلے تو دجّال اور یاجوج ماجوج نے آنا ہے اور ان باتوں کے ظہور میں ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے وہیں بیٹھے ہی یہ احساس ہو گیا کہ مولوی صاحب کو اس رؤیا کی تعبیر سمجھ نہیں آئی جبکہ مجھے سمجھ آ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی وَ یُرٰی لَہٗ یعنی مومن کبھی رؤیا دیکھتا ہے اور کبھی اس کے بارے میں کسی اور کو دکھایا جاتا ہے۔ چونکہ میں نے دو روز قبل ہی استخارہ کیا تھا اس لئے مجھے یقین ہو گیا کہ اس رؤیا میں میرے لئے واضح پیغام تھا۔ نماز جمعہ کے بعد میں واپس

آتے ہوئے یہی سوچتا رہا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعویٰ کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور مولویوں کے اقوال کی بنا پر اُن کی تکذیب کرنا انصاف سے دور بات ہے۔ ان خیالات اور سوچوں نے مجھے بیعت کا مرحلہ طے کرنے پر آمادہ کرلیا۔

اسی طرح سوڈان سے ایک صاحب لکھتے ہیں میں تقریباً ایک ماہ سے آپ کا چینل دیکھ رہا ہوں اور کبھی کوئی پروگرام نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ ایسے پروگرام بھی دیکھتا ہوں جو دوبارہ نشر ہوتے ہیں مجھے اس میں بہت مزا آتا ہے اور جماعت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتا ہوں۔ میں انٹرنیٹ سے بھی حتی الوسع استفادہ کررہا ہوں۔ خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے میں بہت متمتع ہوا ہوں۔ میں نے کل ہی نیٹ کے ذریعے بیعت کا خط ارسال کیا ہے۔ میں نے یہ بھی سیکھا ہے کہ صرف بیعت کافی نہیں بلکہ آپس میں رابطہ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ ہماری جماعت کا ذکر سوڈان میں کہیں نہیں ہے، لیکن میں نے اتفاق سے ٹی وی کھولا تو آپ کا چینل ملا جو سب سے زیادہ سچا ہے۔ ہم کہا کرتے تھے کہ سوڈانی چینل بہت صاف ستھرا ہے اور اس میں عورتیں بن سنور کر نہیں آتیں لیکن سچ یہ ہے کہ حقیقت اور معرفت پیش کرنے میں ایم ٹی اے سب سے بڑھ کر ہے۔ اس میں دنیاوی اغراض پر مبنی کوئی پروگرام نہیں، نہ ہی کوئی اشتہارات ہیں۔ باقی چینلز میں اگرچہ بسا اوقات دینی پروگرام اور تلاوت قرآن وغیرہ آتی ہے لیکن یہ سب تجارتی اغراض پر مبنی ہیں۔

اٹلی سے ایک صاحب محمد الخضیر صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے دس سال کی عمر میں ہی کام کرنا شروع کردیا تھا۔ میں بچپن سے ہی بچوں سے لڑنے کو ناپسند کرتا تھا اور دینی رغبت تھی۔ گیارہ سال کی عمر میں روزے رکھنے شروع کئے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں شادی ہوگئی۔ جب میں نے دیکھا کہ مذہب کے نام پر جرائم اور چوریاں وغیرہ ہوتی ہیں اور علماء کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں تو میرا اعتماد اُن سے اُٹھ گیا۔ اور اپنے نفس سے ایک لڑائی شروع ہوئی کہ کیا اس معاشرے میں رہنے کیلئے چوری کروں یا سچ بولوں اور تقویٰ اختیار کروں۔ اٹلی آکر اس قسم کی حرکات کچھ کم نظر آئیں۔ اٹلی میں میرے پاس کام نہیں تھا۔ والد صاحب کی بیماری کی اطلاع ملی اور بعض مسلمان دوستوں نے کچھ رقم اکٹھی کردی اور میں والد صاحب کا حال پوچھنے وطن مراکش پہنچا اور دو دن کے بعد والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ اس پر میں نے یہی کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی امانت واپس لے لی ہمیں رونے دھونے کی ضرورت نہیں۔ دعا کی کہ مجھے بہتر کفیل عطا فرمائے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے میرا تعارف جماعت سے کرا کر میری دعا قبول فرمالی اور اس طرح مجھے تسلی ہوئی۔ بیعت کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ پاک پانی سے غسل کر رہا ہوں اور جب کلمہ پڑھتا ہوں تو اپنے کپڑوں میں سے سبز رنگ کے کپڑوں کا انتخاب کرتا ہوں کہ یہ اچھے ہیں، نہ کہ پہلے والے جو بظاہر سفید تھے لیکن بہت میلے تھے۔ ہانی صاحب کو بھی خواب میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے انتظار کیا اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ آپ فجر کی نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ کہنے لگے اُٹھ کر نماز پڑھا کریں خواہ اُسی جگہ نیند میں گر جائیں۔

ان کے بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ ایران سے ایک خط ہے، لکھتے ہیں کہ میری پیدائش اور پرورش شیعہ خاندان میں ہوئی جہاں شروع سے ہی دینی رجحان تھا۔ شاہِ ایران کے زمانہ میں ایک معروف عالم سے متاثر اور دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو احیائے دین کے لئے مبعوث کردے۔ دوسری طرف مختلف ٹی وی پروگرام اور کتب کا مطالعہ کیا لیکن جس طرح سے اسلام کو پیش کیا جارہا تھا، اُس سے تسلی نہیں ہوتی تھی اور خیال کرتا تھا کہ جس طریق سے اسلام پیش کیا جارہا ہے، ضرور اس میں کوئی کمی اور کمزوری ہے۔ کیونکہ قرآن تو یہ فرماتا ہے، کثرت سے لوگ دین میں داخل ہوں گے لیکن آجکل لوگوں کی اکثریت تو اسلام کی حقیقت سے خالی ہے۔ اسی پر مجھے یقین ہوگیا کہ رائج الوقت مفاہیم کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی دوران تمنا ہوئی کہ کوئی چینل ہو جو اسلام کے حسن و جمال کو دوبارہ لوگوں کے ذہنوں میں اجاگر کرے اور دین کی تعلیمات کی دوبارہ ترویج کرے۔ ایک روز میرے دوست نے اپنے گھر بلایا اور ایم ٹی اے سے متعارف کروایا۔ اُسکے بعد میں نے اس پر الحوار المباشر اور بعض دیگر پروگرام دیکھے جن میں آپ کی تفسیر القرآن اور مختلف مسائل پر گہری، علمی اور حکیمانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ پہلی بار کسی چینل پر اسلام کے بارے میں علمی طریق سے گفتگو اور رابطہ کرنے والوں کے سوالوں کے قوی دلائل پر مبنی جوابات سنے۔ گو اس وقت میں احمدی نہیں تھا لیکن آپ کا مبلغ بن چکا تھا اور دوسروں کو ایم ٹی اے دیکھنے کی ترغیب دیتا تھا۔ بعض نے خوشی اور رغبت سے اُسے دیکھنا شروع کیا اور بعض نے مخالفت کی اور مولویوں کے پیچھے چلتے رہے۔ مختلف ویب سائٹس پر جماعت کے خلاف الزامات بھی پڑھے لیکن دل نے ان کو صحیح ماننے سے انکار کردیا کیونکہ جماعت ہی تو اسلام کا دفاع کرتی اور اُسے خرافات سے پاک کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو لوگ جماعت کی تکفیر کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور قرآنِ کریم پر عمل پیرا نہیں بلکہ اُن کا عمل حکمت اور موعظہ حسنہ کے برخلاف تھا۔ چنانچہ اگر وہ جماعت کے عقائد کو پڑھتے اور گفت و شنید کا طریق اختیار کرتے تو تکفیر بازی کی نوبت نہ آتی۔ ان کا جماعت کے ساتھ طرزِ عمل خود ان کی شکست اور فکری ناکامی کا آئینہ دار تھا۔ نیز عجیب یہ بات تھی کہ یہ علماء شیعوں کو مناظرے کی دعوت دیتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے مقابل پر صرف تکفیر بازی اور گالی گلوچ پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ وہ جماعت احمدیہ کے قوی دلائل کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ جب میں نے یہ سنا کہ احمدی لوگوں کو قید اور قتل کیا جاتا ہے تو مجھے یقین ہوگیا کہ جماعت کے مخالفین کے پاس سوائے اسلام کو بدنام کرنے والے کاموں کے اور کچھ نہیں۔ جب بھی مَیں ایم ٹی اے دیکھتا، میرا ایمان مضبوط تر ہوجاتا۔ قرآنِ کریم میں کسی قسم کے نسخ نہ ہونے کے بارے میں آپ کا عقیدہ معلوم کرکے آپ کی اسلام کے ساتھ محبت کا یقین ہوگیا۔ جب یہ سنا کہ مسیح موعودؑ نے دوسری مذاہب پر اسلام کی فوقیت ثابت کرنے کیلئے اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جواب میں کتاب ''براہینِ احمدیہ'' لکھی ہے تو مجھے اس کی تبلیغ کے بارے میں آپ کی لگن کا یقین ہوگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور پھر خلفاء کی کتب پڑھ کر یقین ہوگیا کہ یہ لوگ معمولی آدمی نہیں بلکہ یہ اسلام کے سرگروہ ہیں اور ان کے افکار کی دنیا کو سخت ضرورت ہے۔ آپ پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ چھوڑا۔ اب جماعت کی حقیقت پر آگاہ ہونے کے بعد اس کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور پھر انہوں نے لکھا کہ رہنمائی چاہتا ہوں۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ اس وقت ان کا بیان کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ اب میں تحریک وقفِ نو کی طرف آتا ہوں۔

تحریک وقفِ نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفینِ نو کی تعداد میں اس سال تین ہزار چار سو چھیانوے (3496) کا اضافہ ہوا ہے اور کل تعداد سینتالیس ہزار آٹھ سو بانوے (47892) ہوگئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد انتیس ہزار آٹھ سو چونسٹھ (29864) اور لڑکیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے۔ اور ایک اعشاریہ پونے دو کا فرق ہے۔ پاکستان کے واقفینِ نو اللہ کے فضل سے سب سے زیادہ ہیں۔ اس وقت واقفینِ نو میں سے ترانوے (93) مربیان تیار ہوچکے ہیں۔ ستر (70) معلمین تیار ہوچکے ہیں۔ انتیس (29) ٹیچر تیار ہوچکے ہیں۔ ایک ڈرافٹسمین ہیں۔ سولہ (16) رسنگ کے شعبہ میں ہیں۔ چھیاسٹھ (66) دوسرے کارکنان ہیں۔ دو انجینئر ہیں۔ ایک فارماسسٹ ہیں۔ دو ڈاکٹر ہیں۔ کُل دوسواسّی (280) اس وقت میدانِ عمل میں ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں اس وقت تیرہ سو بیالیس (1342) واقفینِ نو ہیں۔ ایک سو ایک (101) معلمین ہیں۔ دو پی ایچ ڈی کررہے ہیں۔ ایک سو چھبیس (126) ایم بی بی ایس کررہے ہیں۔ تیس (30) ڈینٹسٹ سرجری کررہے ہیں۔ سڑسٹھ (67) فارماسسٹ ہیں۔ تین ویٹرنری (veterinary) ڈاکٹر ہیں۔ چوبیس ہومیو ڈاکٹر ہیں۔ پانچ فزیوتھراپسٹ ہیں۔ ستر (70) پیرامیڈکس ہیں۔ دوسو تینتیس (233) نے انجینئرنگ کی ڈگری لے لی ہے۔ ستاسی (87) نے ڈپلومہ لیا ہے۔ ایم اے، ایم ایس سی تین سو اٹھانوے (398) نے کیا ہے۔ یہ بیج (badge) بھی اب انشاء اللہ تعالیٰ عملی میدان میں آنے والا ہے۔ بی ایس سی آنرز دوسو ستائیس (227) بی ایڈ ستر (70)، بی کام دوسو ستاون (257)، قانون ایل ایل بی بیس (20)، بی ایس سی سمپل ایک سو ترپن (153) اور اس طرح مختلف پڑھنے والے چار ہزار ایک سو دس (4110) اس وقت ہیں۔

عقیل احمد صاحب Bo ریجن سیرالیون سے لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک لوکل مشنری الحاجی سیدو کی شادی کو تین سال کا عرصہ گزر چکا تھا کوئی اولاد نہیں تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے بچے کو وقفِ نو میں شامل کرنے کے متعلق خط لکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابھی بچے کی امید نہیں ہوئی۔ خیر انہوں نے مجھے خط لکھا اور پھر وقفِ نو میں شامل کرنے کا عہد بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بیٹا عطا فرمایا اور اُس کا نام مجھ سے انہوں نے لکھوایا تو میں نے مسرور اُس کا نام رکھ دیا۔ اُن کو جب بتایا کہ تمہارے بیٹے کا نام مسرور رکھا گیا ہے تو انہوں نے کہا میری ایک خواب پوری ہوگئی ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے اور میری والدہ مجھے کہتی ہیں کہ اس بچے کا نام خلیفہ رکھو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خلیفہ وقت کی دعا قبول فرمائی اور میرے خواب کے مطابق اس بچے کا نام بھی خلیفۃ المسیح کے نام پر ہے۔

غانا میں انٹرنیشنل جامعہ کا قیام

غانا میں انٹرنیشنل جامعہ کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آگیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہورہی ہے۔ تمام افریقن ممالک کے بچے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جاکے شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا۔ اب باقاعدہ شاہد کی ڈگری وہاں سے ملا کرے گی۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز

اللہ کے فضل سے شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشنز کے تحت بھی کافی کام ہوا ہے اور ریڈیو اور انٹرویوز اور اخبارات کے نام خبریں اور کٹنگز وغیرہ بھجوائی گئیں۔

مخزنِ تصاویر

مخزنِ تصاویر کے تحت بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام ہورہا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت بھی اس وقت افریقہ کے بارہ ممالک میں انتالیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ تینتالیس ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ بارہ ممالک میں ہمارے چھ سو چھپن ہائر سیکنڈری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کررہے ہیں اور اس سال ہومیو پیتھک کلینک بھی کھل رہے ہیں۔

شفا کے غیر معمولی واقعات بعض دفعہ ہوتے ہیں۔ ٹیچی مان، گھانا کے سرکٹ مشنری لکھتے ہیں کہ 16/ستمبر 2011ء کو ہم نے معمول کے مطابق ریڈیو پروگرام کیا۔ عنوان تھا 'کیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی آمد سے حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی کی پیشگوئی پوری ہوگئی ہے؟' بحث کے دوران سب نے اپنی اپنی رائے دی مگر سیونتھ ڈے ریوایول چرچ (7th day Revival Church) کے پادری Yaw Saul جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، نے موضوع کو غلط قرار دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی قرار دینا کفر قرار دیا اور احمدیوں کے بارے میں دل آزار

باتیں کیں۔ خاکسار نے قرآن مجید کی روشنی میں اُسے کہا کہ اگر ہم احمدی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو، بصورت دیگر Yaw Saul پر خدا کا غضب نازل ہو۔ اب خدا کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ اُس نے وعدہ کیا کہ تبلیغ کے معاونین کو سانپ بنا کر دکھائے گا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سانپ بنانے کا معجزہ دکھایا تھا۔ اس کے لئے اس سال 8/مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اُس روز لوگوں کی بہت بڑی تعداد لاری سٹیشن پہنچ گئی۔ لوگوں نے لمبا انتظار کیا مگر یہ معجزہ ظاہر نہ ہوا۔ اس پر لوگوں نے اُس پر پتھر، لاٹھیاں اور جو کچھ ہاتھ میں آیا، پھینکا۔ اُس نے صرف یہ کہا کہ خدا نے اُسے مایوس کیا ہے۔ اب یہ شخص عیسائیت چھوڑ کر دنیاوی کاروبار کر رہا ہے اور اکرا چلا گیا ہے۔ ٹیچی مان کے لوکل اخبار نے اس واقعہ کی خبر دے کر یہ سرخی لگائی ”False Prophet Yaw Saul“۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے لوگوں کے یہ نظارے ہر زمانے میں دکھاتا ہے۔

اسی طرح بہت سارے مریض شفا پاتے ہیں۔ ایسے مریض جن کو ہر جگہ سے ڈاکٹر جواب دے چکے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہسپتالوں میں آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھی ہے اور وہاں سے شفا پا کر جاتے ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹ انجینئرز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام کر رہی ہے اور پانی کے نلکے لگانے، بجلی مہیا کرنے اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کرنے کے علاوہ انہوں نے ماڈل ویلیج افریقہ میں بنانے شروع کئے ہیں اور ایک کا افتتاح ہو چکا ہے۔ اور میرا خیال ہے ایک دو قریباً تیار ہیں۔ انشاء اللہ افتتاح ہو جائے گا۔ اور اس ذریعہ سے بھی جماعت احمدیہ کا کافی نام اُن ممالک میں پھیل رہا ہے اور لوگ ہماری خدمات کو سراہ رہے ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ اور خدمت خلق کے مختلف کام

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض اور خدمتِ خلق کے کام ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں بلڈ ڈرائیو (Blood Drive) کیا گیا اور بارہ ہزار کے قریب بیگ اکٹھے کئے گئے جس کا وہاں اثر ہے۔

ایک Native امریکن نے ہماری ویب سائٹ پر لکھا کہ 9/11 واقعہ کے بعد میرے دل میں اسلام کے خلاف سخت نفرت پیدا ہوئی۔ دس سال میں اس نفرت میں کچھ کمی آئی لیکن دس سالہ تقاریب نے اُسے پھر دل میں زندہ کر دیا۔ آپ کے خون کے عطیات اکٹھے کرنے کے بارہ میں سی این این کی ویب سائٹ پر آپ کی رپورٹ دیکھی تو فوری ردّ عمل یہ تھا کہ پبلک ریلیشن کا سٹنٹ (Stunt) ہے۔ پھر لکھا کہ پھر نہ جانے کس وجہ سے میں نے رونا شروع کر دیا اور ایسے لگا کہ میرے دل سے ساری اسلام دشمنی، بغض اور نفرت دُھل گئی ہے۔

سی این این کی ایک رپورٹ میں ایک یہودی سے انٹرویو لیا گیا تو اُس نے کہا کہ جب مجھے پتہ چلا کہ خون دینے کی یہ مہم مسلمانوں کی طرف سے ہے تو کیونکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ میں نے فوراً فیصلہ کیا کہ میں ضرور خون کا عطیہ دوں گا۔

ایک چرچ میں عبادت کے بعد پادری صاحب نے اعلان کیا کہ کوئی شخص سوال یا تبصرہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ اس پر ایک خاتون نے کہا کہ مختلف ریڈیو اسٹیشن پر یہ اعلان ہو رہا ہے کہ احمدیہ جماعت جو مسلمانوں کی ایک پُرامن جماعت ہے، 9/11 کے موقع پر خون کے عطیات اکٹھے کر رہی ہے، ہمیں ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے اور کامیابی کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔

اس طرح بہت سارے لوگوں نے اپنے تاثرات دیئے۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتامیٰ کی امداد

نادار اور ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے اور ہزاروں لاکھوں بچے اور مریض اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

بینن سے معلم اسحاق صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس مرتبہ عید الفطر کے موقع پر جب تحائف دیئے گئے تو ذاکری صاحب صدر جماعت گنگو کا خاص طور پر ملنے آئے اور کہا کہ میں جتنا بھی خلیفہ وقت کا شکرگزار ہوں، اتنا ہی کم ہے کیونکہ اس مرتبہ عید پر پکانے کیلئے کچھ بھی نہیں تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ کسی سے قرضہ لوں لیکن اُس سے اگلے ہی دن آپ کے مبلغ صاحب عیدی لے کر پہنچ گئے۔ میں شکرگزار ہوں۔

بورکینا فاسو میں اسی طرح آنکھوں کے آپریشن ہوئے ہیں اُس پر لوگ بہت شکرگزاری کرتے ہیں۔

غرباء کی جماعت جو خدمت کر رہی ہے اس حوالہ سے بینن میں کوتونو کے صوبائی گورنر جناب پلاسیڈ آزاندے (Placide Azande) نے نیشنل ٹی وی ORTB کی ٹیم کو بتایا کہ میں اس وقت جماعت احمدیہ کی سوشل خدمات دیکھ کر بہت متاثر ہوں۔ یہ جماعت احمدیہ آج سے نہیں عرصہ دراز سے دنیا کی ہر طرح سے امداد کرتی جا رہی ہے۔ یہ دنیا بھر میں امن کا صرف پیغام ہی نہیں دیتے بلکہ نادار طبقہ، غرباء، مساکین، بیواؤں، قیدیوں اور مریضوں، یتیموں کا ساتھ دے کر، اُن کا بھرپور خیال رکھ کر دنیا میں عملاً امن بھی قائم کرتے ہیں۔

قیدیوں سے بھی رابطے ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا اس وقت سرفہرست ہے۔ اس سال بھی انہوں نے انتیس ہزار دو سو نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے اور سات سالوں میں اب تک یہ اللہ کے فضل سے نو لاکھ بتیس ہزار چار سو نومبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔ انہوں نے اس سال چالیس ہزار پانچ سو اٹھانوے نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔ اب تک ان کے کُل چھ لاکھ رابطے ہو چکے ہیں۔ اس سال میں نائیجیریا پہلے نمبر پر ہی ہے لیکن کُل تعداد کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ تیسرے نمبر پر بورکینا فاسو ہے۔ پھر آئیوری کوسٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطے ہو رہے ہیں۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو خاص دلچسپی بھی ہوتی ہے کہ بیعتوں کی تعداد کیا ہے؟ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ چودہ ہزار تین سو باون بیعتیں ہوئی ہیں۔ 116 ممالک سے 282 قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ الحمد للہ۔ انشاء اللہ ان کی کل نمائندگی ہوگی۔

مالی میں ایک لاکھ پینتالیس ہزار سے اوپر بیعتیں ہوئیں۔ تیئس نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نائیجیریا ایک لاکھ پچیس ہزار تین سو چھ بیعتیں اور تیس نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ غانا میں سینتیس ہزار بیعتیں ہوئیں۔ انسٹھ مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ بورکینا فاسو میں پچیس ہزار بیعتیں ہوئیں اور بیالیس نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آئیوری کوسٹ میں اللہ کے فضل سے سات ہزار چھ سو بیعتیں ہوئیں اور انتیس جماعتیں قائم ہوئیں۔ سینیگال کو سات ہزار بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ بینن کو انتالیس ہزار، نائیجر کو تیئس ہزار، کیمرون کو اکیس ہزار، یوگنڈا کو دو ہزار۔ اسی طرح مختلف ممالک کینیا، سیرالیون، کانگو برازویل ہیں۔ ہندوستان کی تین ہزار دو سو سینتیس اور سینٹرل افریقن ریپبلک کی اس سال کی بیعتیں دو ہزار چار سو سترہ ہیں۔

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے بارے میں بعض واقعات بیان کر دیتا ہوں۔ ہمارے ایک معلم ابراہیم اَمیتیلا صاحب کہتے ہیں کہ ان کو تبلیغ کی غرض سے شہر گابُوما برازویل، کانگو برازویل سے بھیجا گیا تو یہ تبلیغ کرتے کرتے ایک مسلمان کی دکان پر گئے تا کہ کوئی چیز خرید کر کھائی جائے۔ اس کو بھی جماعت کا تعارف کروایا تو اُس نے کہا کہ آپ نے جس طرح مجھے اسلام کا تعارف کروایا ہے، پہلے کبھی میں نے نہیں سنا۔ ہماری مسجد میں تو روزانہ لڑائیاں ہوتی ہیں۔ پھر معلم نے کہا یہی ہمارا پیغام ہے۔ اسی دور کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ امام آئے گا، اس کو ماننا تو تم امن میں آ جاؤ گے۔ پھر ہم نے اُس کو تصویر دکھائی، (میری تصویر دکھائی اُن کو)، تو تصویر دیکھتے ہی کہا کہ ان کو تو ہم روزانہ ٹی وی پر دیکھتے ہیں، لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی کیونکہ ان کی زبان اور ہے، میرے بیوی بچے باقاعدگی سے دیکھتے ہیں۔ پھر معلم نے اُس کو بتایا کہ تم آڈیو چینل change کر کے فرنچ میں اس کو سن سکتے ہو۔ اس نے کہا ابھی تو میرا گھر دور ہے میں دوکان چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ آپ میرا ٹیلی فون نمبر لے لیں، دوبارہ آنے سے پہلے مجھے فون کر دیں۔ میں لوگوں کو اکٹھا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا اس ذریعہ سے ایک نیا دروازہ کھل گیا اور اب علاقے میں سو سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مخالف مولوی احمدیت کے خلاف تقریر کرنے آیا اور بیعت کر کے واپس گیا۔ مالی میں جماعت احمدیہ کا ایک مخالف مولوی گروپ ہے۔ جب جیجنی (Didieni) میں جماعت کے ریڈیو پر تبلیغ کا آغاز ہوا تو اس گروپ کے ایک مولوی کو سپیشل بماکو (Bamako) شہر سے ہمارے خلاف تقریر کیلئے بلایا گیا۔ اتفاقاً اُسکی ہمارے معلم عبدالقادر سے ملاقات ہوگئی۔ وہ اُسے ریڈیو سٹیشن لے آئے۔ جب وہ ریڈیو سٹیشن میں داخل ہوا تو اس نے وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دیکھیں۔ اس پر وہ کہنے لگا جب میری نظر ان تصاویر پر پڑی تو فوراً میرے دل نے گواہی دی کہ یہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر ہیں۔ اگرچہ میں نے اُنہیں دیکھا تو نہیں لیکن میرے دل میں ان کا یہی نقشہ ہے۔ پھر کہنے لگا کہ میری بیعت لے لو کیونکہ اب سے میں احمدی ہوں۔ مولویوں میں بھی نیک فطرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا دل اس طرح بھی پھیرتا ہے۔

مفیض الرحمن صاحب مبلغ بوسنیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست سماجو موفتک (Samajo Muftich) صاحب کو جماعت کا پیغام پہنچا تو موصوف جماعتی سینٹر میں آئے اور جماعتی تعلیم کے بارے میں سوال کرتے رہے۔ دورانِ گفتگو اُن کی نظر میری تصویر پر پڑی تو انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ جب ان کو تعارف کروایا گیا تو کہنے لگے کیا اُن سے ملاقات ممکن ہے؟ ان دنوں جلسہ سالانہ جرمنی کی آمد تھی۔ موصوف جلسہ جرمنی میں شریک ہوئے۔ تقریریں بھی سنیں اور وہاں بیٹھے سن رہے تھے تو میرے سے ملے اور دیکھ کر رو پڑے۔ اور یہی کہتے تھے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیوں رو رہا ہوں۔ اس جلسہ پر ہی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ اس سے قبل موصوف چودہ سال تک نماز اور اسلامی شعار سے بالکل دور تھے۔ مگر الحمد للہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد اب ان تمام شعار کے پابند ہیں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ غیر احمدی دوست بکرے ڈامنا صاحب ہمارے نیشنل جلسہ سالانہ گیمبیا میں شامل ہوئے اور انہوں نے پورا جلسہ سنا۔ جلسہ کے اختتام پر کہنے لگے میں تو اب جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ حقیقی اسلام تو احمدیت میں ہے۔ میں مختلف اجتماعات میں شامل ہوا لیکن آپکا جلسہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ اصل اسلام یہی ہے جو آپ پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہ صاحب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

نیوزی لینڈ کے صدر صاحب لکھتے ہیں کہ 2011ء میں جماعت نیوزی لینڈ کو یہاں کے مقامی ماؤری (Maori) باشندوں میں سے پہلی بیعت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد اس دوست میں بڑی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ یہ دوست بیعت سے قبل بدقسمتی سے اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے پُرتشدد طبیعت کے مالک تھے چنانچہ اسی وجہ سے گھریلو تشدد کے باعث

ان کا معاملہ پولیس کے پاس چلا گیا اور ان کے ماضی کی وجہ سے قوی امکان یہی تھا کہ اُنہیں جیل ہو جائے گی۔ اُن کی اہلیہ جو کہ جماعت میں کافی دلچسپی لیتی ہیں، نے کہا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو پھر تمہیں سزا سے بچ جانا چاہئے۔ اس ضمن میں انہوں نے مجھے بھی دعا کیلئے لکھا اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اُنہیں جیل کی سزا سے محفوظ رکھا۔ ان کی اہلیہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تاہم ان کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلے کے باقی لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کا امکان ہے۔ اس قبیلے کے بعض ایلڈرز (Elders) نے جماعتی وفد کے دورے کے موقع پر ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھی کیونکہ ان کے ایک بزرگ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ پیس پرافٹ (Peace Prophet) کے لوگ اُن کے مارائی (Marae) کا وزٹ کرنے آئیں گے۔

ٹوگو سے کولانی دیتو صاحب (Kolani Ditu) جو ریجن دپاؤں (Dapaong) کے ایک گاؤں بوکوس (Bokos) کے رہنے والے ہیں، نے بیان کیا ؛ کہ میں نے جماعت اس لئے قبول کی کہ میرے آباؤ اجداد نے اس بارے میں ہمیں بتایا تھا۔ میرے گاؤں میں کبھی ایک خدا کی عبادت نہیں کی گئی۔ آس پاس کے گاؤں میں دوسرے مذاہب موجود تھے لیکن وہ کبھی ہمارے گاؤں میں نہیں آئے۔ لیکن جماعت خود ہمارے گاؤں میں آئی اور یہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے ہمیں ایک خدا کی طرف بلایا۔ جب میں نے جماعت کا پیغام سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں ہمارے بڑوں نے بتایا تھا اور یہی اصل روشنی ہے۔ میں نے اسے قبول کر لیا اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہوں گا۔

رؤیا صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت

پھر خوابوں کے ذریعہ سے بھی بہت سے لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ ایک آدھ کا ذکر کر دیتا ہوں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست فاجُنگو درامے نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے بھائی کو تبلیغ شروع کر دی لیکن اُن کے بھائی احمدیت کا پیغام نہیں سن رہے تھے۔ ایک دن اُن کے بھائی نے کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ حیران ہوئے اور پوچھا کہ کیوں بیعت کرنے لگے ہو۔ اس پر اُن کے بھائی نے بتایا کہ رات کو خواب میں دیکھا کہ سورج بھی چڑھا ہے اور چاند بھی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے۔ جب سورج بلند ہوا تو یہ کہا گیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جب سورج کے بعد چاند چڑھا تو کہا گیا کہ یہ امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ چاند پورے جوبن پر تھا۔ پھر مجھے کہا گیا کہ یہ چاند امام الزمان ہیں۔ پھر میں خواب میں کہتا ہوں کہ مجھے امام مہدی علیہ السلام کو مان لینا چاہئے کیونکہ وہ آچکے ہیں۔ چنانچہ اگلے دن اُن کے بھائی نے مشن آکر بیعت کر لی۔

امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ فرانس کے ایک نو احمدی بُخاس کی والدہ نے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے بتایا کہ میں نماز ادا کر رہی ہوں۔ میرے آگے ایک باریش شخص کھڑا ہے اور وہ کچھ نہیں کہتا۔ یہ خواب پانچ چھ سال قبل کا ہے۔ ایک سال قبل میں اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں؟ یہی وہ بزرگ تھے جن کو پانچ چھ سال قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ (جلسہ سالانہ کے پروگرام میں مجھے بھی انہوں نے دیکھا) ان تمام واقعات نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا۔ جب واپس آئیں تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا مجھے احمدی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

بانفورہ (Banfora) بورکینا فاسو ریجن کے ایک گاؤں چم پوگرا (Chempogra) میں ایک شخص عبد الرحمن نے خواب دیکھا کہ اس کا بیٹا اسے کہتا ہے کہ ابا ادھر دیکھو یہاں کون ہے؟ اور جب وہ وہاں دیکھتا ہے تو امام مہدی علیہ السلام کو کھڑے پایا۔ اُس نے لوگوں کو خواب سنائی مگر کوئی بھی اُس کا جواب نہ دے سکا۔ ایک دن وہ ہمارے معلم صاحب کے پاس گیا اور اسے بھی یہی خواب سنائی۔ تو معلم صاحب اپنے گھر کے اندر گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا یہی وہ بزرگ تھے۔ تو وہ فوراً بول اُٹھا کہ ہاں یہی وہ پگڑی والے بزرگ تھے جو میری خواب میں آئے تھے۔ معلم صاحب نے عبد الرحمن کو تعارف کروایا کہ یہی وہ امام مہدی ہیں، امام الزمان ہیں جن کو خدا نے امام مہدی کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اس پر عبد الرحمن کہنے لگے کہ مَیں نے تو آج سے قبل نہ ان کو دیکھا اور نہ ہی تعارف تھا مگر میری خواب میں یہی آئے۔ چنانچہ اس نشان کو دیکھتے ہوئے تمام گھر والوں سمیت جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

اسی طرح بے انتہا واقعات ہیں جو اس وقت بیان کرنے مشکل ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ بیعتوں کے بعد رؤیا کے ذریعہ سے ایمان کی مضبوطی کس طرح عطا فرماتا ہے۔

کرغزستان کے ایک نہایت ہی مخلص لوکل احمدی عبد اللہ صاحب بتاتے ہیں کہ مَیں کافی سالوں سے احمدی ہوں۔ جماعت احمدیہ کو سچا بھی مانتا تھا لیکن کبھی کبھار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے رہتے تھے کہ آپ کس درجہ پر فائز ہیں۔ مَیں گزشتہ کافی سالوں سے احمدی ہونے کے باوجود نادان اور ناسمجھ پھرتا رہا۔ کیونکہ میں عربی اور اردو زبان نہ جاننے کی وجہ سے امام مہدی علیہ السلام کی کتب کو نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے بعض اوقات ایک لمحے کیلئے آپ کی نبوت کے بارے میں شک میں پڑ جاتا تھا۔ کئی دفعہ شیطان نے بہت پھسلانے کی بھی کوشش کی لیکن میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا میں یہی التجا کرتا کہ اے اللہ! مجھے اس بارے میں رہنمائی فرما۔ کہتے ہیں اکیسویں روزہ کے اختتام پر رات خواب دیکھا کہ خواب میں سجدہ کرتے ہوئے مجھے ایک آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سجدہ کرنا سکھائیں گے۔ اُسی وقت میرا جسم ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم میں تبدیل ہو گیا۔ ہم دونوں نے یعنی میں نے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی جسم کے ساتھ سجدہ کیا۔ سجدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تجھے سجدہ کرنا سکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی میرے جسم میں داخل ہوئے تو وہ حضرت محمد ﷺ کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ اس پر مَیں نے دوبارہ محمد ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسری طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہی وجود میں دکھایا گیا اور میرے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر ہیں۔

مخالف علماء کا بحث مباحثہ اور مخالفانہ پروپیگنڈہ کے نتیجہ میں بیعتیں

زیمبیا کے جنوبی صوبہ کے شہر لونگسٹن (Livingstone) میں گزشتہ چار ماہ سے تبلیغی و تربیتی پروگرام کا سلسلہ جاری ہے۔ جماعت کے لٹریچر اور تبلیغی کوششوں کو دیکھ کر پاکستان انڈیا اور بنگلہ دیش سے آئے ہوئے تبلیغی جماعت کے مولویوں نے لوکل مسلمانوں کو جماعت کے خلاف اکساتے ہوئے تاکیداً کہا کہ کوئی مسلمان احمدیوں سے نہ ملے اور جماعت احمدیہ کو اس علاقے میں ٹکنے نہ دیا جائے۔ ان باتوں سے متاثر ہو کر مسجد کے امام نے اگلے جمعہ جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت شر انگیز خطبہ دیا۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک پر نہایت گندے، غلیظ اور ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اس خطبہ کے بعد لوکل پڑھے لکھے غیر از جماعت مسلمانوں کے دلوں میں تجسس پیدا ہوا کہ آخر یہ لوگ احمدیوں کے اتنے خلاف کیوں ہیں؟ ضرور کوئی خلاف قرآن اور سنت بات ہو گی جس کی وجہ سے ہر ایک ان کے خلاف نظر آتا ہے۔ چنانچہ چار پڑھے لکھے غیر از جماعت افراد نے مسلسل جماعت کے ساتھ تبلیغی نشستیں کیں اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ ان چار افراد میں سے ایک فرد محمد مصطفی صاحب نے بذریعہ فون پیغام بھیجا کہ اس کی پیدائش 30 جون کی ہے اور اس نے 30/جون 2008ء کو عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ اب انشاء اللہ 30 جون 2012ء کو ہی جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا خواہشمند ہے۔ اس نے کہا کہ وہ سو فیصد جماعت احمدیہ کی صداقت کا قائل ہو چکا ہے۔ چنانچہ 30/جون کو یہ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔

پھر بعض واقعات ہیں کہ جماعت کے مخالف مولویوں کے غلط پروپیگنڈے اور جماعت کے حالت دیکھ کر، نمازوں کی حالت دیکھ کر، قرآن کریم سن اور پڑھ کر ان لوگوں میں تبدیلی پیدا ہوئی اور پھر بیعتیں ہوئیں۔

احمدی کا نمونہ دیکھ کر بیعت

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کر بیعت کرنے کی بعض مثالیں ہیں۔ ایک آدھی پیش کرتا ہوں۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ڈوری ریجن کے مہدی آباد گاؤں میں جہاں جماعت نے ماڈل ویلیج پراجیکٹ مکمل کیا ہے، سبزیاں اُگانے کیلئے عبد القادر نامی ایک مزدور رکھا۔ اس دوران ہمارے مبلغ کو اُسے تبلیغ کرنے کا موقع بھی ملتا رہا۔ مہدی آباد پروجیکٹ کے افتتاح کے بعد یہ کام چھوڑ کر چلا گیا اور ایک ماہ کے عرصہ تک کوئی رابطہ نہ ہوا۔ 27/مئی 2012ء کو یہ دوست صبح کے وقت مشن ہاؤس آئے اور بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ جب انہیں بیعت فارم پڑھ کر سمجھایا تو عبد القادر صاحب نے اپنا نام اور اپنے بیوی بچوں کے نام بیعت فارم پر درج کئے اور کہنے لگے کہ مَیں کوئی خاص تعلیم یافتہ نہیں ہوں کہ دلیلوں کو سمجھتا اور لٹریچر پڑھتا مگر مَیں آپ کی جماعت کے ایک گاؤں میں ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ رہا ہوں اور مَیں نے کسی فرد جماعت کو سگریٹ نوشی اور شراب یا نشہ وغیرہ کرتے نہیں دیکھا۔ میرے لئے سب سے بڑی دلیل تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ زبان سمجھ نہیں آتی صرف خلیفہ وقت کی محبت کی وجہ سے اُس کا چہرہ دیکھنے اور اُس کی آواز سننے کیلئے احمدی ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں۔ کیا یہ محبت کسی جھوٹے شخص کیلئے ہو سکتی ہے۔ اور پھر اگر خلیفہ کے نمائندے بھی اس کا پیغام لے کر آئے ہیں تو گاؤں والے سارے کام چھوڑ کر اُس کے پیغام کو سننے کے لئے آتے ہیں۔ بس خلیفۃ المسیح سے جماعت کی محبت دیکھ کر مجھے اس جماعت کی سچائی کا یقین ہو گیا ہے۔ اور آج بیعت فارم پُر کر کے میں اس جماعت میں داخل ہوتا ہوں۔

نشان دیکھ کر بیعتیں

نشان دیکھ کر بیعت۔ نائیجیریا سے معلم عبد الکبیر اوجوئے صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اوڈولو (Odulu) گاؤں اور اس کے ارد گرد تبلیغ کر رہے تھے کہ وہاں کافی مخالفت ہوئی۔ کچھ عرصے بعد اس گاؤں کے ایک نوجوان بشیر نے آکر بتایا کہ اُس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر یہ احمدی لوگ سچے نہیں ہیں تو اُنہیں تکلیف میں مبتلا کر اور اگر احمدی سچے ہیں تو مخالفین کو تکلیف میں مبتلا کر جو ایک نشان بنے۔ چنانچہ پانچ دن بعد میں نے دیکھا کہ مخالفین میں دو شخص بیمار ہوئے اور شدید تکلیف میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جماعت خدا کی طرف سے ہے اور میں سچے دل کے ساتھ ایمان لا کر احمدی ہوتا ہوں اور جماعت کی ہر لحاظ سے خدمت کرنے کیلئے تیار ہوں۔

مخالفانہ کوششیں اور نومبائعین کی ثابت قدمی

مخالفانہ کوششیں اور نومبائعین کی ثابت قدمی۔ اس کے بھی کافی واقعات ہیں۔ کینیا سے ایلڈوریٹ کے ریجن کی ایک جماعت مکوٹانو (Makutano) کی ایک معمر خاتون کو اللہ تعالیٰ نے اپنی فیملی کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب مخالفین کو علم ہوا تو انہوں نے کافی مخالفت کی اور بعض نے تو بائیکاٹ کر دیا۔ کچھ عرصے بعد اُن کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ مخالفین نے شور مچایا کہ اس کا خاوند احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے فوت ہوا ہے اور اُسے آکر سمجھانے کی کوشش کی کہ اب بھی احمدیت

سے باز آ جاؤ ورنہ تم پر خدا کا مزید قہر نازل ہوگا۔ جواباً اُس خاتون نے اُنہیں جواب دیا کہ ہم نے احمدیت کو اسلام کی سچی نمائندہ جماعت سمجھ کر قبول کیا ہے۔ اگر میرا سارا خاندان، گھر بار سب کچھ ختم ہو جائے، تب بھی میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتی اور بتایا کہ میرے خاوند نے مجھے مرتے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ تم پر بڑے بڑے ابتلاء آئیں گے مگر تم ثابت قدم رہنا، تمہاری موت بھی احمدیت پر ہی ہو۔ مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہ مخلص خاتون باوجود مالی کمزوری کے اپنے چندہ جات میں باقاعدہ ہیں اور تبلیغی پروگرام میں بھر پور حصہ لیتی ہیں۔ ایک دفعہ خاکسار نے ایک تبلیغی پروگرام کا اہتمام ان کے گاؤں سے تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک دوسرے گاؤں میں کیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ خاتون وہاں بھی موجود ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیسے آئی ہیں تو جواب دیا کہ مجھے علم ہوا تھا کہ آپ تبلیغ کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہمارے علاقے میں آئے اور میں اُس پروگرام میں شامل نہ ہوں۔ بعد میں وہاں معلم صاحب نے بتایا کہ اس خاتون کے پاس سفر کیلئے رقم بھی نہ تھی اور یہ تمام فاصلہ پیدل ہی طے کر کے آئی تھیں۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

غیر معمولی تبدیلیوں کے بھی بڑے واقعات ہیں۔ پھر دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام کے واقعات بھی ہیں۔ ابھی اس وقت یہ بیان کرنے مشکل ہیں۔

انڈیا سے شیخ برہان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کھڈیاپورا (گجرات) کے چند لوگ جب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تو وہاں بہت مخالفت شروع ہوگئی۔ اس مخالفت میں کچھ لوگ پیش پیش تھے۔ اُن میں ایک چالیس سالہ مخالف مُشری خان تھا۔ تمام لوگوں کے سامنے اُس نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ احمدی لوگ قبلہ کی بجائے دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ ایک دوسرے شخص کریم نامی نے بھی جماعت پر بہت بہتان تراشے اور شدید مخالفت کی۔ اس کے علاوہ قریب کے شہر کے بڑے مولوی صاحب اس مخالفت میں پیش پیش تھے۔ اس طرح ایک شخص بادشاہ خان بھی اس مخالفت میں پیش پیش تھا۔ یہ تمام افراد جماعت کی مخالفت کرتے اور گالیاں نکالا کرتے تھے اور تہیہ کر رکھا تھا کہ اس علاقے سے جماعت کو ختم کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان تمام افراد کا عبرت ناک انجام اس طرح ہوا کہ مُشری خان جو کہ بالکل صحتمند تھا اس مخالفت کے دو ماہ بعد ہی شدید بیمار ہوگیا، پیشاب بھی بند ہوگیا، خون کی الٹیاں آئیں اور چار گھنٹے کے اندر اندر ہی ہلاک ہوگیا۔ کریم نامی شخص کو لقوہ اور فالج ہوا اور ایک سال تک اذیتناک بیماری برداشت کرتا ہلاک ہوگیا۔ شہر کے بڑے مولوی صاحب دو ماہ کے اندر اندر حرکت قلب بند ہونے سے ہلاک ہوگئے۔ ان کی عمر بھی پینتیس سے چالیس سال کے درمیان تھی۔ بادشاہ خان مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا یہ بھی حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوگیا۔ ان چاروں نے اس علاقے سے احمدیت ختم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن خود ختم ہوگئے۔

طاہرسون صاحب مبلغ روکوپور ریجن (سیرالیون) لکھتے ہیں کہ روکوپور ریجن میں لوما جنکشن پر جماعت نے زمین خرید کر سکول بنانا چاہا۔ وہاں کی سینٹرل مسجد کا امام شیخ سلیمان جماعت کا بہت مخالف تھا۔ اُس نے مالکان اور دوسرے لوگوں کو کہنا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ کافر ہیں اور کریمینل ایکٹویٹیز (Criminal activities) میں ملوث ہیں۔ جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بدزبانی کرنا شروع کردی۔ سکول کی تعمیر کے وقت جب زمین کا Layout کیا جانا تھا تو دوبارہ امام نے فتنہ اُٹھایا اور لوگوں کو ساتھ ملا کر زمین پر گیا اور کہا اس زمین پر ہم نمازِ عید ادا کیا کرتے ہیں اور یہ ہماری عیدگاہ ہے، ہم اس پر سکول نہیں بننے دیں گے۔ زمین کے مالک کی بہن کو ساتھ ملا کر حق شفعہ کر دیا۔ اس عورت نے جماعت کے خلاف بدزبانی کی اور کہا کہ جو شخص زمین میں داخل ہوگا میں اُس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دوں گی۔ احبابِ جماعت نے معاملہ سلجھانے کی کوشش کی لیکن اس عورت نے جماعت کے خلاف اور بھی بدزبانی شروع کر دی۔ اس واقعہ کے ایک ماہ بعد اس عورت کا بڑا بیٹا کسی کام سے جنگل میں گیا اور وہیں اس کی وفات ہوگئی۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد دوسرا بیٹا بیمار ہوا اور فوت ہوگیا۔ اس پر لوگوں نے عورت کو کہنا شروع کر دیا کہ تم نے ناجائز طور پر جماعت کے خلاف بدزبانی کی تھی اور کہا تھا کہ جو کوئی زمین میں داخل ہوگا میں اُسکی دونوں ٹانگیں توڑ دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی کی سزا دی ہے کہ تیرے دونوں بیٹے فوت ہوگئے ہیں۔ جس پر اُسکے خاوند نے اُسے چھوڑ دیا اور گھر سے نکال دیا۔ اس پر اس عورت نے ہمارے مبلغ اور صدر صاحب کو گھر بلایا، کھانا کھلایا، معافی مانگی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے معاف فرما دے اور میں اپنے انجام کو پہنچ گئی ہوں۔ دوسری طرف ایک دن نماز فجر کے بعد پندرہ سے بیس افراد اس مخالف امام کے گھر آئے اور کہا کہ تمہارا بیٹا بہت ہی بدچلن ہے، اس نے ہماری بیٹیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھے ہیں، اپنے بیٹے سے کہو کہ وہ ان کے تمام اخراجات دے یا تم خود ادا کرو ورنہ ہم قانونی چارہ جوئی کریں گے اور تمہیں اس گاؤں سے بھی نکال دیں گے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اس امام نے گھر پر ایک شخص رکھا ہوا ہے جو اس کا شراب کا کاروبار چلاتا ہے اس لئے اس کو امامت اور گاؤں سے نکال دیا جائے۔ جس پر امام نے لوگوں کے ساتھ بدتمیزی کی۔ لوگوں نے اُس کو خوب زدوکوب کیا اور گھر سے گھسیٹ کر سڑک پر پھینک دیا۔ چنانچہ اُس دن کے بعد وہ امام دوبارہ گاؤں میں دکھائی نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کو عبرت کا نشانہ بنا دیا۔ اسی طرح کے یہ اور بہت سارے واقعات بھی ہیں جو پھر کسی وقت بیان ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

نامساعد حالات میں حفاظت الٰہی

پھر اللہ تعالیٰ نامساعد حالات میں حفاظت کے سامان فرماتا ہے۔

کینیا سے ہمارے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ محمد ادریس صاحب ہمارے ایک نہایت مخلص اور پیدائشی احمدی دوست ہیں اب قائد خدام الاحمدیہ ممباسا ریجن ہیں، جون 2011ء میں جس کمپاؤنڈ میں وہ رہتے تھے اچانک وہاں خطرناک آگ بھڑک اُٹھی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے سارے کمپاؤنڈ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ جس وقت آگ لگی اُس وقت ادریس صاحب اپنے کام پر تھے جو اُن کے گھر سے تقریباً چھ سات کلومیٹر دور ہے۔ فون پر جب اُن کی بیوی نے اُن کو اطلاع دی کہ آگ لگ گئی ہے اور ہر طرف افراتفری کا عالم ہے، کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کروں۔ اس پر ادریس صاحب نے مجھے فون کر کے اطلاع دی جس پر اُن کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں اس کے بعد انہوں نے گھر کی طرف دوڑ لگائی جو وہاں سے کافی دور تھا۔ کہتے ہیں کہ اچانک مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام یاد آیا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ اس سے دل کو تسلی ہوئی کہ آخر مَیں بھی کچھ زیادہ نہیں تو ایک احقر غلام تو ضرور ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مسیح علیہ السلام سے کئے گئے اس وعدے کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ میں جو بھاگ رہا تھا ایک دم رُک گیا اور مناسب ٹرانسپورٹ پر سوار ہو کر گھر پہنچا جہاں ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ میرے گھر پہنچنے سے قبل فائر بریگیڈ پہنچ چکی تھی جو آگ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ مبلغ تحریر کرتے ہیں کہ اس دوران وہ بھی چند خدام کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ جب آگ پر قابو پا لیا گیا تو ہم خدام کے ساتھ کمپاؤنڈ کے اندر داخل ہوئے تا کہ اگر کچھ سامان آگ سے بچ گیا ہو تو اس کو محفوظ کیا جا سکے۔ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ سوائے محمد ادریس کے گھر کے جو تین کمروں پر مشتمل تھا اور اس کے عین ساتھ ایک گھر جو صرف ایک کمرے کا تھا، مکمل محفوظ تھے اور باقی کمپاؤنڈ میں واقع دس گھر جل کر خاکستر ہو چکے تھے۔ جب ہم اس گھر میں داخل ہوئے جو دھوئیں سے بھرا ہوا تھا تو سامنے دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر لگی ہوئی تھیں جن کو دیکھتے ہی خاکسار کے ساتھ مدد کے لئے گئے ایک خادم مزے رجب صاحب کے منہ سے برملا یہ نکلا کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ جس گھر میں اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی تصاویر ہوں اس کو جلا دے۔ بہرحال ان کے ایمان میں اضافے کا اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا فرمایا۔

احمدیت کی وجہ سے پاک تبدیلیوں کے بہت سے واقعات ہیں، قبولیت دعا کے واقعات، مالی قربانی اور چندوں میں برکت کے ایمان افروز واقعات ہیں اسی طرح اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا میں ترقی کر رہی ہے اور جو لوگ شامل ہو رہے ہیں وہ ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی ترقی کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’باوجود سخت مخالفانہ مزاحمتوں کے براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آج سے بیس برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی تھی‘‘۔ (اُس زمانے کا ذکر کر رہے ہیں اور آج بھی ہم اس کے نظارے دیکھتے ہیں)، فرمایا کہ ’’جس کا خلاصہ یہ تھا کہ لوگ مزاحمتیں کریں گے اور اس سلسلہ کو نابود کرنا چاہیں گے لیکن خدا اُن کے ارادوں کے مخالف کرے گا اور اس سلسلہ کو ایک بڑی جماعت بنا دے گا، یہاں تک کہ یہ سلسلہ بہت ہی جلد دنیا میں پھیل جائے گا اور اُن لوگوں کے ارادوں پر لعنت کا داغ ظاہر ہو جائے گا جنہوں نے روکنا چاہا تھا‘‘۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 408)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحیح رنگ میں ان باتوں پر عمل کرنے والا بنائے۔ اُن لوگوں میں شامل فرمائے اور جماعت کے اُن افراد میں شامل فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھنا چاہتے تھے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9 تا 23/اگست 2013)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو،
نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آسکتی ہے، نہ ہی انسان کو مرتے وقت
دلی سکون مل سکتا ہے اور نہ ہی مرتے وقت کی بے چینی دور ہوسکتی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ستمبر 2018ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

وہ مقصد جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ سے یہ سلسلہ قائم فرمایا اور
ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق دی...... اگر اس مقصد کے حصول کیلئے
ہم کوشش نہیں کر رہے تو ہمارے بیعت کے دعوے صرف دعوے ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ستمبر 2018ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/دسمبر 2021ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ مسرت بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد طاہر بھٹی صاحب مرحوم (آلڈرشاٹ، یو.کے)

17/دسمبر 2021ء کو 76 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم غلام حیدر کھوکھر صاحب آف یوگنڈا کی بیٹی اور مکرم قاضی عبد السلام بھٹی صاحب کی بہُوتھیں۔ یوگنڈا سے 1970ء میں یوکے آئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی یوکے آمد کے بعد حضور کی ڈاک ٹیم کے ساتھ منسلک ہوگئیں اور وفات تک انگلش ڈاک ٹیم کی انچارج کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ انتہائی نیک، پرہیز گار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دُعا گو، بہت ملنسار، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک دل بزرگ خاتون تھیں۔ اپنے چندہ جات باقاعدگی سے بروقت ادا کیا کرتی تھیں۔ زندگی میں بہت تکالیف دیکھیں لیکن خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے تمام تکلیفوں کا سامنا کیا۔ جماعتی کاموں کو ہمیشہ اوّلیت دی اور اپنی بیماری کو بھی کبھی ان کاموں میں حائل نہیں ہونے دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک ہمشیرہ اور لے پالک بیٹا عزیزم نبیل وحید بھٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب ابن مکرم فیروز دین صاحب (ربوہ)

16/نومبر 2021ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1953ء سے لے کر 2006ء تک خلافت لائبریری میں خدمت کی توفیق پائی اور محلہ میں بھی مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔ وفات سے قبل سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ کے ذمہ جو کام بھی لگایا جاتا اسے بڑی فکر مندی سے سرانجام دیتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہنس مکھ اور ایک بے ضرر اور مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم سے عشق کی حد تک پیار تھا اور باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور سات بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم محمد ایوب خان صاحب انصار اللہ جرمنی کی نیشنل عاملہ میں بطور قائد تعلیم القرآن خدمت بجالا رہے ہیں۔ آپ کے دو نواسے مربی سلسلہ اور دو نواسے معلم سلسلہ ہیں۔

(2) مکرمہ نصرت خانم صاحبہ اہلیہ مکرم آغا محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم (امریکہ)

29/اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق ایران کے مشہور بختیار قبیلہ کے ایک باا ثر معزز خاندان سے تھا۔ نواب شاہ میں 9 سال تک بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ شاکرہ، خوش مزاج، مہمان نواز، نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم ہدایت احمد خان صاحب (واشنگٹن) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم محمود احمد طاہر صاحب ابن مکرم غلام رسول صاحب مرحوم (کوٹری، ضلع حیدرآباد، سندھ)

27/نومبر 2021ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم بہت سادہ مزاج، ہر کسی کے ساتھ ہمیشہ مسکرا کر ملنے والے ایک اچھی طبیعت کے مالک مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ، بہن بھائی اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا عزیزم جاذب محمود (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) شامل ہیں۔ آپ مکرم لئیق احمد عاطف صاحب (مبلغ سلسلہ مالٹا) کے بہنوئی تھے۔

(4) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم سردار مجید الدین صاحب (ٹیچر نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

13/اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم سردار نصیر الدین ہمایوں صاحب (کارکن حفاظت خاص یوکے) کی ہمشیرہ تھیں۔

(5) مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں غلام احمد صاحب مرحوم (فیصل آباد)

3/دسمبر 2021ء کو 85 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی ایک مہمان نواز اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالرزاق احمد صاحب (ربوہ)

10/ستمبر 2021ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم انتہائی مخلص، خلافت کے شیدائی، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے روزانہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے محلہ میں امام الصلوٰۃ، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے علاوہ متعدد عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بڑے فعال داعی الی اللہ تھے اور کئی بیعتیں بھی کروانے کی توفیق پائی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(7) مکرم محمد صدیق بھٹہ صاحب (طاہر آباد جنوبی ربوہ)

6/دسمبر 2021ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمت کی توفیق پائی اور محلہ میں بھی مختلف عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کو اپنے گاؤں میں لڑکیوں کیلئے پرائمری سکول تعمیر کروانے کی بھی توفیق ملی۔ آپ بہترین داعی الی اللہ تھے اور لمبا عرصہ تبلیغ کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

(8) مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی مقبول احمد صاحب (جرمنی)

31/اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ دین کیلئے غیرت رکھنے والی، غریبوں کی ہمدرد، شفیق اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ بچوں کی بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(9) مکرم حفیظ احمد چودھری صاحب ابن مکرم چودھری مرید علی صاحب (ربوہ)

3/دسمبر 2021ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1967ء میں خود تحقیق کے بعد اہلیہ اور دو بچوں سمیت بیعت کی سعادت حاصل کی۔ جس کے بعد آپ کو خاندان کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ اپنے عہد بیعت پر مضبوطی سے قائم رہے۔ ربوہ شفٹ ہونے پر کچھ عرصہ بطور انسپکٹر انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی اور پھر دارالضیافت میں خدمت بجالاتے رہے۔ محلہ میں زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری امور عامہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب (مربی سلسلہ) آج کل جوہر آباد خوشاب میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(10) مکرمہ ڈاکٹر خورشید رزاق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبدالرزاق صاحب (امریکہ)

19/جنوری 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھیں اور اپنی میڈیکل فیلڈ میں ماہر جانی جاتی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک، ہمدرد اور باوقار خاتون تھیں۔ صدر لجنہ Connecticut کے علاوہ نارتھ ایسٹ ریجن کی ریجنل صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ وقت کی بہت پابند اور نمازوں کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ ساری زندگی بہت Discipline کے ساتھ گزاری۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(11) مکرم بشیر افضل خان چودھری صاحب (بنگلہ دیش)

9/دسمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے جماعت بنگلہ دیش میں نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت نافع الناس اور خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ مکرم عبدالاول عمران صاحب (امیر ومشنری انچارج بنگلہ دیش) کے ماموں زاد اور چچا زاد بھائی تھے۔

(12) مکرم رانا منظور حسین صاحب ابن مکرم حاجی فقیر محمد صاحب (یو.کے)

2/جولائی 2021ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 1994ء سے انگلینڈ میں مقیم تھے۔ اس دوران آپ نے لوکل مجلس میں بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(13) مکرمہ بشریٰ ملاحت صاحبہ (قادیان)

نومبر 2021ء میں 23 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نظام جماعت کی اطاعت گزار اور دینی اور اخلاقی لحاظ سے بہت اچھی تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING

OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ان کی رائے کے موافق قرآن شریف نازل ہوجایا کرتا تھا اور ان کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29/اکتوبر 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عِلِّیِّیْن والا کس کس کو قرار دیا؟

جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عِلِّیِّیْن والوں میں سے کوئی شخص جنت والوں پر جھانکے گا تو اس کے چہرے کی وجہ سے جنت جگمگا اٹھے گی گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ان میں سے ہیں اور وہ دونوں کیا ہی خوب ہیں۔

سوال حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے حوالہ سے حضور انور نے حضرت عمرؓ کا کیا مرتبہ بیان فرمایا؟

جواب پھر حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بن خطابؓ اہلِ جنت کے چراغ ہیں۔

سوال حضرت عقبہ بن عامر کی روایت میں حضرت عمرؓ کا کیا مرتبہ بیان ہوا ہے؟

جواب حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور عمر بن خطاب ہوتے۔

سوال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں حضرت عمرؓ کا کیا مرتبہ بیان ہوا ہے؟

جواب حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً پہلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے کیا الہام ہوا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ : ''اَنْتَ مُحَدَّثُ اللہِ۔ فِیْكَ مَادَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ'' یعنی ''تو محدث اللہ ہے تجھ میں مادۂ فاروقی ہے۔''

سوال قرآن کریم کو جمع کرنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا کردار تھا؟

جواب حضور نور نے فرمایا: جنگ یمامہ میں جب ستّر حفاظِ قرآن شہید ہوئے تو حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اَور لڑائیوں میں بھی قاری نہ مارے جائیں اور اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہوجائے گا سوائے اس کے کہ تم قرآن کو ایک جگہ جمع کردو۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عمرؓ کو فرمایا کہ میں ایسی بات کیسے کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی۔ عمرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! آپؓ کا یہ کام اچھا ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ عمرؓ مجھے بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے میرا سینہ کھول دیا اور اب مَیں بھی وہی مناسب سمجھتا ہوں جو عمرؓ نے مناسب سمجھا اور پھر زید بن ثابتؓ نے اس کی تدوین کا کام شروع کیا۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حفظِ قرآن کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہؓ میں سے مندرجہ ذیل کا حفظ ثابت ہے، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، سعدؓ، ابن مسعودؓ، حُذَیفہؓ، سالمؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن سائبؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عباسؓ۔''

سوال حضور انور نے کن باتوں میں قرآن کریم سے حضرت عمرؓ کی موافقات کا ذکر فرمایا؟

جواب حضرت عمرؓ نے کہا تین باتوں میں میری رائے میرے ربّ کے منشا کے مطابق ہوئی۔ مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز گاہ بنالیں۔ اس پر آیت وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی نازل ہوئی۔ مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ اپنی بیویوں کو پردہ کرنے کا حکم دیں کیونکہ ان سے بھلے بھی اور بُرے بھی باتیں کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے بوجہ غیرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایکا کیا تو حضرت عمرؓ کہتے ہیں مَیں نے انہیں کہا اگر تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طلاق دے دیں تو مجھے امید ہے کہ ان کا ربّ تم سے بہتر بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلہ میں دے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ۔

سوال ان کے علاوہ ایک اَور کس موافقت کا ذکر حضور انور نے فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صحیح مسلم میں حضرت عمرؓ کا منافقین کا جنازہ نہ پڑھنے کے بارے میں وحی قرآنی سے موافقت کا ذکر ملتا ہے۔

سوال علاوہ ازیں ایک اَور کس موافقت کا ذکر حضور انور نے فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شراب کی حرمت کے بارے میں حضرت عمرؓ کی وحی قرآنی سے موافقت کا ذکر سنن ترمذی میں ملتا ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے اطمینان بخش حکم بیان فرما تو سورہ بقرہ کی آیت یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ نازل ہوئی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا مقام و مرتبہ بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ان کی رائے کے موافق قرآن شریف نازل ہوجایا کرتا تھا اور ان کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ دوسری یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ تیسری یہ حدیث ہے کہ پہلی امتوں میں محدث ہوتے رہے ہیں اگر اس امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔''

سوال کس کلمے کے بدلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساری دُنیا چھوڑنے کی خواہش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمر فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ ادا کرنے کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی اور فرمایا لَا تَنْسَنَا یَا أُخَیَّ مِنْ دُعَائِكَ، اَے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعا میں نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ اگر مجھے اس کے بدلے میں ساری دنیا بھی مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔ ایک اَور روایت میں یہ الفاظ اس طرح آتے ہیں کہ اَشْرِکْنَا یَا أُخَیَّ فِیْ دُعَائِكَ کہ اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعا میں شامل رکھنا۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا عاشقانہ تعلق تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس حد تک عاشقانہ تعلق تھا اس کا پتہ اس واقعہ سے ملتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو یہ خبر سن کر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ اللہ آپؐ کو ضرور ضرور اٹھائے گا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اٹھائے گا تا بعض آدمیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔ پھر جب حضرت ابوبکرؓ آئے تو انہوں نے سورۂ آل عمران کی آیت 145 پڑھی اور حضرت عمرؓ کو معاملہ سمجھ میں آیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے مقام کے متعلق کیا خواب دیکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں پر کھڑا ڈول سے جو چرخی پر رکھا ہوا تھا پانی کھینچ کر نکال رہا ہوں۔ اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچ کر اس طور سے نکالے کہ ان کو کھنچنے میں کمزوری تھی اور اللہ ان کی کمزوری پر پردہ پوشی کرے گا اور ان سے درگزر فرمائے گا۔ پھر عمر بن خطابؓ آئے اور وہ ڈول بڑے ڈول میں بدل گیا تو میں نے کوئی شہ زور نہیں دیکھا جو ایسا حیرت انگیز کام کرتا ہو جیسا عمرؓ نے کیا۔ اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیر ہوگئے اور اپنے اپنے ٹھکانوں پر جابیٹھے۔

سوال حضرت عمرؓ کے علم و فضل کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خواب دیکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ اس اثنا میں میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور مَیں نے اتنا پیا کہ مَیں نے اسکی طراوت کو اپنے ناخنوں سے پھوٹتے ہوئے دیکھا پھر مَیں نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر بن خطابؓ کو دیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! آپؐ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

......☆......☆......☆......

آپ سب نے اپنے آپ کو اشاعت دین کے لئے وقف کرنا ہے اور اپنے آپ کو اس میں جھونک دینا ہے
آج آپ یہ فیصلہ کرکے اُٹھیں کہ آپ اِسکاٹ لینڈ کو خدا اور اس کے دین کے لئے فتح کرکے چھوڑیں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8/اکتوبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور انور نے کس آیت کی تلاوت کی؟

جواب حضور انور نے سورۃ النحل آیت نمبر 126 کی تلاوت کی جو یہ ہے: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ۝۱۲۶ (سورۃ النحل، آیت 126)

سوال حضور انور نے اس آیت کا کیا ترجمہ پیش فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں پر بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

سوال حضور انور نے کس موضوع پر خطبہ دیا اور اس کی کیا برکت بتائی؟

جواب حضور انور نے دعوت الی اللہ پر خطبہ ارشاد فرمایا اور بتایا کہ اگر آپ سب لوگ صحیح طریق پر اس طرف توجہ دیں اور دعوت الی اللہ کریں تو دُنیا کمانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔

سوال حضور انور نے یہ خطبہ کس جگہ ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے یہ خطبہ مسجد بیت الرحمن، گلاسگو، اسکاٹ لینڈ میں ارشاد فرمایا۔

سوال مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح کس نے اور کب کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 19 سال قبل 10 مئی 1985 کو فرمایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرائیڈے دی ٹینتھ کا پہلا خطبہ اس مسجد سے ہی دیا تھا۔

سوال مسجد کی افتتاح کے وقت اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ اس افتتاح سے ہم ایک بنیادی اینٹ رکھ رہے ہیں اور اس اینٹ پر آئندہ چل کر وہ عظیم الشان محل تعمیر ہونے ہیں جن پر دنیا بسیرا کرے گی۔

سوال حضور رحمہ اللہ نے احمدیوں سے کیا عہد لیا تھا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ آج اس جمعہ میں تمام احمدی یہ عہد کریں کہ ہم نے خدا کی مرضی کے مطابق زندہ رہنا ہے اور مرنا ہے اور دین اسلام کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانا ہے اور ہم پھیلائیں گے اور فرمایا کہ یہ دعاؤں کے ذریعے سے ہی انجام پائے گا اور اپنے اوپر جنونی کیفیت طاری کرنے سے ہی انجام پائے گا۔

سوال حضور رحمہ اللہ نے اسکاٹ لینڈ کے احمدیوں سے خاص طور پر کیا عہد لیا تھا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سکاٹ لینڈ کی جماعت کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب نے اپنے آپ کو اشاعت دین کیلئے وقف کرنا ہے اور اپنے آپ کو اس میں جھونک دینا ہے۔ آج آپ یہ فیصلہ کرکے اٹھیں کہ آپ سکاٹ لینڈ کو خدا اور اس کے دین

کیلئے فتح کر کے چھوڑیں گے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسکاٹ لینڈ کے لوگوں کی کیا خوبی بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہاں عموماً لوگ سادہ ہیں اور سب سے اچھی بات ہے کہ نسبتاً باقی ملک سے زیادہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہیں۔ میں جو مختلف جگہوں پر گیا ہوں ان لوگوں کی شرافت دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر صحیح طور پر پیغام پہنچایا جائے تو یہاں احمدیت کافی پھیل سکتی ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوت الی اللہ کا ایک بہترین گُر کیا بتایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تسلسل سے پیغام پہنچتے رہنا چاہئے۔ حالات کے مطابق، حکمت سے، پمفلٹ تقسیم کئے جائیں جو عموماً دیئے بھی جاتے ہیں، اور کوشش بھی ہوتی ہے لیکن وہی بات ہے کہ تسلسل قائم نہیں رہتا، رابطے قائم نہیں رہتے اور آپ کی اچھی نصیحت کا حکمت کے ساتھ پھینکا ہوا ایک قطرہ لوگوں پر گرتا ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے وہیں وہ قطرہ خشک بھی ہو جاتا ہے اور تسلسل سے گرتے رہنے کی وجہ سے پانی کا جو بہاؤ ہوتا ہے وہ بہاؤ نہیں رہتا۔

سوال: دعوت الی اللہ کرنے والوں کیلئے آیت میں کیا خوشخبری ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس آیت کے آخر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم انتہائی محنت، انتہائی ہمت اور تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو تمہارے ساتھ ملاتا چلا جائے گا انشاء اللہ کیونکہ اس کے علم میں ہے کہ کس نے ہدایت کا راستہ اختیار کرنا ہے اور کون ہے جو چکنا گھڑا ہے جو بھی پانی پھینکو گے وہ نیچے بہہ جائے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: جسے نصیحت کرنی ہو اُسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو اسی طرز کلام ہی کا نام خدا تعالیٰ نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ۔

سوال: حکمت کا حکم ہے نہ کہ مداہنت کا اس بارے میں حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک بات یاد رکھیں کہ حکمت اور بزدلی میں فرق ہے۔ حکمت دکھانی ہے، اپنے دین کی غیرت رکھتے ہوئے۔ اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’آیت جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنت کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔‘‘ حضور انور نے فرمایا: یہ نہیں ہے کہ اپنے قریب لانے کیلئے جو ہماری تعلیم نہیں ہے اس میں بھی ہاں میں ہاں ملائی جائے۔

سوال: سختی، غصہ اور غضب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اسکی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بڑھتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختصر اور جامع گفتگو کرنے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر کبھی اتفاق ہو تو پھر سہی۔‘‘

سوال: حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت قاضی عبداللہ صاحب کو ایک یہ نصیحت بھی فرمائی تھی کہ دعاؤں پر بہت زور دینا ہے۔ اور صرف اپنی کوشش پہ کبھی انحصار نہیں کرنا۔ اور پھر ایک یہ نصیحت فرمائی تھی کہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غور سے مطالعہ کریں تو اس سے بھی انشاء اللہ علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ اپنی سوچ اونچی رکھیں۔ دل میں یہ رکھیں کہ آپ نے یورپ کو فتح کرنا ہے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

کوئی کتاب ادنیٰ توارُد سے اعجازی طاقت سے باہر نہیں ہوسکتی باہر تب ہو کہ جب دُوسرا شخص اسکی مثل پر قادر ہو سکے، مگر اب تک کون قادر ہوا؟

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ نکتہ چینی مذکورہ بالا ایک مُلْهَمْ کے مقابل پر کہ جو عربی نویسی میں بہت سے فقرے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بطور الہام کے پاتا ہے بالکل بے محل ہے کیونکہ اگر خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو اس طرح پر بھی مدد دے کہ کبھی ایک مسلسل تقریر میں کسی کتاب کا کوئی عمدہ فقرہ بطور وحی اُس کے دل پر القا کر دے تو ایسا القاء اس عبارت کو اعجازی طاقت سے باہر نہیں کر سکتا۔ باہر تب ہو کہ جب دُوسرا شخص اس کی مثل پر قادر ہو سکے مگر اب تک کون قادر ہوا؟ اور کس نے مقابلہ کیا۔ اور خود اُدباء کے نزدیک اس قدر قلیل توارد نہ جائے اعتراض ہے اور نہ جائے شک بلکہ مستحسن ہے کیونکہ طریق اقتباس بھی ادبیہ طاقت میں شمار کیا گیا ہے اور ایک جزء بلاغت کی سمجھی گئی ہے۔ جو لوگ اس فن کے رجال ہیں وہی اقتباس پر بھی قدرت رکھتے ہیں ہر یک جاہل اور غبی کا یہ کام نہیں ہے۔ ماسوا اس کے ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ کی تائید سے اس انشاء پردازی کی ہمیں طاقت ملی ہے تا معارف حقائق قرآنی کو اس پیرایہ میں بھی دنیا پر ظاہر کریں۔ اور وہ بلاغت جو ایک بیہودہ اور لغو طور پر اسلام میں رائج ہو گئی تھی اس کو کلام الٰہی کا خادم بنایا جائے اور جبکہ ایسا دعویٰ ہے تو محض انکار سے کیا ہو سکتا ہے جب تک کہ اس کی مثل پیش نہ کریں۔ (ایضاً صفحہ 437)

22 فصیح و بلیغ کتابوں کے مقابل ایک کتاب بھی کسی نے تحریر نہیں کی کفّار کی طرح صرف یہی کہتے رہے کہ لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا

یہ لوگ اگر کچھ شرم رکھتے ہوں تو اس شرمندگی سے جیتے ہی مر جائیں کہ جس شخص کو جاہل اور علم عربی سے قطعاً بے خبر کہتے تھے اُس نے تو اِس قدر کتابیں فصیح بلیغ عربی میں تالیف کر دیں مگر خود اُن کی استعداد اور لیاقت کا یہ حال ہے کہ قریباً دس برس ہونے لگے برابر اُن سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ ایک کتاب ہی بالمقابل اِن کتابوں کے تالیف کر کے دکھلائیں مگر کچھ نہیں کر سکے صرف مکّہ کے کفّار کی طرح یہی کہتے رہے کہ لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا کہ اگر ہم چاہیں تو اِس کی مانند کہہ دیں۔ لیکن جس حالت میں ان کو گالیاں دینے کے لئے تو خُوب فرصت ہے تو پھر کیا وجہ کہ ایک عربی رسالہ کی تالیف کے لئے فرصت نہیں ہے اور جس حالت میں ہزاروں اشتہار گالیوں کے چھاپ کر شائع کر رہے ہیں تو پھر کیا وجہ کہ عربی کتاب کے چھاپنے کے لئے اِن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ مَیں خیال نہیں کرتا کہ کوئی عاقل ایسے عذرات اِن کے کو قبول کر سکے اور صرف چند فقرے بیس ہزار فقروں میں سے پیش کر کے یہ کہنا کہ یہ مسروقہ ہیں یہ اِس درجہ کی بے حیائی ہے جو بجز پیر مہر علی شاہ کے کون ایسا کمال دِکھلا سکتا ہے۔

سرقہ سے اگر کتابیں تالیف ہوسکتی ہیں تو کس نے آپ لوگوں کا منہ بند کر رکھا ہے

اَے نادان! اگر علمی اور دینی کتابیں جو ہزارہا معارف اور حقائق پر مندرج ہوتی ہیں صرف فرضی افسانوں کی عبارتوں کے سرقہ سے تالیف ہو سکتی ہیں تو اِس وقت تک کس نے آپ لوگوں کا منہ بند کر رکھا ہے کیا ایسی کتابیں بازاروں میں ملتی نہیں ہیں جن سے سرقہ کر سکو۔ اُن لعنتوں کو کیوں آپ لوگوں نے ہضم کیا جو درحالت سکوت ہماری طرف سے آپ کے نذر ہوئیں اور کیوں ایک سورۃ کی بھی تفسیر عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے شائع نہ کر سکے تا دنیا دیکھتی کہ کس قدر آپ عربی دان ہیں۔ اگر آپ کی نیّت بخیر ہوتی تو میرے مقابل تفسیر لکھنے کے لئے ایک مجلس میں بیٹھ جاتے تا دروغ گو بے حیا کا مُنہ ایک ہی ساعت میں سیاہ ہو جاتا۔ خیر تمام دُنیا اندھی نہیں ہے آخر سوچنے والے بھی موجود ہیں۔ (ایضاً صفحہ 440)

اس انعامی چیلنج سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اَور ارشادات ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیش کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 3 - March - 2022 Issue. 9

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اس امت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکر نہیں ہوسکتا

اگر وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں اکٹھے کر کے یہ آیت نہ سناتے کہ تمام گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ امت ہلاک ہو جاتی

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25رفروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا حضرت اسماء بنت ابوبکر بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کا ارادہ فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹ ہے ہم اس پر اپنا زاد راہ لاد لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا ہی کرلو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر دونوں کے سامان کیلئے ایک ہی اونٹ تھا۔ حضرت ابوبکر نے اسے اپنے غلام کے سپرد کر دیا۔ حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ جب ہم عرش مقام پر تھے تو رسول اللہ ﷺ سواری سے اترے اور ہم بھی اترے۔ حضرت ابوبکر غلام کا انتظار کرنے لگے جس کے پاس اُونٹ تھا اور جس پر آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر دونوں کا سامان لدا ہوا تھا۔ وہ غلام آ گیا مگر اس کا اونٹ اس کے ساتھ نہ تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا تمہارا اونٹ کہاں ہے۔ اس نے کہا گذشتہ رات سے میں اسے گم کر چکا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ ایک ہی اونٹ تھا وہ بھی تم نے گم کر دیا۔ حضرت ابوبکر اسے مارنے کیلئے اٹھے اور رسول اللہ ﷺ تبسم فرما رہے تھے اور فرمانے لگے اس محرم کو دیکھو یہ کیا کر رہا ہے؟ حضرت ابوبکر جو اپنے غلام پر غصہ کر رہے تھے ان سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر نرمی اختیار کرو۔ یہ معاملہ نہ تمہارے اختیار میں ہے اور نہ ہمارے۔ اس غلام کی کوشش تو یقینا یہی رہی ہوگی کہ اونٹ گم نہ ہو لیکن گم ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت صفوان بن معطل پہنچے۔ ان کی ذمہ داری قافلے کے پیچھے چلنے کی تھی۔ حضرت صفوان آئے تو اونٹ ان کے ساتھ تھا اور اس پر زاد راہ بھی موجود تھا۔

حضرت ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے بعد جب اپنے بال منڈوائے تو مَیں نے سہیل کو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے بال مبارک اپنی آنکھوں سے لگا رہا تھا، کہتے ہیں اس وقت مجھے یاد آ گیا کہ یہی سہیل صلح حدیبیہ کے وقت آپ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے سے روک رہا تھا جو معاہدے پہ لکھی جانی تھی۔ حضرت ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جس نے سہیل کو اسلام کی طرف ہدایت دی۔

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے عرض کیا حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو وہ رونے کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہ سکیں گے اس لئے آپ حضرت عمر کو کہیں کہ وہ لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ وہ اس تعلق میں رسول اللہ ﷺ سے بات کریں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے کہ اور فرمایا: ابوبکر سے کہو وہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بوجہ سخت ضعف کے نماز پڑھانے پر قادر نہ تھے اس لئے آپ نے حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب نماز شروع ہو گئی تو آپ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی۔ پس آپ نکلے، دو آدمی آپ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت ابوبکر نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ آئیں۔ اس ارادے کو معلوم کر کے رسول کریم ﷺ نے ابوبکر کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو وہاں لایا گیا اور آپ ﷺ حضرت ابوبکر کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھنی شروع کی اور حضرت ابوبکر نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی اور باقی لوگ حضرت ابوبکر کی نماز کی اتباع کرنے لگے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور حضرت ابوبکر مدینہ کے قریب ایک گاؤں میں تھے۔ یہ خبر سن کر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ اللہ آپ کو ضرور اٹھائے گا تا بعض آدمیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آ گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور آپ کو بوسہ دیا اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ آپ کو کبھی دو موتیں نہیں چکھائے گا یہ کہہ کر حضرت ابوبکر باہر نکلے اور آپؓ نے یہ آیت پڑھی: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ کہ محمد صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں تو پھر کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ راوی کہتے تھے یہ سن کر لوگ اتنے روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایسا معلوم ہوا کہ گویا لوگ اس وقت تک کہ حضرت ابوبکر نے وہ آیت پڑھی جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت نازل بھی کی تھی گویا تمام لوگوں نے ان سے یہ آیت سیکھی پھر لوگوں میں سے جس آدمی کو بھی میں نے سنا یہی آیت پڑھ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے مجھے بتایا کہ حضرت عمر نے کہا اللہ کی قسم جونہی کہ میں نے ابوبکر کو یہ آیت پڑھتے سنا میں اس قدر گھبرا گیا کہ دہشت کے مارے میرے پاؤں مجھے سنبھال نہ سکے اور میں زمین پر گر گیا۔ جب میں نے حضرت ابوبکر کو یہ آیت پڑھتے سنا میں نے جان لیا کہ نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر حضرت عمر کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ حضرت عمر یہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے اور اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک کہ اللہ منافقوں کو قتل نہ کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ صحابہ یہ سن کر خوشی کا اظہار کرتے تھے تو حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اَے شخص یقینا رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ کیا تُو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ تم بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں اور یہ بھی کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اور ہم نے کسی بشر کو تجھ سے پہلے ہمیشگی عطا نہیں کی۔ پھر حضرت ابوبکر منبر پر تشریف لائے اور خطاب کیا۔ اس حدیث کی تشریح میں ابوعبداللہ قرطبی بیان کرتے ہیں کہ اس بات میں حضرت ابوبکر صدیق کی شجاعت پر بہت بڑی دلیل ہے کیونکہ شجاعت کی انتہا یہ ہے کہ مصائب کے نازل ہونے کے وقت دل کا ثابت قدم رہنا اور کوئی مصیبت نبی کریم ﷺ کی وفات کی مصیبت سے بڑھ کر نہ تھی۔ پس اس وقت آپ کی شجاعت اور آپؓ کا علم دونوں ہی ظاہر ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اس امت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکر نہیں ہوسکتا اگر وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں اکٹھے کر کے یہ آیت نہ سناتے کہ تمام گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ امت ہلاک ہو جاتی کیونکہ ایسی صورت میں اس زمانے کے مفسد علماء یہی کہتے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں مگر اب صدیق اکبر کی آیت ممدوحہ پیش کرنے سے اس بات پر کل صحابہ کا اجماع ہو چکا کہ کل گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد انصار ثقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہوئے تو انصار نے حضرت سعد بن عبادہ کو خلافت کیلئے موزوں قرار دیا مگر ابھی ان کی بیعت نہ کی تھی کہ اس دوران حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو انصار کے اجتماع کی خبر ملی یہ دنوں حضرت ابوبکرؓ کو لیکر بنوساعدہ پہنچے اور تینوں ان کے درمیان جا کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنے دل میں کہنے کیلئے ایک مضمون سوچا تھا کہ انصار کے سامنے اسے بیان کروں گا پس جب میں بات شروع کرنے کیلئے آگے بڑھا تو حضرت ابوبکر نے مجھے کہا ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ میں بات کرلوں اس کے بعد جو تمہارا جی چاہے بیان کرنا۔ پھر حضرت ابوبکر نے بولنا شروع کیا اور جو بات میں کہنا چاہتا تھا وہ حضرت ابوبکر نے بیان کر دی بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ نے کہہ دیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے آپ ﷺ کی قوم میں سے اولین مہاجرین کو رسول کریم ﷺ کی تصدیق کیلئے اور آپ ﷺ پر ایمان لانے کیلئے اور آپ ﷺ کی غمگساری کیلئے اور آپ ﷺ کے ساتھ اپنی قوم کی سخت ایذاء رسانی اور تکذیب کے وقت ڈٹے رہنے کیلئے خاص کر لیا حالانکہ تمام لوگ ان کے مخالف تھے اور ان پر ظلم کرتے تھے مگر باوجود اپنی کم تعداد کے اور تمام لوگوں کے ظلم اور اپنی قوم کے انکے خلاف اکٹھے ہو جانے کے وہ کبھی خوفزدہ نہیں ہوئے اور وہ پہلے تھے جنہوں نے زمین میں اللہ کی عبادت کی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لئے۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے دوست اور خاندان والے ہیں اور آپ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے اس منصب کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ اس معاملہ میں سوائے ظالم کے اور کوئی ان سے تنازعہ نہیں کرے گا۔ اے انصار کے گروہ اور تم وہ ہو جن کی دین میں فضیلت اور اسلام میں سبقت لے جانے کے متعلق انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کے مددگار بننے کی وجہ سے اللہ تم سے راضی ہو گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی ہجرت بھی تمہاری طرف ہی رکھی۔ آپ کی اکثر ازواج اور اصحاب تمہارے یہاں رہتے ہیں۔ مہاجرین اولین کے بعد ہمارے نزدیک تمہارے مرتبہ کا کوئی بھی نہیں۔ امیر ہم میں ہوں گے اور تم وزیر۔ ہر اہم معاملے میں تم سے مشورہ لیا جائے گا اور تمہارے بغیر اہم معاملات کے متعلق ہم فیصلہ نہیں کریں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سعد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے سعد تجھے علم ہے کہ تو بیٹھا ہوا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خلافت کے حقدار قریش ہوں گے۔ حضرت سعد نے کہا کہ آپ نے سچ کہا ہم وزیر ہیں اور آپ لوگ امراء ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ذکر انشاء اللہ آئندہ چلتا رہے گا۔ فرمایا موجودہ جو دنیا کے حالات ہیں اس بارے میں بھی دعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں انتہائی خطرناک ہو چکے ہیں اور بڑھتے جا رہے ہیں۔ اگر یہ اسی طرح بڑھتا رہا تو پھر اسکا اثر نسلوں تک رہے گا۔ خدا کرے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں اور اپنی دنیاوی خواہشات کی تسکین کیلئے انسانوں کی جانوں سے نہ کھیلیں۔ ہم تو دعا کر سکتے ہیں اور سمجھا سکتے ہیں اور ایک عرصے سے ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ ان دنوں میں خاص طور پر احمدیوں کو بہت دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جنگ کے خوفناک حالات اور جو تباہ کاریاں ہیں ان سے انسانیت کو بچائے رکھے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم خوشی محمد صاحب شاکر مربی سلسلہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ ☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad